1295
CIRC NOT TO BE ISSUED 1996

مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

الحمد للعزیز العلام کہ رسالہ قامع شرک و بدعت ہادی المضلین المسمے بہ

منجی المؤمنین

۱۳۰۹ھ

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی لاہور

در مطبع صدیقی واقع کرد دید

Z861 1987
CIRC ED 1995

فہرست مطالب کتاب مستطاب منجی المومنین

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۷	بیان فریب اُن ملاؤں کا جو دشمنانِ دین ہین	۲۴	نصیحت واسطے خیر خواہی مسلمانون کے
۱۰	قصہ ابراہیم اور سلیمان اور موسیٰ کا	۲۷	نقل ایک بادشاہ کی
	قصہ بہ بردارون کا حاشیہ پر	″	جواب پہلی تہمت بدعتیون کی یعنے اسبات کا
۱۲	نقل چار نمازیون کی		جو مشہور کرتے ہین کہ موحد لوگ انبیاء علیہم
″	نقل ایک سپاہی کی		السلام کو برا جانتے ہین
″	بیان ایک سائیس کا بموجب ابیات مثنوی رنگین کے	۲۸	جواب دوسری تہمت بدعتیون کا جو کہتے ہین
۱۳	نقل بکری کے بچے اور بھیڑیے کی		موحدین انبیا علیہم السلام کو اموات سمجھتے ہین
″	نقل بقال کی	″	جواب تیسری تہمت بدعتیون کا جو کہتے ہین
۱۴	سوال جواب فاسق رسمی مسلمان کا اور تہمت		موحدین فیض انبیا کے قائل نہین اور اُنکی
	لگانی اُسکے کا اوپر پرہیزگارون کے		ذات پاک کو چشمہ فیض اور وسیلہ بجناب
۱۶	قصہ بنیے اور اندھے کا نظم مین		باریتعالی نہین سمجھتے
۱۸	نقل ایک مردود کی جو کہ مسجد مین لات کرتا تھا	۳۱	جواب چوتھی تہمت بدعتیون کا جو کہتے ہین کہ یہ
″	نقل ایک سفل کے لڑکے کی		لوگ شفاعت سے منکر ہین
۱۹	قصہ دو جورون کا	۳۲	جواب پانچوین تہمت بدعتیون کا جو کہتے ہین کہ
۲۰	نقل ایک شخص پوربی کی		یہ لوگ پڑھنے مولود شریف سے منع کرتے ہین
″	نقل ایک ہندو اور مسلمان کی	۴۲	لطیفہ تتمہ مولود کا
″	بیان اقسام شرک اور بدعت کا حاشیہ پر	۴۳	جواب چھٹی تہمت کا جو کہتے ہین کہ یہ لوگ
۲۱	بیان تہتر فرقون کا		زیارت قبور سے منع کرتے ہین
۲۳	بیان اون افتراؤن اور بہتانون کا جو کہ	۴۶	بیان طریق جواز زیارت قبور کا
	بدعتی لوگ موحدون پر کرتے ہین	″	بیان نہج کراہت زیارت قبور کا

صفحہ	مطالب
۴۶	بیان حرمت زیارت قبور کا
״	بیان اُس نہج زیارت قبور کا کہ جسسے کفر اور شرک عائد ہوتا ہے
۴۷	بیان اغوای بدعتیون کا کہ عوام الناس کو کہتے ہین کہ یہ کتابین چھاپے کی غلط ہین
۴۸	جواب ساتوین تہمت کا جو کہتے ہین کہ یہ لوگ میت کی ثواب رسانی سے منع کرتے ہین
״	جواب اسبات کا کہ بدعتی کہتے ہین حضرت کو عبد کا لفظ کہنا بے ادبی ہے اور حضرات انبیاء اولیا کو علام الغیوب کہنا سنت ہے۔
۴۹	جواب آٹھوین تہمت بدعتیون کا اس بات مین کہ سو حدین سنتین نماز کی نہین پڑہتے
۵۰	بیان نوین تہمت قبرین پر پھول ڈالنے مین
״	دسوین تہمت قرآن خوانی کے باب مین
۵۱	بیان گیارہوین تہمت بدعتیون کا جو کہتے ہین کہ یہ لوگ قبرون کے پاس صدقہ دینے سے منع کرتے ہین۔
۵۲	جواب بارہوین تہمت بدعتیون کا جو کہتے ہین پیرون کے سنجرون کو پانی مین ڈلواتے ہین۔
״	بیان نذر و نیاز کا۔
۵۵	بیان عرس کا دن مقرر کرنے مین

صفحہ	مطالب
۵۶	بیان برسی کے فاتحہ دینے کا
۵۸	نقل ایک عورت کے فاتحہ دلوانے کی
״	بسم اسر چار برس چار مہینے چار دن کی بعد بچے کو پڑہانے کے بیان
۶۰	بیان سنت پر عمل کرنے اور بدعت سے بچنے کا
۶۲	بیان ممانعت بزرگون کی سنت ماننے کا
۶۳	بیان رسومات متروک و بدعت کا
۶۹	نقل ایک عالم کی
۷۰	بیان اُن علماؤن کا جو کہ بباعث خوشامد کے لوگون کو خلاف شرع مسئلہ بتاتے ہین
۷۱	بیان تارک الصلوٰۃ کا
۷۳	بیان وہابیون کی علامتون کا بموجب کہنے بدعتیون کے۔
۷۴	نقل ایک بیمار کی
۷۵	بیان کنوان کھودانے سعد صحابیؓ کا کہ اونہون نے اپنی والدہ کے نام مشہور کیا تہا۔
۷۷	مسئلہ جو جانور کہ اللہ کے سوا کسی اور کے نام سے ذبح ہوا ہو
۸۴	استفتا علماء دہلی و پنجاب و پشاور در باب مسئلہ شیخ
۹۱	استفتا متضمن بہ چھ تین سوالون کے

صفحہ	مطالب
	جواب سوال پہلے کا بیچ کہنے لفظ یا رسول اللہ کے۔
۹۴	جواب سوال دوسرے کا بیچ جواب منع ہونے یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا
۹۵	جواب سوال تیسرے کا بیچ بیان نام رکھنے عبد النبی وعبد الرسول وغیرہ کے
۱۰۰	استفتا علماء دہلی اور پنجاب کا بیچ بیان ضرب الاقدام کے۔
۱۰۳	استفتاء ثانی در باب ضرب الاقدام
۱۰۵	استفتا بیچ بیان رفع سبابہ کے
۱۰۶	استفتاء ثانی در باب رفع سبابہ
۱۱۴	استفتا نماز جنازہ کے فارغ ہونے کے پیچھے میت کے گرداگرد کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھنے کے بیان میں۔
۱۱۷	بیان برائی چومنے انگوٹھی کا وقت سننے اشہد ان محمدا رسول اللہ کے اور اثبات بدعت اس فعل کا۔
۱۲۴	استفتا متضمن بر شش مسائل۔
״	جواب سوال پہلے کا بیچ بیان عرض اعمال امت کے اوپر خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم برزخ میں
۱۲۹	جواب سوال دوسرے کا بیچ بیان حکم ادراک

صفحہ	مطالب
	ارواح کے عالم برزخ میں۔
۱۳۳	جواب سوال تیسرے کا بیچ بیان استفاضہ اور فیض ارواح انبیاء اور اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے۔
۱۳۴	جواب سوال چوتھے کا بیچ بیان استمداد اہل قبور کے
״	جواب سوال پانچویں کا بیچ بیان سفر کرنے کے واسطے زیارت قبور کے اگرچہ بعیدہ سے
۱۳۵	جواب سوال چھٹے کا بیچ بیان حقیقت کتاب تقویۃ الایمان اور نصیحۃ المسلمین کے۔
۱۳۶	استفتاء علماء دہلی اور پنجاب کا بیچ بیان تقویۃ الایمان اور نصیحۃ المسلمین کے۔
۱۴۸	استفتاء بیچ بیان مسئلہ مفقود الخبر کے۔
۱۵۱	سوال جواز اذان کا نزدیک قبر کے
״	سوال نذر ماننے طعام لغیر اللہ کے
۱۵۲	بیان چومنے قبر والدین کا
۱۵۹	صلحنامہ علماء دہلی
۱۶۱	رسالہ تنبیہ المشرکین
	رسالہ رد شرک
	تمت

مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

الحمد للعزیز العلام کہ رسالہ قامع شرک و بدعت ہادی المضلین المسمی بہ

منحۃ المؤمنین

سنہ ۱۳۰۹ھ

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی لاہور

بار دوم مطبع صدیقی واقع لاہور کردید

STATE CENTRAL LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزار ہا شکر اُس خداوند واحد کا جس نے محمد رسول اللہ کو بھیجا اور وسیلے سے ہمکو لا الہ الا اللہ کے معنون سے آگاہ کر کے کفر و شرک کے ظلمات سے بچایا اور توحید کی سیدھی راہ پر چلایا اور درود و سلام اُس کے رسولون کے سردار پر جس نے محمد رسول اللہ کا مضمون ہمین تعلیم فرما کر بدعتی بناوٹی آبائی مذہب و رسمون سے نکالکر پاک سُنّتی بنایا۔ اور اُنکی آل و اصحابؓ پر اور جمیع احباب پر جن کی کوشش سے سنت و ہدایت کی بنا مضبوط ہوئی اور بدعت و ضلالت کی بیخ و بنیاد کُھد گئی **اما بعد** خدمت مین اہل انصاف و یقین و تحقیق کرنے والے مسائل دین کے بندہ گنہگار خاکسار لغلین تابعان رسول الثقلین **قاضی محمد حسین ساکن اچرا ضلع مالوان** عفی اللہ عنہ کی التماس یہ ہے کہ اس سال میز جو ۱۲۷۱ ہجری ہے احمد نگر مین وعظ کا بڑا چرچا ہوا اکثر لوگ راہ راست کی طرف رجوع ہونے لگے تھے سو بعضے حق پوش گندم نما جو فروش نے مانع الخیر بن کر وعظ سو توف کرنے کے لیے بڑا زور و شور مچایا وہان کی خبرین مختلف سنتے مین آئی تھین مگر جب خود حضرت پیر و مرشد راہبر و راہ نما **مولوی نور الہدے صاحب** کی تحریر سے تحقیق ہوا تو معلوم ہوا کہ مخالفون نے ایک بیچ مین سر جھوٹ ملا کر مسلمانون کے دلون کو وحشت زدہ و پریشان کر رکھا تھا اور اس اثنا مین فتح کے نقارچیون سے کئی سوال و جواب تحریر و تقریر سے ہوئے جاہا کہ ان سب کو قلمبند کر رکھے تا تک مسلمانون کا رفع ہو اور تہمت و افترا جھوٹون کا دفع ہو جب اصل اس فساد کا بیجا دیکھا تو مسئلہ ما اُھِلَّ

لِغَیرِاللّٰہِ یہ ونذر لِغَیرِاللّٰہِ وزیارت قبور وغیرہ کا اس عاصی نے حضرت ممدوح سے اُن مسائل کو لیکر اسمین شامل کیا اور اسکا نام **سبحٰی المومنین من کید الحاسدین** اور جواب وسوال کا رسالہ جدا اُسکا نام **دفع البہتان فی رد وسواس الشیطان** رکھا الحق یہ دونون نسخے عجیب نافع وشافی بہتان کے دافع ہین اہل توحید وسنت کے لیے مشارق الانوار وبدعتیون کے حق مین حارق الاشرار ہین اس طوفان بے تمیزی مین اسکا مطالعہ وسیلۂ نجات اور ایسے وقت پُر آفت مین اُسکا پاس رکھنا تعویذ دفع اتہامات ہے جو مسلمان اوسکو نظر تحقیق سے دیکھیگا اُسکا شک وشبہ بالکل دفع ہوگا اور مکارون کا مکر اور حاسدون کا حسد اور حق پوشون کی حیلہ سازی وفتنہ انگیزی وشر ریزی سے بخوبی واقف ہوکر مسلمانون کی بدگمانی سے بچے گا اور اپنا ایمان فریبیون کے ہاتھ سے بچائیگا اسواسطے کہ آخری زمانہ ہے اسلام اور اہل اسلام ضعیف ہین بدعتیون کی دھوم ہے سنیون پر تہمتون کا ہجوم ہے وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ بات یہ ہے کہ ان دنون مین چند نفسانی لوگون نے حقانیون پر کئی تہمتین باندھکر بہمزن طریق ہدایت وپیشوائی راہ ضلالت کے ہوئے اور بعضے کور باطنون نے واسطے فریب دینے عوام کے اور تفرقہ ڈالنے درمیان دین اسلام کے رسالہ نویسی شروع کی اسکا نام ردوہابی رکھا اسلیے کہ جلساز خفاش منشون کو نور ہدایت سے تکلیف ہوتی ہے اور فسق وفجور کی ظلمت کو رواج پانے سے سرور اسواسطے نہایت پیچ وتاب کہاکے نور ہدایت کو بجھانے کے درپے ہوتے ہین اور اس ابلہ فریبی کو قابلیت سمجھکر نافہمون کی راہ مارتے ہین شاہراہ سنت کی چھوڑکر بدعتیون کی تنگ گلیون مین پہنساتے ہین بعضے ملحد صوفیون کو لباس مین چلہ پرستی کے جواز کا رسالہ لکھتے ہین کتنے جاہل عالم نما واقفون کو شبہ مین ڈالتے ہین اور شب وروز لت پینا کو انوار کو بجھانے مین مصروف رہتے ہین اگر کوئی سُنی سنتون کے رواج دینے اور بدعتون کے مٹانے پر مستعد ہووے تو وے دین کے دشمن شک ووہم کے کانٹے راہ مین بچھاتے ہین کج مج چندانہ وماؤ مغربانہ ناحق بچاتے ہین جیسا یوم کو آبادی نہین بہائی ایسے ان اُلوؤن کو دین کی آبادی خوش نہین آتی **نظم**

دیکھکر نابان مہدے کو	جل گئے وارثان سفیانی	حقین آل نبی کے سنبر پر
میٹنے جیک مارتے ہین مردانی	دین کے دشمنون کا خانہ خراب	جس نے اسلام کی ہے دیرانی

خفاش منش جلساز جفتر

بدبختی جاہل جاہر بیمہ

بدعتیون کی

چغلخور جاہل

طلح اور ابابیل

بدعتیون کے طلح شور

باطن تاریک ہابیل

ابیاتِ مسدس

برجگر گوشۂ رسول یہ آب — ظالمون کی ہے تیز دندانی — یہ جگر خوار سید الشہداء
ہند کی رسم پر ہے قربانی — جمع ہو یہ فریق تفرقہ کیش — کی عجب دین کی پریشانی
انکی شادی ہے شرک و بدعت مین — پر انہین کیا ہے غم مسلمانی — جیسے ہی لا الٰہ الا اللہ
دل مین سب کفر و شرک پنہانی — نام عبد النبی غلام علی — کام دیکھو تو سارے شیطانی
حق کی طاعت کو جانا دشوار — غیر کو پوجنا آسانی — مال کر صرف شرک بدعت مین
آپ کہلا حاتم ثانی — دین مین کوڑی خرچ ہووے تو — کہنا لا تسرفوا ہے خوانی
شاہ جیلان کے امر سے بیزار — نام کیا ہے غلام جیلانی — ہے انہین سنت رسول سے ضد
نہین بھاتی ہے وضع ایمانی — انکا سب قول فعل اور تقریر — ہے سراپا فریب شیطانی
خارجی کا سا سیدون سے بغض — رافضی کیسی تہمتین لانی — ہے طریق اتباع مصطفوی
رکھنا عشق کلام ربانی — ذکر اللہ پاک کا ہر دم — نقش دل کرنا وعظ قرآنی
ذکر اور فکر اس قدر کرنا — کہ ہو تحصیل حب ایمانی — پھاڑ کر ہر حجاب ظلمت کو
بے محابا نہ رہنا نورانی — شرک و بدعت کو توڑ کر ہر دم — کرنی ترویج دین حقانی
سب کو مصحف سنانا اور حدیث — خواہ ایرانی ہو کہ تورانی — دین پر کرنا خلق کے دعوت
گبر سے لیکے تا بہ نصرانی — بچنا پیر و فقیر و ملا سے — کہ یہ تینون ہین آفت جانی
اور اُمرا جو دشمن اسلام — دین کے گھر کی اون سے ویرانی — انکی دولت مین ہر مخالف دین
پائے جنگی بہادری خانے — اون پہ مرتے ہین شیخ اور ملا — کیا کہون اُن کی مرثیہ خوانی
کر یہی ہے جمال ملا ئے — مست ملا تو اور ملا نے — جو علمار کہ ان بدعت پسندون

کے مجتہد اور طرف دار ہین اور جو مشائخ و فقرار کہ ان کے پیرو ولی ہین ان کا حال اُپر کہل گیا ہے کہ کیسی کیسی جلسازیان کرتے ہین اور اپنے مطلب کے وقت بلی کا پاؤن کتے پر اور نیم کی چھال گورپر چڑھاتے ہین کیسنے نواب کو منطق کے زور سے انگوری شراب کے سوا سب شرابین حلال کر دین ایک نے حکمد یا کہ تم سے روزہ رکھا نہین جاتا تو روز دس روپیہ کفارہ دیا کرو اور روزہ مت رکھو ایک نے کہا حج کے سفر مین بڑی زحمت ہے دو ہزار روپیہ کسیکو دیکر نیابۃً حج کروالو ایک نے ایک جسیم امیر کو بسبب سٹاپے کے روزہ نماز ادا نہ ہونے کے سبب آٹھون کی نماز ایک دم پڑھنے کی اجازت دیا ایک

دیا ایک نے سر دربار یہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ عظیم جاہ ظل اللہ پڑہا اور معاذ اللہ رسول اللہ کے معنے قلتیان بتایا اور ایک نے شطر المسجد الحرام کے معنے شطرنج فقط مسجد مین حرام ہے کہا ایک صدر کوٹے خیالی نے دل بہلانے کے لیے ورق الخیال کا شربت امیر امرا کے لیے مباح کہا ایک شتر مرغ کی خاصیت والے نے اس ملک کو دار الحرب ٹھیرا کر مباح کہانے کا فتوے دیا ایک آدہے تیترا دہے بیٹرنے حاکمان زمان کی خوشامد سے مسٹر لیٹ کے روبرو حضرت بی بی مریم کو لاکھ درجہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے افضل کہا اور پھر اوس نے غلام علی رافضی کی خوشامد سے کہا کہ عیسے علیہ السلام اگر حسین علیہ السلام کے زمانے مین ہوتے تو حسینؓ کی جوتیان بغل مین داب کر رکاب مین دوڑتے کسی قاضی عقل کے دشمن نے امیر کی خوشامد سے جو اوس نے ایک عورت کماٹنی کو بلا نکاح اپنے گھر مین رکھا تہا کہا کہ کافرہ سے نکاح ثابت نہین ہوتا اور ایک مجتہد نے آدمی کے ہاتھ پاؤن کٹے ہوئے پر نماز جنازہ فرض کہا کسی حاضر الوقت نے پوچھا کیا حضرت حسنؓ کے چمڑے پر بھی کہا ہان جی ہان اور بیر جو جو کی شراب ہوتی ہے اوسکو اَلْبِیْرُ کَمَاءِ الْبِیْنِ کہا اور ستہ شوال کے روزون کو حرام کہا ایک نے بے شہود نکاح کو درست بتایا ایک نے کہا ملا علی قاری نے جبک مارا جو نجوم کے معتقد کو کافر کہا ایک خارجی نے کہا کہ حسین اپنی سرکشی سے آپ مارے گئے اور قیامت تک کا فساد چھوڑ گئے ایک نے شاہ عبد العزیز کو جن کو عرب کے علما شمس الہند لکہتے ہین اون کی تفسیر مین وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ کی تفسیر سے خفا ہوکر وہابی کہہ بیٹہا ایک بڑی حضرت کے گہر چٹے ہوئے سو کسی نے پوچھا یا حضرت کیا یہ رسم درست ہو جواب دیا درست تو نہین مگر جو عورتون کو منع کرون تو کلمہ کفر بکتی ہین ایک سلطان الواعظین نے میسور کے راجا کی پاس سورۂ بقر مین سے گائے کی فضیلت بیان کرکے دو ہزار روپیہ لیا ایک نے کسی امیر کی بہن کی پنیون کو جو کسی پیر کی نیاز کی بنا کر بانٹتے تھے اوسکو حضرت کے فلاخن کے پتہر سے نسبت دیکر جواز فرمایا اور راجا کے دربار مین کہا کہ گلال اڑانا وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ سے ثابت کر دیتا ہون ایک حقہ پینے والے مولوی نے حقے کے پانی سے وضو درست کر دیا ایک ناس لینے والے ستیاناس نے قل اعوذ برب الناس سے ناس لینا ثابت کر دیا ایک نے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ

ایک نے ورق الخیال کا شربت
ایک نے شطر المسجد الحرام کے معنے شطرنج
ایک نے بیوی کا کلام ہے
ایک نے کماٹنی سے نکاح
ایک نے حضرت حسنؓ کے چمڑے کی
ایک نے بے شہود نکاح کو
ایک نے ملا علی قاری کو
ایک نے حسینؓ کو
ایک نے شاہ عبد العزیز کو
ایک نے گائے کی فضیلت
ایک نے پنیون کو
ایک نے گلال اڑانا
ایک نے حقے کے پانی سے
ایک نے ناس لینا

کی آیت سے نماز پڑھنی منع فرمایا ایک امام نے تین ہزار دن کی خوشامد سے صحف ابراہیم و سلیمان و موسیٰ پڑھا ایک قادریہ طریق والے پیر پرست نے حضرت پیران پیر کی تعریف میں بے اصل نقلیں و روایتیں تراش کر کتاب لکھی ہے کہ حضرت پیر کی گیارہویں کہانیکی ہڈی کو کوئی نے ایک گنہگار کی قبر پر ڈالا تو عذاب موقوف ہوا اور حضرت پیر نے عزرائیل کو طمانچہ مار کر روحوں کی زنبیل چھین لی سو لاکھوں مردے جی گئے عزرائیل نے خدا سے فریاد کی تو جواب ملا تو نے اسے کیوں منہ کی وہ چاہے تو سب مردوں کو جلا دے میں اوسکے مقدمہ میں کچھ کہہ نہیں سکتا اور حضرت پیر نے ایک مانجھے کے حقیقی اولاد کی دعا کی جواب پایا کہ اوسکے نصیب میں بچہ نہیں یہ سنتے ہی جذبہ میں آکر فرمانے لگے کہ تو نہیں دیتا تو میں نے اسے سات بیٹے دیے تو ہی قادر میں بھی قادر تو نے نہ دیا میں نے دیا اور حضرت پیر کے ایک مرید پر عذاب قبر ہو رہا تھا حضرت نے منکر نکیر کو لاٹھی سے ہانک دیا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی تو حکم ہوا کہ دوزخ کے شعلوں سے اسے ڈراؤ جب شعلے آئے حضرت نے غصہ کی نظر کی تو فرشتوں کے پر جل گئے ایک راری فقیر نے کیف کا پیالہ مرکب سے نکالا ایک مشائخ موسے سہاگ کے فقیر نے آسمان کیطرف جوتا پہینک کر پانی برسانے کی روایت معتبر بنائی۔ ایک مشائخ سگ پرست کتے کے بچہ کو سامنے رکھکر نماز پڑھتا اور لاصلوٰۃ الا بحضور الکلب دلیل اسکی بتاتا ایک زانیوں کے پیر نے خرچی اور ناچ کی مزدوری کو پاک و حلال کہا کہ بادا یہ مائیاں اپنی آبرو بیچکر پیسہ لیتی ہیں اور ناچ تو محنت ہے اور شرع والے زنا زنا بولتے ہیں سو حرام و زنا اور چیز ہے کسبی راضی خرچی دینے والا راضی یہ ایجاب و قبول ہے خرچی گویا مہر ہے اوسکے گھر والے شاہد ہوئے تو عند اللہ نکاح ہے حرام نہیں نعوذ باللہ من شرار العلماء والاحبار و الرھبان یہ علماء و فقرا رچلہ پرستوں بدعت پسندوں کے مجتہد و پیر ہیں یہ حضرات بدعت پسندی کے سبب اور صلح کل کے مذہب کے باعث سنت جماعت ہی رہی بلکہ انکے جمہور اجماع سے کوئی آنکو شریعت کا منکر یا نبوت کا دعوی کرنیوالا یا پیغمبروں کے اہانت کرنیوالا یا مسئلہ بدلنیوالا یا حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہنے کے سبب سے کافر یا راضی یا خارجی یا مذہب بدلنیوالا یا منکر ائمہ یا نیا مذہب بنانیوالا نہیں کہتا اور نہ کہیگا بلکہ یہ لوگ ہزاروں تاویلوں سے اپنے عیب ڈھانپ ہی دینگے اور توحید و سنت پر چلنیوالا جلا بنیوالوں کو غریب بے وسیلہ جانکر وہابی کہینگے آفرین و شاباش بر ین تعصب و حق ناشناسی ذرا تو ڈرین خدا سے شرماوین وے دیندار بے وسیلہ نہیں انکے ولی حکم الحاکمین اور سید المرسلین ہیں اوسکے انتقام سے خوف کرین اور حضرت کی روح مبارک سے شرماوین

یہ لوگ فقط جاہلون کے عالم بنے کو مرتے ہین اور پہاڑ کھود کر چوہا نکالتے ہین رد وہابی کی کتاب
بنا کر جاہلون کے سامنے پڑھتے ہین یَا اَیُّھَا التَّفْرِقَۃُ واحد بدنہ بھرکۃ فی مکان
دھرکۃ غین دال زبر غد محمد حسین ؎ چو خوش گفت ست سعدی در زلیخا + الا یا ایھا الساقی
ادر کاسا و ناولھا ۔ جاہل بیچارے کیا جانین پس عربی عبارت اور بڑے مہرو پنر غش ہین اُن کی
اس قابلیت اور لسانی پر اون کو قاضی رطل بوق جانتے ہین پر حق گوی مین بڑے تاثیر ہے
بحول اللہ و قوتہ ان کے گھسر پھسر سے حق کا باطل اور باطل کا حق نہ ہوگا دیندار تو لوگون کو خدا اور رسول
کیطرف بلاتے ہین دنیادار انکو حاکمون کے پاس لیجاتے ہین ذرا تو اُس شاہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ
کے سامنے جانے کے دن کو یاد کرین یہ تو جاہلانہ سنت ہو کہ اپنی بات پر دلیل نہین بتا سکتے تو کسیانے
ہو کر حاکمون سے ذلیل کرواتے ہین دیندار تو اس ذلت کو عین عزت و وسیلہ نجات جانتے ہین
خدا سے عزت چاہتے ہین اور دنیادار بندون سے دیندار خدا کو رازق جانتے ہین دنیادار امیرون
کو یہ خدا اور رسول و صحابہ و مجتہدون کو بڑا جانتے ہین اور وہی باپ دادون کو یہ دنیا کی ذلت کو عزت
جانتے ہین اور وے دنیا ہی کی عزت کو غنیمت سمجھتے ہین یہ خدا کی راہ مین جان و مال کو حسن جانتے
ہین وے جان و مال کو ایمان سے عزیز تر سمجھتے ہین یہ جان دینے پر مستعد وے جان چراتے پھرتے
ہین یہ جام شہادت کو طالب وے عیش دنیا کی طرف رغبت انکا توکل خدا پر اون کا گھمنڈ زر پر یہ
اجماع امت کو جماعت جانتے ہین وے بدعتیون کو اجماع سمجھتے ہین یہ تو احکم الحاکمین تک رسائی رکھتے
ہین وے فقط حاکمون تک پہنچ جاتے ہین ان مظلومون کی آہ عرش کے پار اُن ظالمون کی دور مجسٹریٹ
کا دربار یہ رسول اللہ کے طریق پر چلتے مرمٹتے ہین وے طریقہ محمدیہ کے نام کو کٹتے ہین یہ آخرت کی رسوائی
سے کانپتے ہین وہ دنیا کی بیعزتی سے بھاگتے ہین یہ عاشقان بدنامی کے شائق وہ بوالہوسان نیکنامی کے
عاشق یہ سنی رسول و اصحاب و تابعین کے تابعدار وہ بدعتی بڑے لوگون کے خوشامدی و طرفدار انکا دین
ابوی انکا فرمانا خدا نے سن گفت انکا بکنا بابائے سن گفت یہ کہتے ہین خدا کا حکم رسول کی معرفت آیا وہ
بولتے ہین سچ تو ہے مگر مہری خط گہر سے آیا انکا قول سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا انکا بکنا سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا ان کا
عمل وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا یہ ان کا عمل مَا وَجَدْنَا
عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا یہ انکا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ انکا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ باپ دادا رسول اللہ

یہ کام کے سچے مسلمان وہی جھوٹے نام کے مسلمان انکا دستور العمل حدیث و قرآن انکا مطلب قبلہ دنان یہ عبد القادر
وہی عبد الدنیا انکی سند فقہ و حدیث و آیات قرآن انکی دلیل رد وہابیہ و رسالہ مولوی خلیل الرحمان انکی
شریعت رسول اللہ کا قول و فعل انکی شرع بزرگون کے رسومات سند و عمل یہ محمدی طریقہ پر مرتے ہین وہ محمدی کے
نام سے چڑتے ہین اس سبب سے یہ انکو پاس وہابی ٹہرے وہی انکی نزدیک ہوائی ہریالی ہوئی قبر و نکو پوجنے والے اور
سجدہ کرنیوالے مریدون سے سجدہ لینیوالے چلہ پوجنے والے کافرون کی شابہت کرنیوالی ہاتہہ پر کنگن مونہہ پر
سہرا الٹکا رسوای شہر ہونیوالے نہ ملحد نہ منکر رسول نہ بدعتی بلکہ وہی آپ اپنے کو بڑے مسلمان رسول اللہ کے
بڑے معتقد پکے حنفی دسنی جانتے ہین اور شرک و بدعت کی رسمون کو عین دیندار جانکر لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ کہکر شرع بے مہار بفراغت تمام ہزارون کام کلمی کو باطل کرنیوالے کرکے اپنے سونہہ سے میان مٹھو مسلمان
بننے پر انکا حال اُن نمازیون کا سا ہے **نقل** ہے کہ چار نمازیون نے کسی سے سنا کہ نماز مین بات کرنیسے نماز
باطل ہوتی ہے یہ سُنکر کسی مسجد مین گئے ایک امام بنا تین مقتدی تکبیر تحریمہ کے بعد ایک مقتدی نے کہا اپنے
پاس والے سے کہ نماز مین بات کرنے سے نماز فاسد ہوتی ہے دوسرے نے کہا ہان میرے کہا چپ ہو امام صاحب
فرمانے لگے مینے ابتک بات نہین کی اور جاؤن ابہی اپنے کو نماز مین جانتے ہو **نقل** ایک سپاہی آٹا گوندکر
رکہکر نماز پڑہنے لگا اتنے مین کتا آکر آٹا کہانے لگا سپاہی حیران رہا کہ نماز توڑتا ہون تو مشکل آٹا کہانے
دون تو مشکل سورہ انا اعطینا پڑہ رہا تہا و الخر کے لفظ کو زور سے دانٹہ پڑہا ہا ہر کا آواز سنتے ہی کتا
چلا گیا سپاہی خوش ہوا کہ آٹا اور نماز دونو بچے **مثنوی رنگین**

احمقی مین وہ سبہون سے بیس تہا
یعنے جسدن آپکو خوش پاؤن گا
گہر گیا ایک آشنا کہ ہو سوار
نیند مین سائیس بیخود ہو گیا
لے گیا گہوڑے کو کوئی کہو لکر
تب میان ہنسنے لگا دم توڑ توڑ
دستخط پہر کچہ اضافہ کیجیے

روز اول ہی ولیکن اوس نے یار
فردا صانی کی اُسین لاؤن گا
تہی سر راہ اک جگہہ اُسکی دکان
سر کے نیچے ہاتہہ دہر کر سو گیا
جاگ کوٹہے پر کہا کیون جی میان
پس کہا سائیس نے یہہ ہاتہہ جوڑ
حمق اجھی چیز ہے رنگین نہین

نوکر اک گہوڑے پہ اک سائیس تہا
یہ کیا تہا اپنے آقا سے قرار
اتفاقاً اُسکا آقا ایک بار
اوسکے اوپر جا کے بیٹہا وہ جوان
اُسکو میزان خرد مین تولکر
چوٹ کر گہوڑا ابہی آیا یہان
آپ پہلو خوب ہی ہنس لیجیے
دیکہہ تو اس حال مین مت ہنسیو کہین

جیسا اونہون نے نماز مین بات کرکے اور اُس نے وانہڑ کہکر اپنی نماز کو درست سمجہا اور اُس احمق نے گہوڑا

کیسے تنخواہ بڑہانی چاہا ایسے ہی یہ لوگ بھی بیدینی کے کام کرکے اپنے کو خاصے دیندار سنی سمجھکر خدا کی مغفرت
اور رسول کی شفاعت کی امیدوار ہین سبحان اللہ مسلمان ہون تو ایسے ہی ہون ورنہ اگر یہان مین جہانگین بعد
منہ نہ دیان کرین سو صاحبو محمد رسول اللہ کا سچا طریقہ محمدی کا مخالف ہرگز نہوگا کیونکہ مسلمان کو کتاب
اور سنت کی پیروی ضرور ہے اور ظاہر ہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور کل اولیاء اللہ کا یہی طریقہ
اور عقیدہ تہا اور اب بھی اکثر علماء عرب و ہند و سندہ و بخارا و کابل و قندہار وغیرہ کا اجماع اسی بات پر ہے
پر عجب ہے کہ بعضے لوگون کو آیات و احادیث کی سند بتاؤ تو کہتے ہین کہ فقہ کی سند بتاؤ ہم کو قرآن و حدیث
کی سمجھ نہین ہے جب فقہ کی سند بتاؤ تو دلائل عقلی اور تاویلات رکیکہ سے اُس کو باطل کیا چاہتے ہین
اب کوئی دوسری دلیل کہان سے لاوے کہ اُن کو بتاوے اونہون نے علم منطق سیوا سطے از بر کیا ہے
کہ منطقی تقریرون سے حق کو باطل اور باطل کو حق کرین غرض نفسانیت و حسد و بغض کے غلبہ سے
ہر صحیح بات کو باطل کرنا واجب جانتے ہین غرض اُنکی یہ ہے کہ اپنی بات نہ جاوے اور حقانی لوگون کی بات
کوئی سچ مانے لیکن یونہی نہ مانے تو مضائقہ نہین پر وہابی ٹہیرا کر نہ مانا اس نقل کے مطابق ہے **نقل**
ایک بکری کا بچہ پیاسا ہو کر ندی پر گیا وہان دیکہا کہ بہیڑیا پانی پی رہا ہے یہ غریب دور جا کر نیچے کیطرف
پانی پینے لگا بہیڑیے بدذات نے دیکہا سو اُسے کہا جانیکا ارادہ کیا سو گھرک کر بولا کیون بے پانی
گندہ ملا کر ڈالا اوس نے عاجزی سے کہا کہ آپ کو دیکہکر مینے اسلیے نیچے کیطرف آکر پانی پیا تا آپ کا دل
اور پانی میلا نہ ہو بہلا نیچے کیطرف سے اوپر کیطرف میلا پانی کسطرح جاوے گا بولا چپ بے ادب مولد رو نے
کرتا ہے تو نے مجہے گالیان بہی دین ہین اُس مسکین نے پوچہا کب بولا جبہ مہینے ہوے اُس نے کہا
خود عمر میری چار مہینے کی ہے پہر بولا ابے پہر شوخی کرتا ہے بے تو نہین تیرے باپ نے دی ہونگی اوس نے
کہا حضرت کہا جاتا ہو تو یونہی کہا جایئے الزام رکہکر کہانا کیا ضرور ہے **نقل** ایک بقال کی بکری کا
بچہ کتا لیگیا مینے نے بہیان اسکے پاس کہولکر پوچہا کہ تیرا میرا کچہ دین لین نہین تو نے کس حساب سے میرا مال
لیلیا کتے نے کہا ہو بنیا بولا ہوے لاچار ہون پر کہاتے ہی مین تیرا نام نہین سوان گرگان معنوی کے
ناحق بدنام کرنے سے اور سگان دنیوی کے ہوہوے سے لاچاری ہے نہین تو انکو پاس وہابی کہنے کی کوئی دلیل
نہین ہے طرفہ تر یہ ہے کہ جاہل گورہ پرستون بالخصوص بریلویون کے بڑہ ہون سے محب و سنی سمجہی ہے کہ
لنگڑے چوپجہ گنگے بہرے زن مرید جنکو نہ سلہ پوچہنے کی گت نہ تحریر کی قدرت نہ تقریر کی طاقت نہ سننے سمجہنے

کی قوت نہ تمانکی قابلیت نہ علما کی مجلس کی لیاقت سو وے بھی دینی مقدمون مین بے اختیار ہا تھہ پاؤن پھلانے لگے کان کان عوعوے ناحق مغز تراشی کرتے ہین جو منہ مین آتا ہے سو بکتے ہین کوئی کہتا ہے کہ حضرت پر جان تشدد کوئی کہتا ہے کہ شیخ شدد کی پناہ وہ پیر کے گھر کے ہو تو بھی ہم چپ کرین گے کوئی بولتا ہے یا رو وہابیون نے تو بالکل بخیر بند کردی تھی پر ہمارے ہجرت نے واہ کہہ کہہ کر سب کھولدیا کوئی کہتا ہے وہابی بیکہ پر نہین چلتے کوئی بھونکتا ہے کہ سفات کے منکر ہین کوئی کہتا ہے کہ شاہ بشپ کا بکر اگرپ کوئی کہتا ہے مفتی صاحب نے کاجی کو وہابی بناڈالا غرض خلل اندازون نے دین مین عجب طرح کا رخنہ ڈالکر شور مچا رکھا ہے

راست گو حق پرست واعظ پر
صاف کرتے وہان رکوع وسجود
نام اسکا وہابی رکھتے ہین
دینداروں کو بدکہین مردود

یون جلین جو خلیل پر نمرود
جوان افعال بد کا مانع ہو
جھوٹے گدزانین لاکی اسپہ شہود

کیا غضب ہے کہ پوجتے ہین قبور
کوئی سنی عاقبت محمود
مالداروں کو قبلہ جانتے ہین

تمامی کتب اسلامیہ مین لکھا ہے کہ وہمی گمانی قرینون سے کسی مومن کے حق مین بدگمانی نہ کیا چاہیے اور جسبتک کسی کی کلام مین احتمال خیر کا ممکن ہو شر پر احتمال کرنا روا نہین **سوال** ایک ظاہر فاسق رسمی مسلمان علانیہ فسق وفجور کرنیوالا باپ دادون کی رسمون پر چلنیوالا کسی مسلمان ظاہر العدالت پر بہتان کفر واحتمال بدی کی تہمت بے بینہ شرعیہ کرے باوجودیکہ وہ مسلمان کفر وبدکاری سے انکار کرتا ہو تو وہ تہمت لائق قبول کے ہے یا نہین **جواب** ایسا فاسق معین مسلمان ظاہر العدالت پر بے گواہ شرعی تہمت کرے تو مسلمانونکو باور نہ کرنا چاہیے تنویر الابصار مین ہے اگر گواہی دیوے کوئی کسی مسلمان پر مرتدی کی حالانکہ وہ منکر ہے تو اس مسلمان کا مزاحم نہ ہونا چاہیے کیونکہ اسکا انکار صورت توبہ کی ہے **سوال** جن مسلمانون کے سامنے وہ تہمت ظاہر کرتا ہے اور وے مسلمان اسکے منع پر قادر ہون تو ان مسلمانون کو کیا کہنا چاہیے **جواب** اس مسلمان ظاہر العدالت کی مدد کرنا اور اس فاسق کو مقدور بھر منع کرنا کہ حقوق اسلام سے ہے حضرت نے فرمایا ہے اگر مسلمان کی ذلت ہو کسیکے سامنے پس مقدور ہوتے جو اوسکی مدد نکرے خوار ورسوا کریگا اسے اللہ تعالی حاضران قیامت کے سامنے اور فرمایا علیہ السلام نے جو اپنے بھائی مسلمان کی آبرو لینے والے سے مزاحم ہوگا اسکے غائبانہ خدا تعالی اسکو دوزخ کی آگ سے نگاہ رکھیگا **سوال** ایسی تہمت دینوالے کو حتمین کچھ وعید ہے **جواب** حقتعالی نے سورہ احزاب مین فرمایا ہے جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین

مسلمان مرد وعورتون کو اس بات سے جو اونہون نے نہ کیے وہ کام البتہ بوجہ بہتان اور بڑی ظاہر گناہ کا اوٹھاتے ہین اور فرمایا علیہ السلام نے جو مشہور کرے مسلمان پر عیب تاکہ عیبدار کرے اُسکو ناحق تو عیبدار کرے گا اُسکو اللہ تعالی اسی عیب سے آتش دوزخ مین قیامت کے دن روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ذر سے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کہے کسی مسلمان کے حقمین وہ چیز کہ نہین اُس مین تو ٹھیرادے گا اسے اللہ تعالی دوزخیون کے دوہمون کے گڑھے مین سو جانا چاہیے کہ اون کے نزدیک ہم تو نادان ہین کہ سلف والون کی سنت ہم سے خود بخود ادا ہوتی ہے دیکھو اگلے حاسدون نے بایزید بسطامی کو انکے رفیقون سمیت بستی سے نکالدیا۔ ذوالنون مصری کو طوق وزنجیر کرکے بغداد کیطرف ہانک دیا ابو سعید خراز اور سہیل بن عبداللہ اور شبلی اور سید احمد کبیر رفاعی اور امام ابوالقاسم اور بخاری اور عبدالحق اور امام محمد غزالی اور قاضی عیاض اور ابوالحسن شاذلی اور عبداللہ بن نبیر اور حضرت امام اعظم اور حکیم الٰہی ثنائی اور شیخ اکبر صوفی سرمد اور بہت سے علماء و مقتدا و اولیا کو اسلام کے دعوی کرنے والے حاسدون نے کسیکو ملحد ٹھیرایا کسی کو زندیق کسیکو رافضی کسیپر کچھ بہتان کرکے قتل و قید کروایا ڈاڑھیا بخوائین در سے مرد اگشتہ سے نکلوائے اور حضرت مجدد الف ثانی کے ساتھ بدعتیون نے کیسی کیسی شرارتین کین کہ مکہ سے چارون مذہب کے مفتیون نے تینتیس قسمکے انکے کفر کے لکھوائے ان بزرگوارونکو اس سے کچھ ذلت نہوئی کیونکہ وے مجبور اور مظلوم تھے ؎ جو راس در کا مہربانی ہے ✤ موت یہان عین زندگانی ہے ✤ ہم لوگ بھی تمہاری بدولت ان بزرگون کے جیسے مجبور اور مظلوم اور ان کے غلامون مین ہین اسلیے ہمین بھی قید و اخراج سے کچھ ذلت نہین بلکہ عین عزت ہے قید مین گرفتار رہونگے مگر شرک و بدعت مین انشاء اللہ نہ پھینگے شہر سے نکالے جائین گے مگر سنت و جماعت سے نہ نکلین گے قیدی بینگے پر بدعتی نہ ہودینگے یہان کی طوق و بیڑی قبول ہے پر بڑی بیڑی ہنسلی طوق نذر لغیر اللہ وغیرہ ہم کو نامقبول کیونکہ یہانکی قید و طوق بیڑی دو روزہ سہل گذشتنی ہے وہان کی قید و طوق و زنجیر ہمیشہ و سخت و باندہنی ہے اعاذنا اللہ من ذلک یزیدیون نے بہت کیا تو پانی حسینیہ پر بند کردیا حسینیون نے آب کوثر کی امید پر بدعتیون کے کہنے کو نہ مانکر جام شہادت پی لیا ان کے طمع جہان کی حکومت پر انکی نظر عاقبت کی سلطنت پر ہتی سنی مظلوم حسینی ہین بدعتی یزیدی ہین

تمام شد ۱۲

قال اللہ تعالی
فیومئذ لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد
سورہ فجر پارہ عم
ولعنہم لعنا کبیرا
پارہ احزاب سورہ
پارہ عم

اور حقانی لوگون کا وعظ نفسانیون کو سواسطے پسند نہین کہ حقانی کلام کی تاثیر سے غافل لوگ
ہوشیار ہوجاتے ہین اور برے کامون سے باز آتے ہین نیک کامون کیطرف متوجہ ہوتے ہین اور علما
کا نام گنگے رکھتے ہین کہ اونہون نے کبھی نیک کامون کی نصیحت نہین کی اور برے کامون کی مذمت
نہین سنائی یہ کہنا انکو دشوار و گران گزرتا ہے اپنی سرد بازاری کے ڈر سے رشک و حسد کے مارے
چند خدا فراموشون کو اُلٹے تختے پڑھا کر اپنے ساتھہ لیے تہمتین تراشتے پھرتے ہین اور ایذا رسانی
کے درپے ہوتے ہین تا سیدھے راہ پر آئے ہوئے ناصحون سے نفرت کرکے پھر ہمارے ہی بنے رہین اور جو حق گو
کہ عوام کی رسم و عادت کے خلاف باتون کو منع کرتے ہین یہ لوگ اُن کے لفظونکو کلمہ کفر ٹھیرا کر واہی تباہی بکتے
ہین تا حقانی لوگ ابن الغرض فتنہ کے نقارچی دوستون اور دشمنون کے ہاتھہ سے تنگ ہوون ادھر
حاکمون کو وہابی کا سنے دنگے باز فتوری سمجھا کر غیر واقعی باتونکی نمک مرچین لگا کر فسادی ٹھیراتے
ہین تاکہ کہین ٹھیرنے نپاوین سبحان ان پیر نابالغون نے بچپن مین آیت شریفہ اَرْضُ اللّٰہِ
وَاسِعَۃٌ شاید بلا سے نہین پڑھا اسپر جاہلون کے خیر خواہ بنتان کرتے ہین کہ یہ وہابی قرآن
کے معنے اُلٹے کرتے ہین اور تمکو بہکاتے ہین وے نادان انکے جبہ و دستار پر انکو سچ کہنے
والے جانتے ہین اور اودہری پھسل پڑتے ہین خیر کچے لوگ ان خناسون کے چکنے چپڑے
طمعدار نانون پر فریب کھا جاوین یا انکی دھمکیون سے ڈر پوکنے ہوکر انکے سے گانے لگین تو
خدا اور رسول کا کیا بگڑا اور نصیحت کرنیوالون کا کیا نقصان ہوا مرید و شاگرد اگر پھر گئے تو پیر
و استاد کا کیا بگڑا سالیانہ نذرانہ اول ہی سے نہ لیتے تھے تو مقرری نذرانہ مین خلل پڑ گیا حق کہے
جائے اور حضرت سے کتنے منافق پھر گئے صحابہ اور اہل بیت سے کتنے رافضی و خارجی پھر گئے امامان
دین سے کتنے بیدین بدل گئے لیکن خدانخواستہ ان حضرات کو کچھ نقصان نہوا الٹا انہین کا نقصان ہوا سچی
نصیحت نہ ماننا اور سچی نصیحت کرنیوالون سے پھر جانا گویا قرآن و حدیث و فقہ سے بلکہ خدا و رسول و فقہا سے
پھر جانا ہے ایسے بیدینون کی گروہون کا پھر جانا بہتر ہے خاشاک کم جہان پاک ناصح نے کہا زہرت کہا و پیر کسینے
صندسی کہا لیا تو نصیحت کرنیوالیکا کیا گیا ایک بنیا ایک اندہے کا تماشا ربط تماشا دونون باہم مشابہ

باری یکباری ہوئے دو ہمسفر	ایک جا انکا ہوا شب کو گذر	تھی برانی تجھی اس اندہے کے پاس
کچھ سفر کٹنے کی تھی اس سے نہ آس	یکبیک ڈورا گیا اسکا جو ٹوٹ	ہاتھہ سے تجھی گئی اندہے کی چھوٹ

تھی نہ خواہش اُسکی چندان کو اُسکو — پر لگا وہ ڈھونڈنے ہر سو اُسے — ڈھونڈتا اسکو جو وہ ہر جا گیا

سانپ اُسکے ہاتھ مین اک آگیا — خوب دیکھی جو اُسکے غور کی — جی مین سمجھا ہے یہ تیجی اور کی

اوس نے اُس تیجی کو اچھا جانکر — بولا ایدل اُسکا ستارمان کر — روشنی اتنے مین ہوگئی روز کی

تب پڑی آنکھ اُسپہ اک دلسوز کی — یکبیک گھبرا کے وہ اوٹھا پکار — مار تیرے ہاتھ مین ہے اُسکو یار

کور بولا مین دغا کھاتا نہین — ان دنون مین مطلقاً آتا نہین — پاکیا ایدو دست مین مطلب تیرا

یعنے مین دون پینک اور تولی اُٹھا — کور تھا اس گفتگو کے وہ یا مین — سانپ نے جھٹ کاٹا اوسکی ران مین

زہر کا رنگین اثر اُسکو ہوا — کاٹتے ہی اُسکے وہ اندھا ہوا — تو بھی کالے سانپ کو تیجی نہ جان

تا زبان پہنچے نہ کچھ اے مہربان — دیکھیا اور جان بوجھ کر اندھا نہ بن — زہر کو تو مت سمجھ کالے کا مین

یعنے نا منجار بیعت شکن اپنے سنکر ہونے کی خجالت یہ کہکر مٹاتے ہین کہ اُنکی بد مذہبی دیکھکر ہم انسے پھر گئے سبحان اللہ عقل کے اندھون سنکے بھوٹون نے یہ کہاوت شاید نہین سُنی کہ پیر کرنا پہچان کر ان ڈھل مل یقینون کے ایسی ہی عادت ہے کہ پہلے اندھے کیطرح گر پڑتے ہین پھر پہچانتے ہین پہلے ہی سے جانکر حقانیون کے مرید یا شاگرد ہوتے تو کیون پچھتانا پڑتا مگر حقیقت تو یہ ہے کہ یہ لوگ ابن الغرض ہین اور اچھی طرح سے بخوبی واقف ہین کہ یہ لوگ دیندار حق پرست سنی ہین مگر انکی طرف رہنے سے دنیا کا مزہ اور سب آرام چھوٹ جاتا ہے اور دوست آشنا دن سے لڑنا جھگڑنا پڑتا ہے تیجے کے پلاؤ کے پانچ آنے توشہ کی روٹی شب برات کی تھولی چپاتی اور فاتحہ دینے کے پانچ پیسے اور بھوانی کا بکرا کاٹنے کے دو پیسے اور کارن بگا چھوٹ جاتا ہے عرس میلے مین جانا ناچ دیکھنا موقوف ہوتا ہے اور بڑے لوگ دنیادار جو پیر استاد کے مخالف ہین انکے گھر کے رسم رسومات کی کھانے ہاتھ سے جاتے ہین سو بہت سوچ سانچکر شیطان و نفس کی مشورت سے استاد و پیر کے عاق بنکر انکو وہابی کہنے لگتا کہ لوگ جانین کہ یہ بڑے مسلمان ہین کہ پیر و استاد و دوستون کی مروت بھی نہین کرتے دین کی حرارت کے سبب پیر و استاد و دوستون کو بھی چھوڑ دیتے ہین یہ لوگ ظاہر پرستون کے پاس دیندار ٹھیرے مگر دل تو جانتا ہے اور دیندار تو انکے مکر سے واقف ہی ہین کیونکہ ملا بچے کو تنخواہ نہ دلانے پر سبق یاد نہ کرنے کے بہانے سے مارتا ہے تو مان باپ بچے کے مارنے کا سبب جان لیتے ہین ایسا ہی ان منکرون کا انکار دین کے سبب سے نہین یہ سب بے دینی کے سبب سے ہے جو مذکور ہوا اور خدا کی پناہ خود ایسے شرک و

کفر کے کام کرتے ہین اور مسلمان کے بال برابر عیب کو پہاڑ برابر سمجھکر مشہور کرتے ہین بلکہ اوسکی ہنر کو عیب لگاکر اپنے شرک و بدعت سے بدتر جانتے ہین جیسا **نقل** ہے کہ ایک مردود لوطی مسجد کو خالی دیکھکر لواطت مین مشغول ہوا اتفاقاً کسی نمازی کا وہان گذر ہوا اس حرکت نامعقول کو دیکھکر اخ تھوکر کر پیچھے پھرا وہ جو نیک کام مسجد کی بے ادبی سمجھکر حرارت اسلامی و غیرت ایمانی سے جھنجلاکے کہنے لگا بھلا اے ملعون کیا کرون کام مین ہون نہین تو تو خدا کے گھر مین تھوک کر میرے ہاتھ سے بچکر جاتا سو دیکھتا دیسا ہی ان کا حال ہے کہ اپنے شرک و کفر و بدعت اور فسق و فجور کو نہین دیکھتے بلکہ اچھا جانتے ہین اور مسلمانون کی عیب چینی کرکے اپنی دینداری اور سنی بنا جاتے ہین اور بعضے وہمی شک مین پڑے ہوئے ہین کہ خدا جانے حق کسکی طرف ہی سبحان اللہ مسلمانی کا دعوی کرتے کرتے عمر گذر گئی مگر ابتک دین کی تحقیقات کا اتفاق نہ ہوا شک و شبہ مین مذبذب ہین اُنکے دیسی کہاوت ہے جیسے **نقل** مشہور ہے کہ ایک عورت کا خصم مدت سے پردیس مین جاکر جورو کے نان و نفقے سے بالکل بے خبر ہوگیا تہا خط کے جواب تک بہی بے پروا تہا ایکبار جورو نے خط مین لکھوایا کہ تیری جورو رانڈ ہوگئی تو جلد آ خصم نے یہ سنتے ہی پگڑی دے ماری اور زار زار رونے لگا لوگون نے پوچہا خیر تو ہے کہا خیر کہان کی پیر ہے گہر اُجڑ گیا لوگون نے پوچہا کسطرح کہنے لگا میری جورو رانڈ ہوگئی لوگ ہنسنے لگے تو کہسیانا ہونے لگا لوگون نے کہا ای بیوقوف تو تو جیتا بیٹہا ہے جورو کیسے رانڈ ہوگئی تب تو سوچکر کہنے لگا کہ تم بہی سچ کہتے ہو مگر گہر کا خط مہری ہے کیونکر اعتبار نہ کیا جاوے اور ایک **نقل** اس سے عجیب تر ہے کہ ایک مغل کا لڑکا طالبعلمی مین ایسا مستغرق تہا کہ دنیا و مافیہا سے بیخبر تمام رات برابر مطالعہ سے کام رکہتا تہا جوان جورو کیطرف مخاطب نہین ہوتا تہا ایک روز شفیق باپ نے کہا کہ بابا یہ من خلقت مرد کی عورت کے واسطے اور عورت کی مرد کیواسطے ہے کہا کہ راست ہے باپ نے جب اُسے نابلد پایا تو کہا کہ چند روز مطالعہ موقوف کر اور دوسری دو درقی کتاب کے مطالعہ مین مشغول ہو کہا کسطرح بولا کہ اپنی بی بی کی ناف پر گن انگلی رکہکر باپ جہان انگوٹہا لگے وہان دخول کر اُس طویل القد نے جونا پا تو انگوٹہا کسی اور جا اگر ٹہیرا وہان بموجب وصیت باپ کے دخول کرنے لگا بی بی نے کہا ہان ہان خدا منع فرمودہ است اُس نے کہا خاموش بابای من ہمچنین گفتہ است اور اسیطرح یہ شکی لوگ بہی یہی جواب دیتے ہین کہ یہ چال باپ دادا سے چلی آتی ہے اور یہ لوگ عمل انکا بہی خوب جانتے ہین جبکہ یہ لوگ

قال اللہ تعالیٰ ومن الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الاخر وما ہم بمؤمنین یخادعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسہم وما یشعرون فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ولہم عذاب الیم بما کانوا یکذبون وقتیکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کے دوسرے رکوع مین اور ایک لوگ ہین جو کہتے ہین ہم ایمان لائے اللہ پر اور پچلے دن پر اور نہین وہ ایمان لانیوالے دغا بازی کرتے ہین اللہ سے اور ایمان لانیوالون سے اور نہین دغا دیتے مگر اپنے آپکو اور نہین سمجہتے دلون مین اُنکے بیمار ہے پس بڑہا دیا اللہ نے اُنکی بیماری کو اور واسطے اُنکے ہے عذاب دردناک بسبب اُنکے جہوٹ بولنے کے

۴ آذر اور آزر ایک ہی ہے اسپر کہ جہوٹ کہتے ہین ۱۲

وہابی کہتے ہین پر کیا کرین ان کا کہا مانین تو لقمہ تر ہاتھہ سے جاتا ہے بعلم بیچارے شیطانی وسوسے ڈالنے
والون کے فریبی باتون سے فکر اندیشے مین پڑتے ہین کہ خدا جانے کون سچا ہے یہ لوگ تو قرآن و حدیث
بتاتے ہین اور وے بھی سچ کہتے ہین کہ اگلے لوگ نادان نہ تھے پھر کثرت کو دیکھتے ہین جسطرف کثرت ہو
اس طرف آنکھہ بند کرکے گر پڑتے ہین اتنا جانتے نہین کہ اکثر جھوٹ کیطرف لوگون کی رغبت ہوتی ہے
اور سچی لوگ کم ہوتے ہین نوح علیہ السلام کی کیطرف اتنی ایماندار تھے اور بت پرست لوگ بیشمار یہی
ہی ہر انبیا کیطرف تھوڑی ہی لوگ ہوا کرتے تھے حضرت امام حسین کیطرف بہتر آدمی تھے عبداللہ بن زیاد
کے ساتھہ چالیس ہزار اور جو لوگ جان چکے ہین کہ یہ لوگ حقیقت مین سچے ہین مگر بڑے بڑے لوگ
جو ان کیطرف نہین ہین تو بڑے لوگون کی خوشامد سے اور انکی شرارت کے خوف سے جان بوجھکر
باطل کیطرف ہو جاتے ہین یعنے دونوطرف کو سنبھالتے ہین مولانا روم فرماتے ہین ؎ ہم خدا خواہی

دہم دنیای دون + این خیال ست و محال ست و جنون **مثنوی**

ایک صاحب کے قبیلے دو تھے جوان — تازہ ہوے کوئی دونوسے اودس
ساتھہ بڑھاپے کے وہ سوتی جاگ جیب — انکو قینچی سے کترتی خواہ نخواہ
جانکر بوڑھا اُسے وہ ہوگی تنگ — جو کہونگی مین اسے مانیگا یہہ
حصے وہ رہتے نوجوان جو دو گھر — جتنے ڈاڑھی مین سفید انکی تہ بال
سوچنے سے انکو وہ لیتی نکال — سرت انہین اسبات کی جب آئیگی
یعنے وہ ہے پیرزن مین نوجوان — کیا غضب ہے مین کہان اور وہ کہان
ہوگئی اسکام مین ڈاڑھی تمام — دین اور دنیا کے جو ہین پائمال

ہاری باری رہتے وہ ہر ایک پاس — ساتھہ بڑھاپے کے وہ سوتی جاگ جیب
بال ڈاڑھی کے انہین کے بس بڑے — انکو قینچی سے کترتی خواہ نخواہ
بال ڈاڑھی مین جو انکے تھے سیاہ — جانکر بوڑھا اُسے وہ ہوگی تنگ
ہوگی جو رد دوسری تب امید — جو کہونگی مین اسے مانیگا یہہ
کچھ غنیمت محبوب جانیگا یہہ — جتنے ڈاڑھی مین سفید انکی تہ بال
تب وہ غافل پاکے کرتی یہ ہنر — سرت انہین اسبات کی جب آئیگی
جی مین کہتی یہ سفیدی جائیگی — الغرض دونو یہی کرتین تہین کام
کیا غضب ہے مین کہان اور وہ کہان — یہ مثال انکی رنگین جسطرح

سوچ لے دبدہ سے ظالم ہاتھہ اوٹھا + دیکھہ دونون مین سے ہو راہ ایک کا

یا تو دنیا ہی کے ساری کام کر — مین جو دیندار ان مین نام کر — کام کر یا دین کا ایسا کہ بس
گرد آئینکو نہ دنیا کی ہوس — اور جو تو دونو کا رکھیگا خیال — تو نہ ڈاڑھی کا بچیگا ایک بال

حقیقت یہ ہے کہ جب تک ایک طرف کا نہ ہووے تبتک دیندار حنیف یکا مسلمان نہ ہوگا منافق کہلاویگا

اور بعضے جاہل ایسے مونہہ زور ہین کہ بیدہڑک بکتے ہین اور کہتے ہین دونو مولوی جہنم مین جاوینگے دونو جھوٹے ہین نہ انکی سنتا نہ انکی مانتا اپنی قدیمی رسمون پر چلے جانا معاذ اللہ نفسانیت کے جھگڑون کا یہ نتیجہ ہے اور ان خدا فراموشون کی چھاتیون پر وعظ حقانی ہونے سے سانپ پھرتے ہین اور رات دن اسی فکر مین ہین کہ قرآن کا وعظ نہ ہونے پاوی اور ابوجہل کیطرح ایک ایک دنیا دارون کی خوشامد کرتے پھرتے ہین اور انکو سبز باغ بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ یار دیکھتہ تمہارے باپ دادا کا دین بگڑتا ہے خدا کیواسطے قرآن کا وعظ کسیطرح بند کرو تو تمہاری ہماری آبرو رہتی ہے غرض انکی یہ ہے کہ قرآن کا وعظ نہ ہونے پاوی ایسے لوگ دونو جہان مین نامراد ہین اور غضب تو یہ ہے کہ خدا پرستون کی ضد سے ایسی واہی تباہی باتین بکتے ہین کہ دین کے دائرے سے خارج ہوجاتے ہین نقل ہے کہ ایک پوربی کے پاس ٹوٹا ہوا لوٹا تھا اس غریب کے پائخانہ سے فراغت پانے تلک سب پانی ٹپک جاتا تھا اس بے وقوف نے سمجھا کہ لوٹا مجھہ سے ضد کرتا ہے ایک دن پہلے ہی آبدست لیکر پائخانے کو بیٹھا اور لوٹے سے کہا کیون بے توری ضد چل کا سوری نقل ایک ہندو اور ایک مسلمان کہین جاتے تھے مسلمان نے بسبب بیٹھے ہوئے پانی کے سند ہو رہے لگے ہوئے پتھرون سے پاکی کر لیا ہندو نے کہا یہ کیسا حرامزادہ ہے کہ دہرم کی چیز کو حقیر جانکر پلید کیا پھر چلکے ہوکر اوس نے مسلمان سے پوچھا ای مسلمان تورا کہدا کون ہے مسلمان نے تاڑا اور کاج کی پہلی بتاکر کہا کہ یہ ہے ہندو نے ضد کے مارے دس پانچ ڈھیلیان لیکر زور سے تو آبدست لیا مگر کھجلاتے کھجلاتے حیران ہوا اور کہا کہ او مسلمان تورا کہدا ابھی چیر دست ہے حاصل یہ کہ ضد کا انجام بد ہے سب سے ضد تو ضد خدا و رسول و شریعت سے کیا ضد از ہمہ بازی بازیش بایا ہم بازی سوکن کے بھلا پیے کی خصم کو مارنا بجا ہے بھلا صاحبو ان حقانیون پر غصے ہوتے تو کتابین دیکھو کسی فقیہ نے باب الجنائز مین بھی تیجا دسوان چالیسوان برسی وغیرہ کی ترتیب نہین لکھا روح نکلنا کھوٹ بھر ناغہ نے کے دن میت کو مردون مین ملانا اور ثواب پہونچانیکے دن تاریخ مقرر نہین کیا اور لیپ پوت کر فاتحہ جھوٹے پر دنیا اور جنازے پر پھولون کی چادر سہاگن کے جنازے پر لال چادر کنواری کے کھاٹ کو سہرا ٹاڑ جنازے کے سرہانے دور دیان قبر کا غلاف عرس کا میلہ وغیرہ نہین لکھا باب النکاح مین ہلدی مہندی تیل بری ساچق ہری بیل تورن کنگنا سہرا پٹ چھڑا رنجگا اندھیان کا رسم نادانون کو کہلانا گود کا ناریل شب گشت

پیلی چانول دن کو کہانا سالی ہی نے مہندی لگانا دولہ کے ہاتھ توڑکر سالینی نوالے کھلانا
اُس دولہ کو لنگڑا سمجھکر دوسرے نے گھوڑی پر بٹھانا لال کپڑونسی جورو کو نماز پڑہانیوالے نے پانچ
پیسے لینا اور ہر جمعہ کے بعد بی بی پری کی نیاز دینا ست سوگنا کہلانا چوک بھرنا سمدیونکی گلیمین
جوتیان چھپانا چوبی کے باسن مین بھوس وغیرہ بھرنا سمدیونکو گالی دینا چوتھے مین بینگن پیاز
بارنا محرم مین دولہ دولہن کو جدا رکھنا دولہ کے ہاتھ مین کٹار دینا اور گلے مین مالا پھنانا جلوہ
لوٹنے ٹوکنے کا حال کسی کتاب مین نہین باب العقیقہ مین چھٹے چھلا بوٹن چاٹن منڈن
سالگرہ کو گود دینے ستواسا کھیر کھلانے وغیرہ کا ذکر نہین باب النذر مین کونڈا کندوری
دستر خوان ابعہ بصری کی کھچڑی بی بی کی چھنگ بڈھے بابکا روٹ امام ضامن کا پیسہ بیسہ
بدھی سنہلی طوق نقل چاند تر تارت بی بی کے کہرچنے بی بی گوجر کا ساگ روٹی بی بی اکٹ سمٹ
لی اگر کی روڑی بی بی چٹاپٹ کے سپاریان پیر بلاؤ کے روٹی پیر بھولے کی ڈھیری سید اکھیر
کی گائے تیج سدو کا بکرا شاہ راول کا مینڈا رجب سالار کا مرغ وغیرہ کا حال نہین
لکھا اگر بڑے مرد ہو تو ان المامون کو وہابی سمجھکر اُنپر غصہ کرو عوارف المعارف فواد الفواد
طحطاوی - درالمختار - ہدایہ - عنایہ - نہایہ - کفایہ مشکوۃ بخاری مسلم وغیرہ کتابونکو پہاڑ ڈالو بیچ
بیچ مرتوانکے تابعدارمین - پر تمھارا غصہ بیجا ہے اگر ان اگلونکے مسلو پر راضے نہین تو اپنے
آپکو اہل سنت جماعت اُمت محمدی ست کہلاؤ شکنبہ بیچکے تابعدار یا گلے بڑے جو شیخ عرفان
مشہور ہے اُنکی امت کہلاؤ اے برو تم کو کیا شامت بگی کہ اگر نبوی طریقہ کو کوئی چھوڑ دی
تو اسکا ایک بال بھی بیڑا نہین کر سکتے اور اگر کسی نے تمہارے ابوی طریقہ مین ذرا بھی
کم وبیش یا تغیر وتبدل یا تغافل وتساہل کیا تو اُسکے جان کے دشمن ہوتے ہو مخلوق
پرستونے ایک نیا ڈھب نکالا ہے کہ جس سے بڑی رسمین مٹنی بنا دین اور توحید سنت
مین خلل آجاوے بلکہ طریقہ سنت کو نیا طریقہ سمجھکر چھوڑ دین شک مین پڑجاوین
اسیواسطے فریبی لوگ حدیث تہتر فرقون کے عوام کو سناکر کہتے ہین کہ یہ وہابی بہتر فرقون
مین ہین اور ہمارا طریقہ سنت وجماعت وہ ایک دوزخی ہم جنتی سکا جواب یہہ ہے
کہ حضرت نے جنتی فرقے کا نشان آپ ہی فرمادیا ہے تاکہ شبہ نرہے

کہ میرے اور میرے صحابہ کے چال پر چلے گا وہ جنتی ہوگا اور اس فرقے کے اکابرون کا پتا بھی بتلادیا کہ جو دین کی راہ درست کرینگے اور میرے طریقے کے فساد کو جو میرے بعد ہوگا اصلاح کرین گے اب یہان انصاف کیجئے کہ دیندارون کا ارادہ اور کوشش یہی ہے کہ توحید الٰہی اور سنت رسالت پناہی جاری رہے۔ اور مخلوق پرستون کو رات دن یہی خیال ہے کہ کسی حیلہ سے باپ دادا کی رسمون میں خلل نہ پڑے اور خوشامد و مداہنی کی تلوار کہیں سے کوئی سند یا کوئی حیلہ شرک و بدعت کی گردن پر سے کچا یا پکا دستاویز کے طور پر ملجاوے نظم

قول احسن جمع و آیۂ ناسخ است		انیز و آیات و حدیث محکم است
ہم روایات قوے و محکم است	قول علما انچہ نیکو راست است	انکسان عمل بر سمی کنند
روز محشر پیش حق رسوا شوند	ایکسان را حق ہدایت کردہ است	راہ جنت در جہان نمودہ است
انیکسانند صاحب عقل و کمال	رہنمائی بندگان ذوالجلال	وانکہ بر آیات منسوخ عاملند
عمل بر آیات متشابہ کنند	بر حدیث نسخ متشابہ روند	عمل بر ضعیف روایتہا کنند
آنکسان بے عقل مجنون جاہلند	کہ ہوای نفس را تابع شوند	مال مردم از رہ باطل خورند
بہر زر احکام حق پنہان کنند	بہر آن ضعیف روایتہا دہند	بہر جاہ و زر خوشامدہا کنند

جب ناجی فرقہ اہل سنت و جماعت کا حضرت کے فرمانے سے وہی ٹھہرا جو حضرت و صحابہ کے طریق کو مستقیم جانتی ہین اب اہل انصاف سے داد خواہی ہے کہ اسوقت حضرت اور اونکے یارون کے طریق پر کون چلتا ہے اور اس طریقہ پر لوگونکو کون بلاتے ہین اور سنت کے رواج مین اور بدعت کے مٹانے مین کون کوشش کرتے ہین اور بدعتیونکے طعنے و ایذا کون سہتے ہین اور بری رسمون کے مٹانے مین ذلتین کون اٹھاتے ہین امر معروف اور نہی منکر کے سبب گالیان اور مار کون کھاتے ہین رسول اللہ و صحابہ کے تابعداری مین کون شہر در بہر ہوتے ہین اور جان سے گزر جاتے ہین سو دریافت کرو اب نام کے مسلمان فرقہ ناجیہ سے بالکل خارج ہین اگر شک ہو تو صحابہ کی شادی و میت و ریت و رسم و رواج کو اپنی شادی اور غمی اور رسم سے مقابلہ کرکے دیکھین موافق ہو تو سچے ہوئے اور اگر مطابق نہو اور مخالف ہو تو پس وعید دار جہنمی ہوئے فائدہ اس کج ادائی کا سمجھ مین کبھی۔ اسقدر کہنے سے کیون بیزار ہین اے خدا اپنے کرم سے تو کسی موسی کو بھیج۔ سیکڑون مانند فرعون اب تو وعید دار ہین

جہنڈے پرست تسدے پرست نجوم وفال کے معتقد اہلبیت وصحابہ کرام کے دشمن شرع کے مخالف
قدریہ جبریہ دہریہ حلولیہ یہی اپنے کو ناجی جانتے ہین حسبطرح رسمی مسلمان باوجود مخالف شرع کے
اپنے کو سنی وفرقہ ناجیہ جانتے ہین آنہم غلط انہیم غلط انکا سنت وجماعت بنا
بی بی تمیزہ کا وضو ہے کہ ہزارہا سے جنابتون سے ٹوٹتا نہین اسیطرح انکا سنت و
جماعت بنا شرک وکفر وبدعت کی رسمون سے جاتا نہین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہرچند
کہ اس سے پہلے بہی علماء دیندار وفضلاء عالیمقدار نے مفتریون کے جوابات دندان شکن ورفع
شبہات عوام مردوزن کے لکہے ہین مگر ضدی لوگونکی تسلی خاطر نہوئی اور شبہہ رفع
نہوا اور تسلی خاطر تو ہونا غیر ممکن ہے اگر شک ہوتا تو البتہ دفع ہوتا اور دین کی تحقیقات
ضروری ہوتی تو اپنی کتابین ان مسایل سے مطابق کرکے صاف ہوجاتے یہ لوگ تو جان بوجہکر
تجاہل عارفانہ سے نفسانیت کررہے ہین انکا شبہ دور ہونا امر محال ہے لیکن یہہ عاجز
اپنے اور اپنے دینی بہائیونپر سے تہمتین نامعقول تراشیدہ بوالفضول دفع کرنے کے
لئے اور مسلمانون کو بدگمانی کے گناہ سے چہوڑانے کیواسطے اب بہی بعضی اتہامات کی رد
انہین کتابونمے تالیف کرکے لکہتا ہے تاکہ اہل حق حق باطل مین تمیز فرماوین

فصل اول مین اُن تہمتونکا بیان ہے - کہ بالکل اتہام اور محض افترا ہے واسطے جوش
مین لانے خواص اور بہکانے عوام کے اب علماء فحول وفضلاء ذوی العقول کرتامل وغور سے
سنکر شیخ سعدی رح کے قول پر اعتماد کرنا چاہیئے ع باطلست آنکہ مدعی گوید پہلا افترا کلمات
الہیت آمیز حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شان مین کہتے ہین دوسرا افترا
انبیاء علیہم السلام واولیاء عظام وشہداء کرام کی ازواج کے توسل شان سے منع کرتے ہین
تیسرا افترا چار مذہب کے امامونکو خصوصاً ابوحنیفہ رح کو برا مانتے ہین چوتہا افترا خلفاء
راشدین کا نام نہین لیتے پانچوان افترا حضرت محبوب سبحانی رح اور دوسرے اولیاء کو
گالیان دیتے ہین چہٹا افترا اجماع امت کی تابعداری سے منع کرتے ہین ساتوان افترا
لوگون کو پہلی پیرون سے سنکر اور بدعقاد کرکے اپنی مرید کرتے ہین آٹہوان افترا اور تیسرا طرز
منع کرتے ہین حاشا وکلا ہم حقانیون کی یہہ مجال واتوان شایستہ کبھی صادر ہوئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ

تہمت لگانیوالونکو زرد رو و سیاہ رو کرے معلوم نہین کہ اُنہون نے یہ چال روافض و خوارج کی
کس سے سیکھی ہی اصالۃً ہے یا وراثۃً کیونکہ یہ بہتان ویسے ہین جیسے صحابہ و اہلبیت پر رافضیون
اور خارجیون نے کئے تہے اور اگر حقیقت مین جو کوئی ان اتہامات کے موافق کرے یا کہے اللہ کے
پاس رد و دوا اور مسلمانون کے پاس مطرود ہے رباعی سخن چین را تو نم جلیسہ اش کرد ۔ کہ من
از خود نگویم او چہ چیند ۔ ولیکن مقرری را چارہ نیست ۔ کہ او از خود سخنہا آفریند
مسلمان بہائیو یہہ وقت بہت سخت آیا ہے ایماندارون پر تکلیف و مصیبت اور نئی ایمانونکو آرام
و فراغت نفس کے خواہشونکا دروازہ کہلا ہے شیطان مردود نے قابو پایا ہی مسلمانون مین
محبت نہین رہی اللہ کا ڈر دل سے اُٹہہ گیا شرع کے احکام کا خوف نرہا اتفاق و انصاف
کا نام و نشان مٹ گیا دین مین ہر کوئی مختار بنا شرع کی حد نہ رہی اسلام و کفر مل گیا رسومات
آبائی اسلام ٹہرا اسوقت مسلمان رہنا اور سیدہے راہ پر پورے پورے چلنا بہت مشکل ہے اب
اجمے مسلمانون کو لازم یہہ ہے کہ اپنے دین و دنیا کے کام حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور انکی آل و اصحاب و تابعین و مجتہدین کے فرمانے اور کرنے کے مطابق سچی دیندار اور
واقف کار لوگونسے جو کفار اور بدینون سے شیر و شکر کی مانند نہین بلجاتے دین کی مقدمہ
مین کسیکے خاطر اور خوشامد نہین کرتے اُونسے پوچہکر عمل مین لاوین اور کسی بنا دار نیم ملا خطرہ
ایمان کی بات پر ہرگز اعتماد نہ کرین کیونکہ وے خود گمراہ ہین وسرونکو کیا ہدایت کرینگے انکو تو دنیا
کمانے اور نام بڑہانے سے کب فرصت ہے کہ اللہ و رسول کا حکم بجالاوین بالوگونکو اچہی راہ
بتاوین ہزارون مسلمانونکو ایسے ہی گمراہون نے بہکا رکہا ہے کیونکہ اُن کے گمراہ رہنے مین انکی
عزت بنی رہتی ہے اور وے راہ پر آوین تو انکی قلعی کہلجاتی ہے ایسونکے اعمال اور عقیدونسے
ہزارہا مسلمان خرابی مین پڑے ہین کیونکہ دین کا مدار علماء پر ہے ۔ یہہ لوگ سردار اور راہ
دکہانیوالے ہین اور عوام تابعدار اور ان کی بتائی ہوئی راہ پر چلنے والے سو اگر عالم دیندار
اور شرعی حکمونپر خود قائم رہکر لوگون کو نصیحت کرین تو لوگ بہی انکو قائم دیکہکر شرع کی راہ
اختیار کرینگے اللہ و رسول سے ڈرینگے مگر اب اس زمانہ مین بعضے نام کے عالم عوام
ان پڑہون سے زیادہ ڈہیٹہ ہوکر بلا تحاشا ظاہر حرام خوار و بدعت کے کام اپنے

تنبیہ
تنبیہ

گہرون مین کرتے ہین دوسرون کو کس مونہہ سے منع کرین گے اور منع بھی کرین تو
کون مانیگا الٹی فضیحت ہو گی - اسواسطے چپ چاپ بیٹہے ہین بلکہ اپنے برے کامون کو
اور جاہلون کی آبائی رسمون کو اُلٹی تقریرون اور جہوٹے نالیون سے رواج دیتے ہین
تباکر نصیحت کرنیوالون سے مقابلہ کو تیار رہوتے ہین مکر و فریب و حسد و بغض و حیلہ سازی و
تہمت بندی مین پکے ہین علم کو دنیا کمانے کی ٹٹی بناکر شرعی صورت و لباس بناکر لوگونکو
فریب کے جال مین پہنساکر راہ راست سے پہیرنے کے فکر مین دن رات لگے رہتے ہین حضرت
نے آگے ان شریرون کی شرارت سی آگاہ فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ آویگا لوگون پر ایک
زمانہ کہ باقی نہ رہیگا - دین مسلمانی مگر نام اُسکا اور باقی نہ رہیگا قرآن سی مگر نشان اُسکا مسجدین
اُنکی آباد ہین اور وے حقیقت مین اجاڑ ہین ہدایت کے راہ سی علماء اُنکے بدترین خلایق زیر آسمان
ہین اُنکے نزدیک سے ظاہر ہوگا فتنہ اور اُنہین کیطرف وہ فتنہ پلٹیگا اور روایت ہے زیاد سے کہ فرمایا
مجکو عمر نے آیا جانتا ہے تو کیا چیز گرا دیتی ہے اسلام کی بنیاد کو کہا میںنے نہین فرمایا گراتی ہے اُسکو
پہسلنا عالم کا اور جہگڑنا منافق کا ساتہہ کتاب اللہ کے اور حکم کرنا گمراہ سردارونکا یعنے عالم جبکہ اپنی راہ
چہوڑکر فسق اور فجور اور بدعت کے کام کرنے لگین تو اسلام کے جڑ کیونکر نہ کہدیگی اسیطرح جب
جہوٹے مسلمان کلام اللہ کی آیتون مین جہگڑنے لگے اپنی خاطر خواہ بزور معنے نکالنے لگے
اور بیجا تاویلون سے لوگون کو بھی شک مین ڈالنے لگے اور ظالم احکام مین من مہانے زور سے
لوگون پر حکم چلانے لگے تو دین اسلام ویران ہوگیا سو وہی حال اس زمانہ مین ہے کہ کوئی
خدا کا بندہ اللہ و رسول کی راہ پر لوگون کے لانے کو زور مارے تو یہہ خناس اپنی بہلائے
عوام کی گمراہی مین سمجہکر انکو اسی چال سے ہمان وہاروںکی مانند ہدایت مین آنے نہیں
دیتے اور کفر و بدعت سے بچنے کے روادار نہین ہوتے اور اِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ
لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ کے مصداق بنتے ہین سو
اگر تہوڑا بہی ایمان اور اللہ و رسول کا ڈر لوگون کے دلون مین ہو تو اُن باتون کو جو ایما مذا
لوگ بتاتے ہین اللہ و رسول اللہ کو درمیان دیکر مولویون سے پوچہین اگر ٹہیک ہے
تو اپنے اعمال سے توبہ کرکے سچے مسلمان ہوجاوین باپ دادا کی بری راہ چہوڑ دین

ہادی حقیقی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکی آل واصحاب مجتہدون کی پیروی اختیار
کرین اور جو لوگون کے کہنے سے اس نعمت کے حاصل کرنے سے اٹکے ہی ہین اُنکو بھی سمجھاوین
کہ اللہ ورسول اُنسے راضی ہوجاوین اور دین کے حال جہان مین بہلے برے کام اور بدرسمین
جو دین کی رونق بگاڑ رہی ہین لوگون سے چھوٹ جاوین اور جنکو اللہ تعالے نے حکومت
کا مرتبہ عنایت کیا اُنکو لازم ہے کہ دینداروں کے مقدمہ جب بیدینون اور خودپسندون کر
ظلم سے اُنکی کمیچہریون مین رجوع کرین اور ظالم لوگ غریب مسلمانون کو کفر و بدعت کی بدرسم
دفع و منع کرنیکے سبب سے دکھہ دینے پر مستعد ہوون تو شرع کے حکم بموجب کسی دیندار بے
طمع حقانی منصف مولوی سے فتوے لیکر خوب تحقیق کرکے حکم دین تاکہ لوگ اپنے دین
پر قائم ہون اور اُسمین اللہ و رسول کے سامنے اُنکی سرخروئی اور ملک مین امن چین رہیگا
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی قوم مین برے کام ہو رہے ہون اور مقدور ہوتے
اُس برے کام کو جو بازنہین رکہتا تو اُنکی موت کے پہلے سب پر اللہ تعالے عذاب بھیجتا ہے
ان روایتون سے معلوم ہوا کہ اچھے مسلمانون کا یہی کام ہے کہ حتے المقدور لوگون کو نیک نیک
باتون کے سکھانے اور بُری باتون سے بچانے مین کوشش کرتے ہین اور جو بُرے لوگ اپنی برائی
سے باز نہ آوین تو اُنسے میل نہ رکھین کہ اُنکے سبب سے خود عذاب الٰہی مین گرفتار نہ ہوون دیندار او
شرعی احکام سکھانے مین کسی مخالفت سے نہ ڈرو اخلاص و محبت و نرمی سے خالصًا مخلصًا للہ
یہ طریقہ جاری رکھو اللہ تعالے تمہاری جان و مال و عزت کا نگہبان رہیگا اور اگر دنیا مین دین
کی دولت اور خدا اور رسول کی پیروی و تابعداری پر کمر باندہنے اور لوگون کو سکھانے سے کچہ ذلت
بھی ہوگی تو وہ عین عزت ہے دنیادار یہان کی عیش کو جنت جانتے ہین اور لوگون کے بہکانے
کو قابلیت اور ہدایت سمجھتے ہین اور درپے اذیت و بدنامی دینداروں کے ہوکر مخالفت اُنکی
ذلت پر باندہتے ہین دیندار تو سنت رسول کی تاکید کرتے ہین اور ہندو اُنکی رسمون سے روکتے
ہین پس مخالف اگر حسد و عداوت سے اس طریقے کو جس سے لاکہون آدمی سنورے اور سیدہے
راہ پر آئے اور جاہلون نے باپ دادا کی رسم چہوڑدی بُرا کہین اور لوگون کو بہکاوین تو اللہ
اور رسول کو کیا منہ دکہاوین گے انشاء اللہ تعالے وہی مالک الملک احکم الحاکمین

شاہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ عزیز ذوانتقام قہار ذوالبطش الشدید اس جہان مین بھی
ظلم و بے انصافی کی سزا اُنکو دیگا اور حسد و عداوت کا بدلہ وہان بخوبی لے گا سچ تو یہ ہے
کہ انبیاء اور اولیا و اعظون کو ایسی تکلیفین ہمیشہ ہوتی آئی ہین اُسکا مطلق اندیشہ نہین
غرض کہ اپنا کام کرتے رہیے اور اللہ مالک الملک کے سوا کسی سے نہ ڈریے نقل ہے کہ ایک
بادشاہ بیدین تہا اُسکا ارادہ ہوا کہ بنی اسرائیل کی قوم کو جو اسلام کا دعوی کرتے ہتے اور اُسکو کافر
کہتے ہتے تباہ کرے اور اُنکو بیدین اور اپنے خیر خواہ بنا دے وزیرون نے یہ صلاح ٹہرائی کہ اس
قوم کے علما و امرا کو طمع کے دام مین لاکر اُنسے کام لیا چاہیے انہین کو اپنے نائب بنا کر دوسرون
کو اپنے دین و آئین کی ترغیب دلوایئے پہر جو لوگ لائق و قابل و اشراف عزت دار ہتے اُنکو بڑے
مشاہرے پر نوکر رکہا جب یہ نوکر ہوئے تو اُنکی خوشامد کرنی ضرور پڑی خوشامد سے بڑی بڑی عہدے
ملے غریب دیندارون نے جب اُنکا یہ حال دیکہا کہ دنیا کے طمع سے یہ لوگ خدا فراموش ہوئے
تب اُسوقت کے پیغمبر کو یہ خبر پہونچائی پیغمبر نے اُن علماؤن و امراؤن کو بلا کر دنیا کی ناپایداری اور
آخرت کی ذلت ظاہر کی لیکن اُن سنگدلون کے دلون مین جو دنیا کی محبت چہا گئی ہتی کچہہ اثر
نہ ہوا بلکہ بعضے اُس بادشاہ کی تعریف کرنے لگے غرض وہ نمکحلال اُسکے خیر خواہ نیکر اچھے منافق
بلکہ خاصے مرتد بنے چند روز کے بعد اُس بادشاہ نے اُن عالمون اور سردارون سے حکم فرمایا کہ تم ہمارا
نمک کہاتے ہو اور ہماری بدولت عیش کرتے ہو پس جیسے تم ہماری خیر خواہ و مددگار بنے ایسی
ہی کسی تدبیر سے سب کو بتاؤ یہ تو ہزار ہا روپیہ کہا کر دولتمند بنے ہتے اور آماہ و مستعد ہوئے تھے
یہ سوچے کہ کیونکر اپنے خاوند نعمت کی حکم عدولی کرین اور اس نقد عیش کو آخرت کی اودہار اُدہار
پر کسطرح چہوڑ بیٹہین دل سے مستعد ہوئے نقلی دلیلین عقلی دلیلون سے جہٹلانے لگے بلکہ بے دینون کی دلیلین
ثابت اور شرعی دلائل ناقص کرنے لگے نیک راہ سے بہکا کر آخر بیراہ کیے تہوڑی ہی عرصہ مین
اُنکی ترغیب و تحریص و فریب سے ہزارون دیندار بیدین بنگئے اور بادشاہ کے طریقے پر چلنے لگے اللہ کے
دوستون کی بستی اجڑ گئی نافرمانون کی جمعیت بڑہ گئی لالچی اور بہکانے والون کی جگہہ جہنم مین
مقرر ہوئی دوسری فصل اُن بہتانون کے بیان مین جو تفصیل طلب ہین مجملاً اہل حق پر
اُن باتون کی نسبت کرنا محض افترا ہے پہلی تہمت اُنکے ادنے اعلے کہتے ہین کہ ہم اور حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم اور سب پیغمبر برابر ہین اس تہمت کی تفصیل یہ ہے کہ آجتک کسی جاہل کا بھی کفر
کی زبان سے بھی یہ کفر کا کلمہ نہ نکلا ہوگا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ کسی طرح سے ہم
ہین اور حضرات انبیا علیہم الصلوۃ والسلام ہین برابری ہو نہین سکتی کیونکہ حضرات انبیاء علیہم
السلام اشرف المخلوقات ہین خصوصًا سرور کائنات مفخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم
ہم سنت وجماعت والون کا اعتقاد تو یہ ہے کہ کوئی غوث وقطب وامام وولی بھی حضرت کے
ادنی صحابی کی ہمسری نہین کرسکتا چہ جاے ہم گنہگار روسیاہ بدکار اُس جناب کی برابری کا
دعوے کرین نعوذ باللہ منہا اسمین سفری کا دعوے باطل اور بالکل غلط اور پوچ ہے جو کوئی
کسی وجہ سے دعوے ہمسری کا آنحضرت علیہ السلام کے ساتھ کرے اور اُن عالیجنابون کو اپنے جیسا
سمجھے وہ کافر ہے اور کافرون کا یہی عقیدہ نا پسندیدہ ہے اور یہی عقیدہ اُنکے کفر کا موجب ہے
چنانچہ ارباب حق پر پوشیدہ نہین ہے ہان اگر کوئی قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَاِنَّمَا رَجُلٌ مِّثْلُكُمْ کے معنے
حکایۃً بیان کرے تو کیا قباحت ایسے محل پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنے سے ہمسری وبرابری
کا دعوے کہنے والے پر ثابت نہین ہوتا **دوسری تہمت** یہ کہتے ہین کہ انبیاء علیہم السلام
مردی ہین اس عالم سے بالکل بے خبر ہین تفصیل اس تہمت کی یہ ہے کہ ایسی بے ادبی کے الفاظ
کسی ادنے مسلمان ہرکس وناکس سے بھی صادر نہ ہونگے کسواسطے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کو
بے شبہ قبرون مین یا جنت مین حیات حقیقی ہے خصوصًا ہمارے حضرت کو ملائکہ کی خبر پہونچانے
سے خبر ہوتی ہے چنانچہ مفتاح الابواب وغیرہ کتابون مین ہے کہ آنحضرت اپنی مرقد مبارک مین
حقیقی حیات سے مشرف ہین اور بعضے شافعیون کے نزدیک جنت مین فرشتے خدمت بابرکت
مین آنحضرت کے بندون کے اعمال مجملًا عرض کرتے ہین ہان اگر کوئی ایسا اعتقاد رکھے کہ آنحضرت
غیب کی سب خبرین جانتے ہین اور خدا کی مانند سب جگہ حاضر وناظر اُسکے جواب مین کوئی کہے کہ
اللہ تعالے کے سوا کوئی عالم الغیب اور ہر جگہ حاضر وناظر نہین نہ نبی نہ ولی تو کیا قباحت ہوئی
تاتارخانیہ وبحر الرائق کا مسئلہ اسپر گواہ مقبول الشہادۃ ہے رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَحْضُرْ
الشُّهُودُ فَقَالَ خدا اور رسول کا گواہ کردم بَطَلَ النِّكَاحُ وَكَفَرَ النَّاكِحُ اسواسطے کہ اُسنے حضرت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ناظر حالات وسامع دعوات اپنا جانا **تیسری تہمت**

کہتے ہین کہ یہ لوگ ذات انبیا سے صدور فیض اور مدد کے قائل نہین جواب اسکا یہ ہے کہ ہم لوگ
ذات بابرکات جناب سرور کائنات فخر الاولین والآخرین شفیع العصاۃ والمذنبین رحمۃ للعالمین
امام الانبیاء والمرسلین کو ایسا معدن فیض اور چشمہ امداد جانتے ہین کہ مثل اُنکی جملہ عالم مین کسی کو نہین
جانتے ہمارے اعتقاد مین ذات بابرکات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی از ابتدا تخلی بحلیہ وجود
لغایۃ روز حضور بدرگاہ رب المعبود کے چشمہ فیض اور معدن برکات زمان حیات مین طرح طرح
کی مدد مین اور فیض شرف اندوزان حضرت نبوی کو ذات متبرک سے حاصل ہوئی ہین اور بعد
وصال اطہر کے عالم برزخ مین بھی ذات مبارک سے موجب نزول انواع رحمت و برکات اور حشر
کے دن بھی ذات مبارک سے فیض عام اور امداد کافہ انام بلاشبہ پائی جاویگی یعنے اُسوقت
کہ تمام انبیا اولوالعزم نفسی نفسی پکارینگے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم بے کسون کو
لجہ شفاعت بالاذن سے کرب والم سے نکالکر باذن اللہ پار اُتارینگے تو دیکھو کہ ہم جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیسا معاون اور شافع اور مددگار بجناب ایزدی سمجھتے ہین پھر نسبت
کرنا انکار امداد انبیا کا ہماری طرف محض اتہام ہے ہان البتہ ہم لوگ اسطرح کی امداد سے
بلاشبہ لوگون کو منع کرتے ہین کہ اپنی حاجتین جیسے مال اولاد اور صحت و رزق وغیرہ علی ہذا
القیاس بالاستقلال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حاضر و ناظر اور سننے والے دعاؤن کو جانکر
طلب نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ یہ خاصہ جناب باریتعالے کا ہے کہ سب کے سب اوقات مین سنے اور سب کو
سب کچھ دے اب ہی استمداد اس نہج کی کہ اللہ تعالے سے حاجات دنیاوی طلب کرین اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ پکڑین سو تحقیق اس بات مین بھی یہی ہے کہ صلحای امت جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جو کہ اپنے زمانہ مین موجود ہون وسیلہ پکڑا جاوے کیونکہ صحابہ اور باقی سلف صالحین
جناب رسول اللہ کو بعد وصال آنحضرت کے وسیلہ دعا مین نہین پکڑتے تھے چنانچہ بخاری مین
ہی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كَانَ
اِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ
اِلَیْكَ بِنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا صلعم
پس دیکھو کہ باوجودیکہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل البشر جانتے تھے

لکن بعد وصال آنحضرت وسیلہ آنحضرت کا اپنی دعاءمیں نہیں پکڑتے تھے اور وسیلہ صلحا موجودین کا جو کہ بہ نسبت آنحضرت کے کچھ رتبہ نہیں رکھتے تھے پکڑا کرتے تھے سو ایسا ہی اب بھی متبع سنت نبوی پیروی سنت خلفاء راشدین مہدیین کو لازم ہے کہ سب حاجات اپنے باری تعالے سے طلب کریں اور اپنی دعاءمیں اگر وسیلہ پکڑنا منظور خاطر ہو تو صلحاء امت محمدیہ کو جو کہ موجود بحیات ظاہری ہوں وسیلہ پکڑیں اور اسمیں جناب رسول اللہ کی کمال عظمت اور علو مرتبت پائی جاتی ہے کیونکہ جب انکے ادنے پیروان سنت کو یہ منصب تو سل حاصل ہوا تو شان اس متبوع عالی مرتبت کی

تو کیا ہی کچھ ہوگی مثنوی

خواستن مقصود و نصرت از خدا	لازم و فرض ست بر مرد و نسا
کہ بجز حق نیست معطی ہیچکس	دافع الشر جز خدا دیگر نہ است
ہر چہ خواہند از خدا خواہند و بس	دافع در دو بلا ہا جز خدا
نیست ہادی حقیقی جز خدا	نیست داروئی طبیب و اولیا
زانکہ تاثیر و دوا از حکم اوست	چونکہ در اموال خواجہ بندہ را
نیز تاثیر دعا از حکم اوست	کردن آن شے حرام و بدعت ست
نبود ہرگز تصرف ذرہ را	ہر چہ سبب کفر و شرک و ردہ ست
گفت حضرت مصطفے مر خلق را	گر ہدایت میبودی در دست ما
فاسق و فاجر نماند ہیچکس	در جہان گمراہ نماند ہیچکس
گر نبیند جن و فرشتہ و اولیا	گفت خالق تو بگو یا مصطفے
نیست مخلوق و نبی و اولیا	مالکان نفع و ضرر شما
کو رساند خلق را حاجات شان	ہر کہ داند اولیا و صالحان
چون کند توبہ بود در مومنان	دفع میسازند بلا و ضر شان
آن زیارت گور سنت آمدست	نیست جائز از بزرگان صالحان
طلب آمرزش نماید از خدا	از برای پند و عبرت آمدست
میکنند زینت یہود و فاسقان	چون زیارت را بگورستان روند
قبر ہا را این عمل بت مے کند	بر قبور اولیا و صالحان
این بیان اظہار حق ست و یقین	گفت حضرت چون بدیدار ہمہا
زان نخواہند بدعتی اظہار آن	گر چہ ذم فاسقان ست اندرین
	ہر کہ مے گوید کسے را جز خدا
	ہیچ درویش و نبی و اولیا

سنت تمام

کرنا حاجات کا جو جانا نماز

درود و جھوڑ دینا جو

بجون کا حق تلف کرنے کا

ان لوگوں کی بے ادبی کرنے

اور خلاف شرع سنت

یا شیوخ یا رسول یا بادشاہ

یا سید ولی یا غوث

یا کسی مولوی کی یا استاد کی

جو بی بی یا رسول یا جناب کی

یا کسی شیخ کی یا خلیفہ کی

یا فلاں سید یا سلطان کی

لینا سید کے ہاتھ کا رشتہ

کسی کا ہاتھ یا پیر کا ہاتھ یا مرشد کا

دینا یا پیسا یا امام کا

پاسی کی کسی کا پیسا یا روپیہ

یا کسی کا روپیہ یا کسی کا

کسی کا خیر خیرات

کسی کا حضرت

نے نہد قدرت توانائی بران	کہ رساند خلق را حاجات شان	دفع بیماری آفت جز خدا
نے دوائے میکند نے اولیا	بدعیان زیں گفتنش بد مے برند	ہم کنند انکار زان ہم رو کشند
ہر کہ درویش و ولی را با خدا	مے کنند انباز در کار خدا	راست دانند گفتنش را جاہلان
جاہلان را مے شود ایمان بران	این نمے دانند زان کافر شوند	زیں عقیدہ کفر در دوزخ روند

چوتھی تہمت شفاعت کے منکر ہین یہ صریح بہتان اور افترا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن باذن اللہ ہماری شفاعت کرینگے جو شخص اس شفاعت سے منکر ہو اُسکو ہم کافر اور مرتد جانتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شافع ہین اور سید الشافعین ہین اور حضرت کی شفاعت سے کروڑون گنہگار جہنم سے نکل کر جنت مین جاوین گے اسکا انکار کسی مسلمان سنت و جماعت والے کو نہین ہان انکار کافرون مشرکون کی شفاعت کا تو ضرور ہے کیونکہ حضرت شفیع المذنبین ہین نہ شفیع الکافرین والمشرکین احیاء العلوم مین ہے کہ شفاعت پر اعتماد کر کے گناہ کے کام کرنا ویسا ہے جیسا بیمار ماہر طبیب و مشفق حکیم پرہیز و ساکر کے پرہیز چھوڑ دے یہ سراسر نادانی اور حماقت ہے اور معروف کرخی رح فرماتے ہین طلب بہشت کی بغیر عمل کے گناہ ہے اور امید شفاعت کی بے سبب و علاقے کے ایک نوع کا فریب ہے اور امید مہربانی کی رکھنا اُس سے جسکی فرمانبرداری نکرنا حمق و جہالت ہے یہ سبب یکطرف ایک روز حضرت عمر رض نے ام مانی سے کہا کہ نیک عمل کرنا کہ کل تیرے کام آوین کیونکہ حضرت محمد تیرے کام نہ آوینگے اللہ کے سامنے ای صاحبو اس کہنے سے تو صاف شفاعت کا انکار پایا جاتا ہے مگر چونکہ انہون نے دہشت دلانے اور سیدھے راہ پر چلانے کو لیے اسطرح فرمایا ہے اسواسطے آجتک حضرت عمر رض کے کسی دشمن نے بھی انکو منکر شفاعت نہین کہا بھلا جب حضرت عمر رض اور امام محمد غزالی رح اور معروف کرخی رح اس کہنے سے وہابی اور منکر شفاعت نہ ہوئے تو ہم بھی لوگون سے گناہ چھوڑانے کی نیت پر سید المرسلین کے دین و اُمت کی خیر خواہی سے ان لوگون کو جو کہ شفاعت کی امید پر ہزارہا گناہ کرتے ہین اور باز نہین آتے کہتے ہین کہ حضرت شفیع المذنبین ہین لاریب فیہ مگر کفر و شرک اور اتداد کے کام کرنے والون کے اور حلال و سیک گناہ کو جاننے والون کے شفیع نہین ہین اتنے کہنے سے ہم بھی وہابی نہین ہوتے اگر اس طوفان بے تمیزی مین تم چلا چلا کر ہزار ہزار وہابی پکارو اہل ایمان جان چکے کہ نفسانیت کے

تپ مین ہذیان بکتے ہوا یمانداران کے مقدمون مین ہرگز ضد سے ایسی بات نہ کریگا جس سے
جاہلون کا عقیدہ بگڑے ضد اور حسد ہی سے تو ابلیس جو اتنا بڑا مولوی تہا لعنتی ہوگیا افسوس
یہی ہے کہ مولوی ہوکر بدعتیون کی طرف داری سے حقگوئی کا دشمن بنے اور نافہم معنے شفاعت
کے توہم پکار کر کہتے ہین کہ ہمارے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن پانچ جگہ
شفاعت کرینگے ہمپر کسی طرح شفاعت کے انکار کا افترا تمہاری فریبی تقریرون سے ثابت
نہین ہوتا ہمارے اعتقاد پاک ہین اور حضرت ہمارے شفیع الشفعا ہین تمنے بڑی بڑی کتابین
پڑہ ڈالین مگر حیف ہے کہ بعادت طبعی و بلادت ذہنی سے شیخ سعدی کی گلستان
و مولانا جامی کے عقائد نامہ کا مضمون بھی اب تک نہ سمجہا الحاصل قرب قیامت قریب ہے
اہل بدعت کا ہر طرف سے زور ہے اور مفسدون کا شور ہے اتباع سنت رسول کے نام سے
اہل سنت کو دشمن بنجاتے ہین اور طرح طرح طعن و تشنیع جو سراسر جھوٹھ و بہتان ہے کر کر بدنام
کرتے ہین حاصل انکا عوام لوگون کو سنی علما سے بداعتقاد کروانا پہر کہلے ظاہر خلقت بے کہلے ترک و
بدعت کی طرف دعوت کرنا اول کچہہ جھوٹھ کچہہ سچ ملاکر مکر و فریبی تقریرون سے عوام کو حقانی
علما سے نفرت دلانا پہر بیچارے ان پڑہون ان جاہلون کو شرک و بدعت کے گرداب مین
ڈبونا اور اپنے جیسا انکو بھی گمراہ کرنا ہے نہین تو کونسا مرد و دہوگا جو رسول اللہ کی شفاعت
کا اور اولیاؤن کی کرامت کا اور میت کی ثواب رسانی کا مانع و منکر ہوگا اللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ
شُرُوْرِ الْحَاسِدِیْنَ وَطُغُوْنِ الْفَاسِدِیْنَ

نظم

دور شو از ایشان کہ بس بیگانہ اند — اہل دنیا چون سگ و پروانہ اند
علم دین را علم دنیا رہزن ست — اہل دین را اہل دنیا دشمنست
اہل دین آنند حق ظاہر کنند — اہل دنیا آنکہ حق پوشی کنند
طرف ناحق گشتہ حق باطل کنند — عزت و زر از ستم حاصل کنند
طرف حق دره ندارند از آن — مانع آخر ابدانند از بدان
در دل خود خوف فوت زر نہند — خوف فوت دین و ایمان کے نہند
اینچنین را گفت ملا کافران — گرچہ در ظاہر نمایند سومنان
زان خران انسان ہزاران ما تبرند — نیستند آن عالمان بلکہ خرند
علم در جامہ پلیدت کو بود — گر بدی بے عملی شرف عالمان
پانچوین تہمت مولود شریف سے منع کرنے — نیست اکرامش گرچہ نو بود

کسی کا چہپی نبا پاکر مین
مین جاکر کے مقبرے
کے دروازے کو بوسہ دینا
دروازہ حق جانا نا جائز
سے زیارت اولیاء کا انکار
کسی پیر کے نام کی نیاز
دنیا حضرت عباس رضی
کی حاضری کی نیت کرنا
کی نیاز نصیر کے نام
نبوتی کا تمغہ بنانا
کی قبر پر غلاف چڑہانا
شاہ عنایت رضی
نام کا چراغ جلانا
نام کی مہندی کا نکاح
دعا مانگنے کے وقت اس
کے نام سے استمداد
نام بھی ملا دینا
یہ ہین کہنا امید
پنجم حصہ

ہین تفصیل اسکی یہ ہے کہ ہم لوگ مطلق پڑہنے اور سننے مولود شریف کے یعنے وقائع میلاد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے جو تخصیص ماہ اور تاریخ معین اور التزام عقد مجلس خاص مستقل مقصود بالذات اور
قیام بوقت ذکر وضع نبوی وغیر ذلک لوازم ہیئت کذائی پر مشتمل نہ ہو منع نہین کرتے بلکہ
ایسے ذکر مبارک کو موجب نزول انواع برکات اور مثمر حصول رحمت خالق البریات سمجھتے
ہین اور جو کوئی ایسے ذکر حق سے منع کرے اُسے بُرا جانتے ہین ہان البتہ ایسی مجلس مولود سے
منع کرتے ہین جو بماہ معین ربیع الاول بروز معین پیر کے یا کسی اور دن مجلس خاص منعقد کرکے
پڑہا جاوے اور وقت ذکر وضع نبوی کے قیام کیا جاوے پھر اگر اس محدث بہیئت کذائی کو
امور شرعیہ موجبات ثواب سے سمجھا جاوے اور باعث زیادت محبت کا ساتھ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے جانا جاوے اور تارک کو اُسکے تارک سنت سمجھا جاوے یا اس نہج کی مجلس سے
منع کرتے ہین کہ جسمین باوجود میلاد کے طرح طرح منکرات مثلاً راگ رنگ اور قصہ کہانی جیسے
بدر منیر چوہے نامہ گلشن نامہ گیدڑ نامہ طوطا کہانی اور واہیہ اور زٹل غزلین سُر اور تار سے پڑہی جاوین
پس اگر ان دو قسمون کی مجلس مولود سے منع کرنے کا نام انکار مولود ہے اور انکے منع کرنیوالے وہابی
ہین تو اگلے اور پچھلے بہت سے علمای ربانی اور ائمہ مجتہدین وہابی ہونگے کیونکہ ایسے اقسام کے
مجلس مولود کو بہت اماموں اور عالمون نے جنہین کوئی حنفی ہے اور کوئی مالکی اور کوئی شافعی
اور کوئی حنبلی ہین مذموم اور مردود کہا ہے اگر سب کے ذکر اسامی وار اس رسالے قامع الشرک والبدعت
مین لکہین تو اسکے سوا ایسے بڑی ایک اور کتاب تیار ہوتی ہے مگر چونکہ جواب دینا اس تہمت
کا ضرور تہا اسواسطے چند اقوال چند سخنین علما اور ائمہ صلحا کے بطور مشت نمونہ خروارے اسمین
نقل کیے جاتے ہین تو اولاً معلوم کرنا چاہیے کہ آغاز اس بدعت کا سنہ ۶۰۴ ہجری مین بہ
شہر موصل کے ساتھ ایجاد سے شیخ عمر بن محمد کے ہوا پھر چند لوگ بڑے عالمون طالبان
دنیا سے اور چند امیران بدعت دوست نے اسکا اقتدا کیا اور بدعت کو بڑا رواج دیا اور قعدہ
انکا ملک ابو سعید کوکرے بادشاہ شہر اربل تہا اب سنو کہ امام اجل شیخ الشیوخ حضرت
تقی الدین سبکی ابو عبداللہ بن الحاج مالکی اور امام اجل فقیہ اصولی علاو الدین اسمعیل شافعی رح اور
امام حافظ ماہر ابو بکر بن عبدالغنی شہیر بابن نقطہ بغدادی حنفی اور امام شیخ المحدث شرف الدین معروف

مستشنع
جسکو راضی کرین
یا یون کہنا اللہ اور رسول
اور پیر کو منعقل آسان کرین
یا یون کہنا اللہ اور رسول
یا یون کہنا کرین کو یون کہنا
اللہ اور رسول سے افضل کرین یا
چوتھی اور دوسری کرین یا
حضرت یون کہنا یا کہنا
صاحب محبوب یا کہنا
خوش کرین یا کہنا
دادا پیر کہنا
یا کہنا
یا کہنا
یا کہنا
یا کہنا
یا کہنا
یا کہنا
یا کہنا
یا کہنا

باین قاضی جلیل جسکے حق مین قاضی جزری نے کہا ہے کہ منتہے ہوا ساتھہ انکے علم ساتھہ اختلاف
مذہب کے اور شیخ عبدالرحمن مقری حنفی اور علامہ احمد بن محمد مصری مالکی اور علامہ معزالدین حسین خوارزمی اور
شیخ اجل ابوالحسن علی بن الفضل مقدسی مالکی اور علامہ ابوالقاسم عبدالرحمان بن عبدالمجید مالکی مقری اور شیخ
کامل محمد بن ابی بکر المجروحی مالکی اور امام نصیرالدین دودی شافعی اور امام علامہ کعب العلوم العقلیہ والنقلیہ
شمس الدین ابن القیم اور علامہ احمد بن الحسن اور قاضی شہاب الدین دولت آبادی اور شیخ اجل امام ربانی
حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اور مولانا و مستندنا شیخ الشیوخ شاہ عبدالعزیز دہلوی اور
صاحب شرعۃ الاسلام اور صاحب خیرۃ السالکین اور صاحب نور الیقین لمن طلب الدین اور علامہ امام الائمہ
قاطع اعناق المشرکین والمبتدعین امام تاج الدین فاکہانی مالکی اور سوا انکے اور کئی علما نے ایسے
اقسام کی مجلس مولود کی بہت تشنیع اور تقبیح کی ہے اور خوب بسط اور بیان شقوق سے ابطال اسکا کیا ہے چنانچہ
کچھہ کلمات انکے بطور اختصار اس مقام مین نقل کیے جاتے ہین کہا امام ابوعبداللہ بن الحاج نے
بیچ کتاب مدخل اپنی کے فَصْلٌ فِي مَوْلِدٍ وَفِي حُمْلَةِ مَا اَحْدَثُوْهُ مِنَ الْبِدَعِ مَعَ اعْتِقَادِهِمْ
اَنَّ ذٰلِكَ مِنْ اَكْبَرِ الْعِبَادَاتِ وَاِظْهَارِ الشَّعَائِرِ مَا يَفْعَلُوْنَ فِي شَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ مِنَ الْمَوْلِدِ
وَقَدِ احْتَوَى ذٰلِكَ عَلٰى بِدَعٍ وَّمُحَرَّمَاتٍ عَلٰى اَنْ قَالَ وَهٰذِهِ الْمَفَاسِدُ مُتَرَتِّبَةٌ عَلٰى
فِعْلِ الْمَوْلِدِ اِذَا عُمِلَ بِالسَّمَاعِ فَاِنْ خَلَا مِنْهُ وَعُمِلَ طَعَامُهُ فَقَطْ وَنَوَى بِهِ الْمَوْلِدَ وَدَعَا اِلَيْهِ
الْاِخْوَانَ وَسَلِمَ مِنْ كُلِّ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ فَهُوَ بِدْعَةٌ بِنَفْسِ نِيَّةٍ فَقَطْ لِاَنَّ ذٰلِكَ زِيَادَةٌ
فِي الدِّيْنِ وَلَيْسَ مِنْ عَمَلِ السَّلَفِ الْمَاضِيْنَ وَاتِّبَاعُ سَلَفٍ اَوْلٰى وَلَمْ يُنْقَلْ مِنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ
اَنَّهُ نَوَى الْمَوْلِدَ وَنَحْنُ نَتَّبِعُ السَّلَفَ فَيَسَعُنَا مَا وَسِعَهُمْ اِنْتَهٰى ترجمہ یہ فصل ہے مولد مین اور انجملہ
کہ لوگون نے نئی بدعت نکالی ہے ساتھہ اعتقاد عبادت ہونے اسکے کے اور ظاہر کرنے رسوم اسلام
کے ایک یہ ہے کہ ماہ ربیع الاول مین مجلس مولود شریف کی کرتے ہین اور وہ کتنی بدعتون اور حرامون کو
شامل ہوتی ہے یہانتک کہ مصنف مدخل نے کہا کہ یہ سب مفاسد مرتب ہوتے ہین مولد کے کرنے پر جب کیا
جاوے ساتھہ سماع کے پھر اگر خالی ہون ان مفاسد سے اور کری کھانا اور نیت کری مولد کی ساتھہ اس کھانے
کے اور بلاوے کھانے کو اپنے بھائی برادری کو اور بچے ان سب فسادون سے کہ پیشتر گذرے ہین پس وہ
بدعت ہے صرف نیت سے اس عمل کے کیونکہ یہ زیادتی ہے دین مین اور معمول سلف سے نہین

اور پیروی سلف کی بہتر ہے اور کسی سے منقول نہین اہل سلف سے کہ اُسنے مولود کیا اور ہم پیروی
سلف کی کرتے ہین پس ہمارے واسطے وہی رولہے جو انکو روا تھا اور کہا احمد بن محمد بن بصری
مالکی نے بیچ قول معتمد کے وَمَعَهٰذَا فَقَدِ اتَّفَقَ عُلَمَاءُ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ عَلٰى ذَمِّ الْعَمَلِ بِهٖ فَمِمَّنْ
ذَمَّهُ الْعَلَّامَةُ مُعِزُّ الدِّيْنِ حَسَنُ الْخَوَارِزْمِيُّ قَالَ فِيْ تَارِيْخِهٖ اَنَّ صَاحِبَ اَرْبَلَ الْمَلِكَ الْمُظَفَّرَ
اَبَا سَعِيْدٍ كُوْكُرِيَّ كَانَ مَلِكًا مُسْرِفًا فَاَمَرَ عُلَمَاءَ زَمَانِهٖ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِاسْتِنْبَاطِهِمْ وَاجْتِهَادِهِمْ
وَاَنْ لَّا يَتَّبِعُوا الْمَذَاهِبَ غَيْرَهُمْ حَتّٰى مَالَتْ اِلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الْفُضَلَاءِ
وَيَحْتَفِلُ لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَ مِنَ
الْمُلُوْكِ هٰذَا الْعَمَلَ وَقَالَ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ الْمُقَدَّسِيُّ الْمَالِكِيُّ فِيْ كِتَابِهٖ جَامِعِ
الْمَسَائِلِ اِنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ لَمْ يُنْقَلْ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَاِنَّمَا اُحْدِثَ بَعْدَ الْقُرُوْنِ الثَّلٰثَةِ
فِي الزَّمَانِ الطَّالِحِ وَنَحْنُ لَا نَتَّبِعُ الْخَلْفَ فِيْمَا اَحْدَثُوْهُ اِلَّا اِذَا وَافَقَ السَّلَفَ لِاَنَّهُ يَكْفِيْ بِهِمُ الْاِتِّبَاعُ
فَاَيُّ حَاجَةٍ لَّنَا اِلَى الْاِبْتِدَاعِ ترجمہ اور باوجود اسکے اتفاق کیا ہے علماے ہر چہار مذہب کے مذموم ہونے
پر اس عمل کے ایک امین سے علماء معز الدین حسن خوارزمی ہے کہا اُسنے کہ اربل کا بادشاہ ابو سعید کوکری
مسرف تہا اپنے زمانہ کے علماؤن کو کہتا کہ اپنے قیاس اور اجتہاد پر عمل کرین اور کسی کے مذہب کی
تابعداری نہ کرین تاکہ میل کیا اسکی طرف ایک گروہ نے عالمون اور فاضلون سے اور محفل کرتا مولود
نبوی کی ماہ ربیع الاول مین وہی تہا جسنے یہ بدعت اول نئی نکالی بادشاہون سے اور کہا ابو الحسن علی
مالکی نے جامع المسائل مین کہ عمل مولد کا سلف صالح سے منقول نہین بلکہ قرون ثلاثہ کے بُرے زمانہ
مین نیا نکالا گیا ہے اور ہم پیروی خلق کی نہین کرتے جس چیز مین کہ سلف نے نہین کہا کیونکہ
ہمکو متابعت سلف کی کفایت کرتی ہے کیا حاجت ہے بدعت نکالنے کی وَقَالَ الْاِمَامُ
اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنُ الْحَاجِّ الْمَالِكِيُّ فِيْ كِتَابِهِ الْمَدْخَلِ بَعْدَ تَعْدَادِ الْمَفَاسِدِ فِيْ هٰذَا الْعَمَلِ وَالْجُمْلَةُ
مِنْ كُلِّ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ فَهُوَ بِدْعَةٌ بِنَفْسِ نِيَّتِهٖ فَقَطْ لِاَنَّ ذٰلِكَ زِيَادَةٌ فِي الدِّيْنِ وَلَيْسَ
مِنْ عَمَلِ السَّلَفِ الْمَاضِيْنَ وَاِتِّبَاعُ السَّلَفِ اَوْلٰى وَلَمْ يُنْقَلْ عَنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَنَّهُ نَوٰى الْمَوْلِدَ وَ
نَحْنُ نَتَّبِعُ السَّلَفَ فَيَسَعُنَا مَا وَسِعَهُمْ اور کہا امام ابو عبید اللہ بن الحاج المالکی نے بیچ کتاب اپنی
مسمے مدخل کے پیچھے شمار کرکے ان خرابیون کے کہ جو اس مولد مین لوگ کرتے ہین کہ اگر خالی

ہو مجلس مولود کی ان سب خرابیون سے جنکا ذکر گذر چکا تو پھر بھی یہ عمل بدعت ہے صرف نیت ہو اس عمل
کے کیونکہ یہ زیادتی ہے دین مین اور نہین ہے عمل سے سلف گذشتہ کے اور اتباع سلف کا بہتر ہے حالانکہ
نہین منقول ہوا کسی سے اسمین کہ اُسنے نیت کی ہو مولد کی اور ہم تابع ہین پہلے لوگون کے پس گنجایش
رکھتی ہے ہمکو وہ چیز کہ گنجایش رکھتی تھی انکو وقال ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد المجید المالکی
المقری فی تکملۃ التفسیر ما یہتم بعمل المولد فیلیق ان ینکر علی ما یہتم بہ وقال محمد بن
ابو بکر المخزومی المالکی صاحب المنہل شرح الوافی فی کتابہ المبدع والحوادث ومن
المنکرات القبیحۃ والمکروہات القبیحۃ فی ھذہ الاعصار ما یعمل بمولد النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی بعض الامصار وما ھلک امۃ من امم المرسلین الا بالابتداع فی الدین وقال
امام العلامۃ تاج الدین الفاکہانی المالکی فی کتابہ لہ رد ھذا العمل ان عمل المولد بدعۃ
مذمومۃ قال الفقیہ الاصولی علاؤ الدین بن اسمعیل الشافعی فی شرح البعث و
النشور یحتفل لمولدہ صلی اللہ علیہ وسلم بدعۃ یذم فاعلھا وقال الحافظ ابو بکر بن عبد الغنی
الشہیر بابن نقطۃ البغدادی الحنفی فی فتاواہ ان عمل المولد لم ینقل عن السلف ولا خیر فیما
لم یعمل السلف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلح اخر ھذہ الامۃ الا ما اصلح اولھا وقال
شیخ الحنابلۃ شرف الدین احمد المعروف بابن قاضی الجبل الذی قال فی مدحہ الجزری
انتھی الیہ العلم باختلاف المذاھب فی التاریخ ان ما یعمل بعض الامراء فی کل سنۃ احتفالا
لمولدہ صلی اللہ علیہ وسلم فمع اشتمالہ علی التکلفات الشنیعۃ منفسہ بدعۃ احدھا من
یتبع ھواہ ولا یعلم ما امرہ صاحب الشریعۃ ھنا ہ انتھی اور کہا ابو القاسم عبد الرحمان بن
عبد المجید مالکی مقری نے مکملہ تفسیر مین کہ جو اہتمام کیا جاتا ہے مولد شریف کے عمل مین پس لائق ہے
کہ انکار کیا جاوے اہتمام کرنے والے پر اور کہا محمد بن ابی بکر مخزومی مالکی صاحب منہل شرح وافی کے
نے اپنی کتاب مین کہ بیان بدعات مین تصنیف کی ہے کہ ایک منکرات قبیحہ سے اور مکروہات رشتہ ہے
سے اس زمانے مین وہ کام ہے کہ کرتے ہین واسطے مولد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعضے شہرون مین اور
نہین ہلاک ہوی کوی امت امت سے پیغمبرون کے مگر دین مین بدعت نکالنے کی شامت سے اور
کہا امام علامہ تاج الدین فاکہانی مالکی نے اپنی کتاب مین کہ مولد معمولی کے رد مین تالیف

کی ہے کہ عمل مولد کا بدعت مذمومہ ہے اور کہا فقیہ اصول علاؤ الدین شافعی نے شرح البعث و
النشور مین کہ جو محفل بناتے ہین واسطے مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سو بدعت ہی مذمت کیا جاوے
کرنے والا اُسکا اور کہا حافظ ابو بکر بغدادی حنفی نے اپنے فتاوے مین کہ یہ عمل مولد کا سلف سے
منقول نہین اور جو کام سلف مین نہین ہوا اُسمین کچھ خیر نہین کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین اصلاح کرینگے پچھلے لوگ اس امت کی جیسا اصلاح کیا اگلون نے اور کہا شیخ حنبلیون کے شرف الدین
احمد معروف ابن قاضی جبل نے جسکی تعریف مین امام جزری نے کہا تھا کہ نہایت کو پہونچا ساتھ اُس
شخص کے علم اختلاف مذاہب کا تاویلات مین جو کہ معمول ہے بعضے امیرون کا ہر سال مین محفل کرنا
واسطے مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سو بنفسہ بدعت ہی باوجود شامل ہونے کے کلیفیات
شنیعہ پر نیا نکالا اسکو ایسے لوگون نے کہ ہوای نفس کے تابعدار ہین اور نہین جانتے کہ صاحب شریعت نے کسچیز کا حکم کیا اور
کس چیز سے منع کیا وقال فی الشرعۃ الاسلامیۃ واذا علمت معنی البدعۃ فاعلم ان من البدع
المذمومۃ الشائعۃ فی الامصار والبلاد مجلس مولود النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانہ
لم یثبت من الادلۃ الشرعیۃ اما عدم ثبوتہ من الکتاب والسنۃ فظاہر واما من القیاس
فلان المعتبر ہو قیاس المجتہدین بالشرائط المقررۃ فی الاصول ولم یذہب مجتہد
الی تجویزہ واما من الاجماع فلان المعتبر ہو اجماع المجتہدین ولما لم یثبت ذہاب
واحد من المجتہدین الی اباحتہ فکیف یتصور اجماعہم علی اباحتہ واستحسانہ
علی ان الاجماع لابد لہ من سند وخلاف الواحد مانع لہ کخلاف الاکثر والسند منتف
ہہنا وکثیر من العلماء قد بالغوہ فی تقبیحہ قال ابن الحاج من المالکیۃ ومن جملۃ ما احدثوہ
من البدع مع اعتقادہم ان ذلک من اکبر العبادات واظہار الشعائر ما یفعلونہ من
شہر الربیع الاول من المولد وقد احتوی ذلک علی بدع ومحرمات وقال عبد الرحمن الغزی
من الحنفیۃ فی فتاواہ ان عمل المولد بدعۃ ولم یقل بہ ولم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والخلفاء والائمۃ وسئل الامام نصیر الدین الدوری عن الاحتفال لذکر
مولد النبی الکریم فاجاب لا یفعل لانہ لم ینقل عن السلف الصالح وانما احدث
بعد قرون الثلثۃ فی الزمان الطالح ونحن لا نتبع الخلف فیما اہمل السلف لانہ

یکفی بھم الاتباع وای حاجۃ الی الابتداع وبھذا قال ابن الفضل وقال احمد بن الحسن
فی ملفوظہ ان ھذا العمل لم ینقل عن السلف ولا خیر فیما لم ینقل عن السلف قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلح اخر ھذہ الامۃ ما لم یصلح اولھا نقلہ عن ابن النقطۃ احدث ھذا
العمل من اتبع ھواہ ولا یعلم ما امرہ صاحب الشریعۃ وما نھی عنہ قال ابن قاضی الجبل
انا قد رونا فی التاریخ ان صاحب اربل الملک المظفر ابا سعید الکوکری کان ملکا مسرفا ایام
علماء زمانہ ان یتحملوا باستنباطہم واجتہادھم ولا یتبعوا لمذھب غیرھم من الائمۃ الاربعۃ
حتی مالت الیہ جماعۃ من العلماء وطائفۃ من الفضلاء ویحتفل لمولد النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی الربیع الاول من کل سنۃ وھو اول من احدث وروج ھذا العمل انتھی ورتبۃ
الالہیہ میں لکھا ہے کہ جب جان چکا تو معنے بدعت کا پس جاننا چاہیے کہ بری بدعتوں میں سے جو مشہور ہو رہی ہیں شہروں
اور ملکوں میں ایک محفل مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کیونکہ وہ ثابت نہیں اول شرعیہ سے نہ ثابت ہونا
انکا قرآن و حدیث سے تو ظاہر ہے لیکن نہ ثابت ہونا قیاس سے اسواسطے ہے کہ قیاس معتبر مجتہد وںکا ہے
ساتھ شرطوں کے کہ کتب اصول فقہ میں مقرر ہیں اور کوئی مجتہد اسکے مباح ہونے کی طرف نہیں گیا اور
ثابت نہ ہونا اسکا اجماع سے اسواسطے ہے کہ اجماع بھی مجتہدوںکا ہی معتبر ہے سو جب کسی ایک مجتہد کا جانا بھی
اسکے مباح ہونے پر ثابت نہ ہوا تو اجماع کیسے متصور ہو سکتا ہے علاوہ کہ اجماع کے واسطے سند ضرور ہے اور خلاف ایک مجتہد کا مانع ہے
اجماع کا جیسا خلاف اکثر کا مانع ہے اور سند اس مسئلہ میں نابود ہے اور بہت علماء نے اسکی تقبیح میں مبالغہ
کیا ہے کہا ابن الحاج مالکی نے کہ جملہ محدثات اور بدعات سے کہ نئی نکالی ہے لوگوں نے باوجود اعتقاد کرنے
کے کہ یہ بڑی عبادت ہے اور ظاہر کرنا شعاروں اور رسوم اسلام کا ہے ایک ہے کہ ماہ ربیع الاول میں مولد شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے ہیں حالانکہ وہ شامل ہے بہت بدعات اور حرام سے اور کہا عبدالرحمن مغربی
حنفی نے اپنے فتاوی میں کہ عمل مولد کا بدعت ہے نہ نقل کیا گیا ہے اور نہ کیا ہے اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ آپکے
خلیفوں نے اور نہ دین کے پیشواؤں نے اور سوال کیا گیا امام نصیر الدین دمشقی سے محفل کرنے سے واسطے ذکر ولادت
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جواب کہا کہ نہ کیا جاوے کیونکہ یہ سلف صالح سے منقول نہیں بنا نکالا گیا ہے
بعد قرون ثلاثہ کے بری زمانہ میں اور اکثر پچھلوں کی پیروی نہیں کرتے انمیں نہ کہ سلف نے نہیں کیا کیونکہ
ہمکو متابعت سلف کی کفایت کرتی ہے بدعت نکالنے کی کیا حاجت اور یہی کہا ہے ابن فضل نے اور
کہا احمد بن حسن نے اپنے ملفوظ میں کہ عمل مولد کا سلف سے منقول نہیں ہے اور میں کچھ خیر نہیں کہا رسول خدا صلے اللہ

علیہ وسلم نے نہین درست کرینگے پچھلے اس امت کو جو کچھ درست کرینگے پہلے اسکے یہ نقل کیا ابن النقطہ
نے اور نیا نکالا اس کام کو خواہش نفس کے تابعدارون نے جو نہین جانتے کیا کچھ کیا صاحب شریعت نے
اور کس سے منع کیا اور کہا ابن قاضی جبل نے کہ روایت کیا گیا ہے ہمکو تاریخ مین کہ صاحب شہر اربل کا
بادشاہ مظفر ابو سعید کوکری بادشاہ مسرف تھا یعنے فضول خرچ بیجا خرچ کرنے والا اپنے زمانے کے عالمون
سے کہا کرتا اپنے قیاس اور اجتہاد پر چلو اور کسی دوسرے کی مذہب کی تابعداری مت کرو چارون امامون سے یہان تک
کہ راغب ہوا اسکی طرف ایک گروہ عالمون فاضلون سے اور محفل کیا کرتا ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیع الاول
مین ہر سال سے وہی ہے جسنے اول یہ بدعت نکالی اور اسکو رواج دیا تمام ہوئی کلام صاحب شرعۃ الآکہیہ کی قال
الامام کعب العلوم شمس الدین ابن القیم فی زاد المعاد ولا یخص المکان الذی ابتدی فیہ الوحی
ولا الزمان بشئی ومن خص الامکنۃ والازمنۃ من عندہ بعبادات لاجل ھذا او لمثالہ
کان من جنس اھل الکتاب الذین جعلوا زمان احوال المسیح مواسم واعیادا کالیوم الیلاد انتھی
الدا کیا امام کعب العلوم شمس الدین ابن القیم نے زاد المعاد مین کہ خاص نہ کیا جاوے مکان ابتدای وحی کا
اور نہ زمانہ اسکا ساتھہ کسی کام کے عبادت سے اور جو شخص خاص کرے مکانون اور وقتون کو اپنی
طرف سے ساتھہ عبادات کے اس غرض سے اور مانند اسکی ہوگا وہ جنس یہود نصاری سے جنہون نے وقت
احوال مسیح علیہ السلام کو اور اسکے وقت ولادت کو مواسم خوشی کے اور عید ٹھیرایا وقال فی مجموعۃ
الفتاوی القاضی شہاب الدین الدولت ابادی سئل القاضی عن مجلس المولد الشریف
قال لا یعتقد لانہ محدثۃ وکل محدثۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار انتہی ترجمہ اور
کہا ہے قاضی شہاب الدین دولت آبادی نے مجموعۃ الفتاوی مین کہ سوال کیا گیا قاضی مجلس مولود
شریف سے کہا نہ بنائی جاوے کیونکہ وہ بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ مین
جائیگی وقال صاحب خیرۃ السالکین موافقا لصاحب غوث الیقین لمن طلب الدین بیرے
کہ نام آن مولودے نامند بدعت ست چہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیچکس را بدین امر فرمودہ نہ خلفای او و نہ ائمہ و نہ
خود این فعل کردہ انتھی وقال مسندا لوقت شیخ المشائخ الشیخ المجدد فی بعض مکتوباتہ الحمد للہ
الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق علیھم من الصلوۃ
اتمھا ومن التحیات اکملھا صحیفہ التفات کہ ارزوی کرم نامزد این احقر ساختہ بود بوصول آن

مبتهج و مسرور گردید جزاہم اللہ سبحانہ خیرا مندراج یافتہ بود کہ اگر چنانچہ مبالغہ در منع سماع متضمن منع مولود
کہ عبارت از قصائد و لغت و اشعار غیر لغت خواندنست نیز بود اخوی اعزی میر محمد نعمان و بعضے یاران
آنجا کہ در واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیدہ اند ازین معرکہ مولود بسیار راضی اند بر اینہا ترک شنیدن
مولود بسے مشکل ست محذور نا گفتہ واقعہ را اعتبار بود و بر منامات اعتبار باشد مرید انرا بہ پیران ہیچ اعتماج
نباشد و التزام طریقے از طریق بعث می افتد چہ ہر مریدے موافق وقائع خود عمل خواہد کرد و مطابق منامات
خواہد نمود آن وقائع و منامات موافق طریق پیر باشد یا نباشد و مرضی او بود یا نبود بنابرین تقدیر سلسلہ پیری
مریدی برہم مے خورد و ہر بوالہوسی بوضع خود مستقل گردد و مرید صادق ہزار وقائع باوجود پیر بہ نیم جو نمیخرد
مطالب رسید بدولت حضور پیر منامات و اضغاث احلام ہیشمرد و در ہیچ التفات باینہا نمی نماید شیطان لعین
دشمن قوی ست منتہیان از دید او ایمن نیستند و از مکر او ارزان و ترسان اند از مبتدیان و متوسطان چگویند غایۃ
ما فی الباب منتہیان محفوظ اند و از سلطان شیطان مصئون بخلاف مبتدیان و متوسطان پس وقائع ایشان
شایان اعتماد نباشد و از مکر و دشمن محفوظ نبود مذہم قال بنظر انصاف بینند کہ اگر فرضا حضرت ایشان درین زمان
در دنیا زندہ بودند و این مجلس و این اجتماع منعقد میشد آیا باین راضی میشوند و این اجتماع را می پسندیدند
یا نہ یقین فقیر آنست کہ ہرگز این معنے تجویز نمے فرمودند بلکہ انکارے نمودند الخ اور جناب شاہ عبد العزیز
دہلوی قدس سرہ العزیز نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں بضمن اوہام رافضیون پندرہویں قسم اوہام من یعد
رد کرنے اس فعل کو رفضاء کے جو محرم عشرہ کو ماتم ٹھیرا رکھا ہے فرماتے ہیں ازین جا معلوم شد کہ روز نزول المعونۃ
لکم و ینگہ و روز نزول وحی را و شب معراج را در شرع عید قرار ندادہ اند و عید الفطر و عید النحر را قرار دادہ اند و روز
تولد و وفات ہیچ نبی را عید نگردانیدند الخ قال اور کہا امام الائمہ شمس الامۃ امام تاج الدین فاکہانی
نے امّا بعد فقد تکرر سؤال جماعۃ من المبارکین من الاجتماع الذی یفعلہ بعض الناس فی شہر
الربیع الاول و یسمونہ مولدا ہل لہ اصل فی الشرع او بدعۃ احدثت فی الدین و
ہل ہو الجواب من ذلک مبینا و الایضاح عنہ مغنیا فقلت و باللہ التوفیق لا اعلم لہذا المولد
اصلا فی کتاب و لا سنۃ و لا ینقل عملہ عن احد من علماء الامۃ الذین ہم القدوۃ فی
الدین المتمسکون بآثار المتقدمین بل ہو بدعۃ احدثہا البطالون و اغتنی
بہا الاکالون بدلیل ادرنا علیہا الاحکام الخمسۃ فقلنا اما ان یکون واجبا او مندوبا

أو مباحا أو مكروها أو محرما وليس بواجب اجماعا ولا مندوبا لان حقيقة المندوب ما
طلب الشرع من غير ذم على تركه وهذا لم يأذن فيه الشرع ولا فعله الصحابة والتابعون
المتدينون ومن علمت وهذا جوابي عنه بين يدي الله ان سئلت عنه ولا جائز ان يكون
مباحا لان الابتداع في الدين ليس بمباح باجماع المسلمين فلم يبق الا ان يكون مكروها
او حراما فحينئذ يكون الكلام فيه في فصلين والتفرقة بين حالين احدهما ان يفعله رجل
من عين ماله لاهله واصحابه وعياله لا يجاوزون في ذلك الاجتماع على اكل الطعام فلا
يفترقون شيئا من الايام وهذا الذي وصفنا لا نبدعه ولا نكرهه ولا نشنعه اذا لم يفعل
احد من متقدمي اهل الطاعة الذين هم فقهاء الاسلام وعلماء الانام سراج الازمنة
وزين الامكنة والثاني ان يدخله الجناية ويقوى به العناية حتى يعطى احدهم الشعير ونفسه
يتبعه وقلبه يوله الى ان قال هذا مع ان الشهر الذي ولد فيه صلى الله وسلم وهو ربيع الاول هو
بعينه الشهر الذي توفي فيه فليس الفرح فيه اولى من الحزن فيه وهذا اعلينا ان نقول ورد
من الله تعالى نرجوا احسن القبول انتهى ترجمہ اما بعد حمد وصلوۃ کے پس یاد رہو اسوال ایکہ
جماعت صاحبان برکت کا جمع ہونے سے جو بعضے لوگ ماہ ربیع الاول مین کرتے ہین اور نام اسکا مولود
شریف رکھتے ہین آیا اسکے لیے کچھ اصل ہے شرع مین یا بدعت ہے نئی نکالی گئی دین مین اور چاہا جواب
اس مسئلہ کا روشن اور واضح کہ حاجت دوسرے کی نہ چھوڑے پس جواب کہا مینے ساتھہ توفیق الٰہی
کے کہ نہین جانتا مین اس مولد کی کچھہ اصل کتاب اور سنت مین اور نہین نقل کیا گیا کرنا اسکا علما
امت سے جو کہ پیشوای دین اور چنگل مارنیوالے ہین مسئلہ آثار اگلون کے بلکہ یہ بدعت ہے نکالا اسکو بعضے
لوگون نے اور خواہش نفس کی ہے ارادہ کیا اسکو بہت کہانیوالون نے ساتھہ دلیل کے کہ پھیر لاوے
اسپر پایہ حکم کو پس کہا ہمنے کہ یا یہ واجب ہو یا مستحب یا مباح یا مکروہ یا حرام اور یہ واجب نہین
از روے اجماع کے اور نہ مستحب ہے کیونکہ حقیقت مین مستحب وہی ہے جسکو طلب کیا شارع نے سوا
مذمت اسکی ترک پر اور اسمین نہین اذن شارع سے اور نہ کیا اسکو صحابہ نے اور نہ تابعین نے جو کہ دیندار تھے
اور نہ کسی اور نے جنکو مین جانتا ہون اور یہی ہے جواب میرا اس مسئلہ سے سامنے خدا تعالے کے اگر اس سے
پوچھا گیا اور یہ بھی نہین جائز کہ مباح ہو کیونکہ بدعت نکالنا دین مین مباح نہین ساتھہ اجماع

مسلمانون کے پس نہ باقی رہا مگر یہ کہ مکروہ ہو یا حرام ہو اب کلام اسمین ہے بیچ دو فصلون کے اور
فرق ہے درمیان دو حالون کے ایک یہ کہ کوئی شخص اپنے خاص مال سے کرے کہانا اپنے اہل و عیال اور
یارون کے واسطے اور نہ بڑہین اس جمع ہونے مین کہانا کہانے سے اور نہ کرین کوئی چیز گناہون سے یہ قسم وہ ہے
جسکو ہم مکروہ اور بدعت اور زبون کہتے ہین کیونکہ نہین کیا اسکو کسی نے اگلون سے جو اہل طاعت تہے اور
فقیہ اسلام اور عالم جہان کے اور چراغ زمانون کے اور زینت مکانون کے دوسرا یہ کہ داخل ہوا سمین نہایت
اور قوی ہو ساتہہ اسکے اہتمام بیانتک کہ دیتا ہے ایک انکا کچہہ چیز اور جیوا اسکا پیچہے جاتا ہے اسچیز کے
اور دل اسکے کو رنج پہونچاتا ہے دیدینا اسچیز کا یہانتک کہ کہا اس امام نے آخر کلام مین کہ یہ یا بیچ
الاول وہ مہینا ہے جسمین آنحضرت پیدا ہوئے اور یہی مہینہ بعینہ وہ ہے جسمین وفات پائی سو خوشی
کرنی اسمین بہتر نہین غم کرنے سے اسمین یہ ہی جو واجب تہا ہمپر اسکا کہنا اور اللہ تعالے سے امید وارین
اچھے قبول کرنے کے واللہ اعلم بالصواب تمام ہوئی کلام انکی بقدر ضرورت کے اور امام فاکہانی
کا شیخ جلال الدین سیوطی نے تعقب بہی کیا ہے اور ایک رسالہ مین اُنپر رد قدح بہی کیا ہے لیکن ناصر
فاکہانی نے رسالے سیوطی کا حرفاً حرفاً رد لکہدیا ہے طالب شائق کو چاہیے کہ رسالے ناصر فاکہانی
کو ملاحظہ کرے تو یقین ہے کہ کسی طرح کا شک کلام مانعین اس مجلس مولود کے مہتمان اور نہ کوئی اعتراض
مجوزین کا باقی رہے اور کلام ان بیس اکابر علما اور ائمہ مذاہب کے جو منقول ہوئی بلا ریب تشنیع اور تقبیح پر
اقسام کی مجلس مولود کے چسپان اور وال ہے اور اعتراضات سے محفوظ ہے پس اگر یہ لوگ اگلے اور
پچہلے حنفی اور شافعی حنبلی اور مالکی سب کے سب وہابی ہین تو ہم بہی وہابی ہین لطیفہ سبحان اللہ قربان
اس الٹی سمجہ کے نیکی برباد گناہ لازم ایسے مولود کی مجلس والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست
ٹہیرے اور اُسکے منکر وہابی بنے بدعتی گور پرستون کی کچہ عادت ہی ہوگئی ہے کہ اگر ذرا بہی اپنی رسم
کے خلاف کسی کا قول و فعل پاتے ہین تو فوراً وہابی کہدیتے ہین چنانچہ ان دنون بعضے چلہ پوجنے والون
نے چلہ پرستی حرام و کفر کہنے والون بزرگون کو ناحق وہابی مشہور کر دیا اور درباب درست ہونے چلہ پرستی کے
ایک رسالہ بیہودہ اور پوچ کہ جسمین کلمات کفر کے موجود اور دلیلین نامعقول و اسناد غیر معقول ہین
چہپوایا اور اپنے جاہل مریدون اور معتقدون کے نزدیک شیخ اکبر بنے صندل عرس سیلہ و قبور کا ذبہ کی
زیارت کو سنت و جماعت کی نشانیان ٹہیرایا اور انکے جواز کی دلیلین حدیثین موضوعہ

ومسائل فقہ وتصوف غیر مسموعہ لائے لوگون کو تہمت کرتے کرتے اتنا مشق ہو گیا کہ رسول وفقہا وصوفیا باصفا پر بھی ہاتھ صفا کرنے لگا اور حدیث مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ سے نہ ڈری مصراع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد ۔ تعجب ہے کہ اگر چور ہو تو اچکا زانی شرابی چور بت پوجنے والا رافضی خارجی بے نماز یہودی فاسق فاجر منافق مشرک بدعتی ہو تو یہ بدعتی اپنا بھائی اور پیشوا جانتے ہین اور سُنی سنت پر عمل کرنے والے مطیع قرآن وحدیث کو مارنے کوٹنے وہابی کہنے کو ہر جگہ تیار ہین اور ان لوگون کو اپنا پیر ومرشد ووسیلہ وحمایتی سمجھکر انکی مدد گار ہین مصراع پاس ایسے چاہیے شاباش ایسے چاہیے ۔ شاید انکو استاد نے سوا وہابی کہنے کے اور کچھ نہین پڑہایا جیسا کہ کسی مغل نے ایک طوطے کو درین چہ شک کے سوا اور دوسری بات کچھ نہ سکھائی اور چالیس دن مین جو مولوی بنا تھا اُسکو سوائے فیہ نظر کے دوسری بات بھی نہ آتی تھی ایسا ہی ان مولویون اور بدعتیون کو جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے سوا وہابی کہنے کے کبھی کچھ نہین آتا چھٹی تہمت زیارت قبور سے منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہ ہے کہ ہم لوگ زیارت قبور سے منع نہین کرتے ہان دوسری بدعتین جو کہ شرک اور حرام کام ہین جیسے کہ طواف کرنا قبر کو سجدہ کرنا اور اصحاب قبور سے حاجت طلب کرنا اور وہان چراغ جلانا وغیرہ کو ضرور منع کرتے ہین اور یہ بھی کہتے ہین کہ عورتون کو قبور کی زیارت منع ہے چنانچہ مستملی مین لکھا ہے وَيُسْتَحَبُّ زِيَارَةُ الْقُبُورِ وَتُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ ترجمہ اور مستحب ہے زیارت قبور مردون کو اور مکروہ ہے عورتون کو اور مجالس واعظیہ مین ہے وَأَمَّا النِّسَاءُ فَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَخْرُجْنَ إِلَى الْمَقَابِرِ لِمَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ اور عورتین سو حلال نہین انکو کہ جاوین مقبرے کی طرف کیونکہ روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ تعالے نے زیارت کرنے والیون پر قبرون کی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی زیارت کرنیوالیون پر اور اوپر جو وہان سجدہ گاہ بناوین اور چراغ جلاوین جیسا کہ مشکوۃ مین ہے وَسُئِلَ الْقَاضِي عَنْ جَوَازِ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَقَابِرِ فَقَالَ لَا تُسْئَلُ عَنِ الْجَوَازِ وَالْفَسَادِ فِي مِثْلِ هٰذَا وَاسْئَلْ عَنْ مِقْدَارِ إِثْمِهِنَّ مِنَ اللَّعْنِ

للعاملة كما نوت الخروج كانت في لعنت الله وملائكته واذا خرجت تلحقها الشياطين من
كل جانب واذا اتت القبر تلعنها روح الميت واذا رجعت كانت في لعنت الله كذلك حتى
تعود وفي الحديث ايما امراة خرجت الى المقبرة تلعنها ملئكة السموت السبع و
ملئكة الارضين السبع فتمشي في لعنت الله وايما امراة دعت للميت في بيتها يطعمها
الله تعالى ثواب حجة وعمرة ترجمہ اور پوچھے گئے قاضی عورتون کے جانے سے قبر پر کہ
جائز ہے یا نہین پس کہا نہ پوچھ جائز ہونے کو ایسے برے کام کے یہ پوچھ کہ کسقدر لعنت
پہونچتی ہے اسکے عمل کرنے والے پر کہ جبکہ وہ نیت کرتی ہے جانے کی لعنت برستی ہے اسپر اللہ
اور فرشتون کی اور جب باہر نکلتی ہے گھر سے تین اسکو شیطان ہر طرف سے اور جب پہونچتی ہے قبر کے
پاس تو لعنت کرتی ہے اسپر روح مردے کی اور جب پھرتی ہے وہان سے اللہ کی لعنت مین رہتی ہے گھر آنے تک اور حدیث
مین ہے کہ جو عورت نکلے مقبرے کی طرف لعنت کرتے ہین اسپر ساتون آسمان کے فرشتے اور فرشتے ساتون
زمین کے پس چلی جاتی ہے اللہ کی لعنت مین اور جو عورت کہ دعا کرتی ہے میت کو اپنے گھر مین بیٹھے ہوئے
اللہ تعالے اسکو جو دعے کا ثواب وروی عن سلمان وابی هريرة رضي الله تعالى عنهما انه
خرج عليه الصلوة والسلام ذات يوم من المسجد فوقف على باب داره فاتت بنته فاطمة
فقال لها من اين جئت فقالت خرجت الى منزل فلانة التي ماتت فقال ذهبت الى
قبرها فقالت معاذ الله ان افعل شيئا بعد ما سمعت منك فقال لو ذهبت الى قبرها
لم ترح رائحة الجنة انتهى ترجمہ اور روایت ہی سلمان اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق
جناب علیہ الصلوۃ والسلام نکلے ایک روز مسجد سے اور ٹھیرے اپنے گھر کے دروازہ پر سو آئی بیٹی انکی حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا سو پوچھا انکو کہ تو کہان آئی سو عرض کی کہ مین گئی تھی فلانی عورت کے گھر جو
مر گئی پھر پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو گئی اسکی قبر پر کہا اسنے معاذ اللہ کہ کرون وہ کام جو سن لون
آپسے اسکی ممانعت فرمایا اگر تو جاتی اسکی قبر پر تو ہرگز نہ سونگھتی خوشبو جنت کی اور بخاری کی شرح عینی
مین ہے قال ابن عبد البر ولقد كره اكثر العلماء خروجهن الى الصلوة فكيف الى المقابر وحاصل
الكلام من هذا كله ان زيارة القبور مكروهة للنساء بل حرام في هذا الزمان ولا سيما
نساء مصر انتهى اور نہی کرتا ہون تمکو زیارت قبور سے اور ہان کہ مضمر مذکر ہے اسمین عموم ہے تین داخل ہین اصول

کے صحیح و مختار مذہب ہے اور شیخ عبدالرحیم ظاہری نے ترمذی کی شرح مین لکھا ہے لما ثبت ان الرخصۃ
قبل حدیث اللعن فالاصح عدم الرخصۃ للنساء فی الزیارۃ کما ھو مذھب الجمھور و یؤید ذلک
تذکیر صیغۃ الرخصۃ ایضا انتھی اور شرح برزخ مین ہے باب زیارت رخصت قبور کے ہے ثم اعلم
ان زیارۃ القبور ماذون فیہ الرجال و علیہ عامۃ اھل العلم واما النساء فقد روی
عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زوارات القبور عن ابن عباس رض
انہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زائرات القبور فلا یجوز لھن الرخصۃ فی زیارۃ القبور
وقال جمھور العلماء عن من اثبت الرخصۃ للنساء فی الزیارۃ قائلا یستدل بحدیث نھیتکم
الخ وھو استدلال بلا قیاس لان خطاب الرجال لا یشتمل النساء ولم یرد حدیث فی حق
النساء فلا یعم الرخصۃ فالصحیح انہ مباح للنساء زیارۃ القبور انتھی اور ایسا ہی عوا نکی
بڑی بڑے محدثین اور مجتہدین اور فقہا کے نزدیک زیارت کرنی قبرون کی حرام ہے قطع نظر ان سب کے
ان نکمون کی عورتین قبر و پیر زیارت کو کب جاتی ہین زیارت قبور یعنے صاحب قبر کے لیے دعا و استغفار
کرنا اور عبرت پکڑنا اور دنیا چھوڑ دینا اور آخرت کو یاد کرنا ہے بھلا انصاف کرو کہ اکثر عورتون کو آجدست
تک تو یاد نہین نماز کبھی پڑھتی نہین وے کیا دعا و استغفار کرینگی انکا تو یہ حال ہے کہ ایک بغل
مین لڑکا دوسرے ہاتھ مین مالیدے کا طبق لیکر ہل ہانکنی خاک دھول پہانکنی گھڑی چوکی دینے کو پیادہ
درگاہو پر جاتی ہین مجاورون کے سامنے بے پردہ ہوکر چراغنی و مالیدہ رکھکر سجدہ طواف کرتی ہین
ناک رگڑتی ہین دعا کے بدلے خود انسے دعا مانگتی ہین کہ یا حضرت میرے خصم کو بیل بنا دے صاحب میرے داماد کو
اکلوتی بیٹی کا بیل کروا دے پیر جی میرے لڑکے کا نصیب کھولو یا میران ولی میرے بیٹے کو نوکری لگا دو یا
شاہ مدار صاحب مجھکو رزق و اولاد دو وے شاہو صاحب دشمنون کو میرے زیر کرو اور استغفار کے
بدلے آپ ناک رگڑتی ہین کہ پیر صاحب کا غلاف ماننا ہو گئی مجھپر غضب مت ہو اگلی جمعرات کو دوہرا
غلاف چڑھاؤن گی گئی جمعرات کو حاضر ہوتی تھی لیکن نگوڑی بے نمازی آگئی اسلیے دیر ہوئی یا ولی
مجھپر مہربانی کی نظر رکھو کسبیان اپنی خرچی مین سے مجاور کا خرچ اور پلاؤ کی رکابی چڑھا کر ایک پاؤن اٹھا
ہاتھ جوڑ کر گڑگڑاتی ہین کہ دولہا جیان آپ کی لونڈیان کئی دن سے بیکار ہین یا پیر جلد کسی ہوٹل دار کو
انکے جال مین پہنساؤ اور روزی کا دروازہ کشادہ کرو تو پہلے خرچی ملتی ہی سو امن کی دیگ

اور اطلس کا غلاف چڑہاؤنگی اے زیارت کو جانے والے عورتو تمکے حیرخواہ بہلا یہ حرکتین تمہارے
اعتقاد مین نیک ہین یا بد پھر بتاؤ کہ بجز ان تینون کے کونسی عورت قبور کی زیارت بہ طور
سنت کے کرتی ہے اگر ہزار یا پانچ سو مین سے کسی ایک نے بطور سنت ادا بھی کی تو النادر کالمعدوم
کا کیا اعتبار پشاوری قندہاری ملتانی کشمیری کابلی عجمی عربی علماے ہند و دکہن کے
رسم و رسوم و واہیات سے کیا واقف ان بدعتیون کی رسوم جاہلیت سے اسی ملک والے بجز بی
واقف ہین احسی واسطے یہان کے علما انکے طور پر انکو تنبیہ و تادیب و تہدید نرم و گرم نصیحت سے
ملنساری و تندی سے انکو شرما شرما کر اُنسے بدعتین چھوڑانے کی کوشش کرتے ہین یہ ناواقف
ناحق دخل در معقولات کر کر خلل انداز امر معروف و نہی منکر ہوکے ان رسمی مسلمانون کی طرف
ہوکر انکے حمایتی بنکر حقانی لوگون سے ناحق جہگڑتے ہین اور ناصحون کی نیتون کو دریافت نہین
کرتے بلکہ جان بوجہ کر حق کو ناحق کرتے ہین یارو یہ زمانہ بھی ویسا ہی آیا ہے کہ یزید کی خوشامد سے
حضرت امام حسین رضہ کو دیدہ و دانستہ شہید ہی کر ڈالا لکن خسر الدنیا والاخرۃ
ہی ہوئی اسی طرح یہ لوگ بھی جان بوجہ کر جاہلون کے طرف دار بنکر کہتے ہین کہ وہابی زیارت قبور
کو منع کرتے ہین اتنا نہین جانتے کہ زیارت قبور جائز ہے مگر وہ حرام بھی ہے شرک و کفر بھی
ہے جائز تو وہ ہے کہ جسطرح حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کیا اسی طور سے زیارت کری
تو مسنون ہے تو وہ طور یہ ہے کہ قبر کے پاس پہونچکر کہے السلام علیکم دار قوم مؤمنین اور
اہل قبور کی مغفرت کے واسطے دعا کرے اور اُنسے عبرت لیوے اور دنیا سے بے رغبت ہووے
اور آخرت کو یاد کرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیواسطے اجازت دی ہی کہ حاصل و غرض
زیارت قبور سے یہی ہے مکروہ زیارت وہ کہ قبر کو بوسہ دینا اور چہکنا اور وہان ہنسنا سونا دنیا کی
باتین کرنا کہانا پینا حرام وہ ہے کہ قبر کو سجدہ تحیۃ کرنا طواف کرنا نماز کروانا یا جے بجوانا غلاف
اڑہانا کفر و شرک وہ ہے قبر کو سجدہ عبادت کرنا قبر والے سے حاجت مانگنا انکی نذر و نیاز
ماننا انکو غیب دان سمیع نفسان پہونچانے والے سمجھکر اُنسے بلاواسطہ و توسل استمداد کرنا اس تقریر سے
عرس و فاتحہ کے شوقین اور گہڑی چوکیان دینے والون کے حمایتی مجاورون کے پیرو البتہ ہیچ و تاب
کہا دینگے اور وہابی وہابی کر کر خوب سا شور و غل مچا دینگے مگر جب فقہ و حدیث کی عبارتین

استفتاء
کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ
زید کہتا ہے کہ عورتون کو قبور کی زیارت کو جانا جائز ہے اور حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کے بارہ مین کہتا ہے کہ آپ بھی کثرت سے قبر پر جایا کرتی تھین
اور عمر کہتا ہے کہ عورتون کو قبور کی زیارت کو جانا ناجائز ہے اور حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ اگر میں
جانتی کہ عورتون نے بعد میرے کیا بدعتین نکالی ہین تو ان کو مسجد مین جانے سے منع کر دیتی
اور بکر کہتا ہے کہ عورتون کو قبور کی زیارت کو جانا جائز ہے اور حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے زیارت کرنے والی عورتون پر
اور اور لوگون کی طرح لعنت فرمائی ہے اور حضرت
ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے
عورتون کے حق مین زیارت قبور کی اجازت دی ہے اور حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ اعتقاد ہے کہ آنحضرت صلعم نے
بعد وفات حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم

استادون سے مطالعہ کرینگے تو نجالت سے کہسیانی ہوکر سنت جاہلانہ کہکر افترے اور بہتان مین مانتی کرنے لگین گے کیونکہ تہمتون کرنے کی انکی یہ خو پڑگئی ہے عام لوگون کو فریب دینے کے لیے مقید کو مطلق مطلق کو مقید بناکر اس کی نسبت حقانی لوگو پر کرتے ہین تاکہ کسیطرح آپ سچے بنے رہین مگر جہوٹے کو خداوند عالم کبھی سرسبز نہین کرتا انکا دروغ بے فروغ کہل ہی جاتا ہے انکا ایک تیز فقرہ عوام الناس کو بہکانے کو لیے یہ بھی ہے کہتے ہین کہ چاپے کے قرآن و کتابین مت لو وہابیون نے غلط کرکے چہپوائے ہین اصل حقیقت یہ ہے کہ علمای ہند نے جزاہم اللہ خیر الجزا رجب غریب مسلمانون کی ہمت علم دین حاصل کرنے مین کم دیکہی تب دین کی خیر خواہی سے قرآن و حدیث و فقہ کے مسائل ہندی مین ترجمہ کیا تاکہ تہوڑی مدت مین مسلمان اپنے خدا و رسول کی کلام و احکام ایمان و اسلام سے واقف ہو جاوین اور فرض و واجب و سنت و مستحب و حلال و حرام و مباح و مکروہ و شرک و بدعت و توحید و سنت باسانی جان لیوین اور صاحب ثروت دینداروں نے وہی ترجمہ و کتابین باقیات صالحات و وسیلہ نجات سمجہکر چہپواکر وقف فی سبیل اللہ کین تاکہ فائدہ عام ہو غریب غربا بہی فیض پاوین سو الحمد للہ ان علما و امرا کی نیک نیتی کی برکت سے ہزارہا نام کے مسلمان اس ہندی ہی کی بدولت کام کے مسلمان ہوئے اور اس سبب سے ان علم فروشون حق پوشون کا بازار سرد ہوا اب انکو کوئی پوچہتا نہین ایک مسئلے کے جواب کو واسطے چہ چہ مہینے انکے آستانہ بوسی کرتے تہے سو موقوف ہوئی تحفے و ہدیے کا دروازہ بند ہوا ہندی کتابون سے بفضل الہی آپ ہی بے منت تحقیق کر لیتے ہین ہر چند یہ لوگ منطق بے عمل چہاڑتے نگروے کہان مانتے ہین انہون نے جو برسون مین نہ حاصل کیا تہا سو ہندی پڑہنے والون نے حاصل کرلیا اب وہی ہندی رسالے والے دین کے مسائل ہین مطول و مختصر والے بے عمل والون کے جب دم بند کر دیتے ہین تب دل مین کہسیائے ہوکر شور و غل مچاکر جاہلون کو کہتے ہین کہ یہ لوگ جاہل دو رسالے ہندی پڑہ کر نحویون صرفیون منطقیون اصولیون عالمون سے بحث کرتے ہین ارے یار وہ ہندی کتابین وہابیون نے بالکل غلط بناکر چہپوائی ہین سبحان اللہ صرف نحو منطق اصول وغیرہ کتابین چہاپے کی تو درست ہوئین اور دینی رسالے اور قرآن و حدیث چہاپے کی نادرست قربان ایسی اٹکل سمجہ کے خدا کے فضل و کرم سے یہ لوگ انہین ہندی رسالون سے باعمل بن گئے مطلب جاننے سے کام ہے عربی ہو یا فارسی منہ دیکہنے سے

علیہ السلام کے حق خلافت
کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ
انہون نے ظلم اور حضرت عائشہ
کے لیا اور حضرت
صدیقہ رضی اللہ عنہا
کا اور صحابہ رضی اللہ عنہم
عنہم کے حق مین بدعتی
کہنا یا اسلاف اللہ کا
کہنا جانا مرکوز
بہت کے واسطے کہر
مین سنا پانا
کہنا کہنے آزار
کہنا کو
دوسرے جن
درست
نے

کام پانی ہووے یا آرسی سانتوین تہمت میت کی ثواب رسانی سے منع کرتے ہین تفصیل اسکی
یہ ہے نہ ثواب رسانی سے منع کرتے ہین نہ تصدق کی نیت سے کہانا کہلانا منع کرتے ہین ہان نذر و
منت جو کہ عوام کرتے ہین اور ہرگز ثواب رسانی کا ارادہ نہین رکھتے البتہ اُسکو منع کرتے ہین بلکہ ثواب
پہونچانے کا طریقہ بتلاتے ہین وہ طریقہ یہ ہے کہ خواہ نقد ہو خواہ جنس خواہ کہانا اپنے مقدور بھر مسکین
و محتاجون کو دیوے اس نیت سے کہ ای پروردگار اس چیز کا ثواب فلانے کی روح کو تو پہونچا دے
یا یون کہے کہ اس نیک عمل کا ثواب مردے کو اور بخشنے والے کا ثواب بخشنے والے کو پہونچ اور اس سے
زیادہ اس مقدمہ مین کوئی حرکت نہ کرے کہ شرک و گناہ سے بچ جاوے کذا فی زاد الآخرۃ اور
نذر مانتا اللہ تعالی کی سوا دوسرے کے اور شیرینی اور کہانا لیجانا قبر کے پاس نذر کی راہ سے یہ نیت
کی نزدیکی حاصل کرنے کو درست نہین ہے بلکہ بدعت اور مکروہ تحریمی ہے اور کافرون کی عادت ہے
بتون کے حقین قَالَ فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ وَاعْلَمْ اَنَّ النَّذْرَ الَّذِیْ یَقَعُ لِلْاَمْوَاتِ وَمَا یُؤْخَذُ
مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّیْتِ وَنَحْوِهَا اِلٰی مَزَارِ الْاَوْلِیَاءِ اَلْکِرَامِ تَقَرُّبًا اِلَیْهِمْ فَهُوَ
بِالْاِجْمَاعِ بَاطِلٌ وَحَرَامٌ مَالَمْ یُقْصَدْ فِیْهَا لِلْفُقَرَاءِ اَلْاَحْیَاءِ وَقَدِ ابْتُلِیَ النَّاسُ بِذٰلِكَ
وَلَا سِیَّمَا فِیْ هٰذِهِ الْاَعْصَارِ وَقَدْ بَسَطَ الْعَلَّامَةُ قَاسِمٌ فِیْ شَرْحِ دُرَرِ الْبِحَارِ وَلِذَا قَالَ الْاِمَامُ
مُحَمَّدٌ لَوْ کَانَ الْعَوَامُ عَبِیْدِیْ لَاَعْتَقْتُهُمْ بِلَاوَلَاءٍ وَذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ فَفِیْهِ یَعْبُدُوْنَ
انتہی ترجمہ جان تو کہ نذر جو مانی جاتی ہے مردون کے واسطے اور لاتے ہین روپے اور چراغ
اور تیل اور مانند اسکی بڑے بڑے اولیا کی قبرون کے پاس انکی خوشی چاہنے مین پس وے علماء کے
نزدیک باطل اور حرام ہین جب تک کہ اسکے ماننے کا ارادہ نہ ہو فقرا کے واسطے اور اس بلا مین یہ دنیے
ہین لوگ خصوصًا اس زمانے مین اور خوب کہولکر بیان کیا ہے علامہ قاسم نے در البحار کی شرح
مین اسی سبب سے کہا امام محمد نے اگر ہون عوام میرے غلام البتہ مین آزاد کرون بدون ولا کے یہ اسواسطے
کہ وے نہین سمجھتے سوا اسمین ہوشیار ہون اور عبرت پکڑین اور فتاوی عالمگیری کا بھی یہی مضمون
ہے مگر جہالتی لوگ ہر چند انکو سمجھاوین پر یہ نذر لغیر اللہ اور کسبیون کے چکنے چپڑے روٹی پلاؤ
زردہ کے کہانیوالے بدعت پسند ہرگز نہین مانتے اور عجب بے انصاف ہین کہ کہتے ہین حضرت کو عبد کا لفظ
کہنا بے ادبی ہے اور انبیاء اور اولیا کو علام الغیوب و کشاف الکروب و متصرف الامور جاننا

نسخہ محمدیہ

سنت وجماعت کا عقیدہ ہے اور عرس مین ناچ ورجا جاو پرستش قبور وشادی غمی کی رسم
مقرری وعید برات کی رسوم جو قدیم سے چلی آتی ہین سو بے تکرار وبے شبہ جائز نہین آدہی سر کے
بال رکھنے والے ڈاڑہی کترانے اور منڈانے والے مونچھ بڑہانے والے بیاج خوار رشوت خوار زناکار
غیبتی چغلخوار تہمتی سونارو پالڑکون کو پہنانے والے محرم مین فقیر بننے والے تعزیہ شدہ جھوٹی قبرین
طاقچے پوجنے والے شاہ عادل شاہ مدار شیخ سدو زین خان لال پری سبز پری وغیرہ
کے معتقد بہوانی وکالی کی بکری کہانے والے بے نماز دیوالی وہولی کی رسم کرنے والے صلح کل کے
مذہب والے مرشدون کی قبرون کو سجدہ کرنے والے مریدون سے سجدہ لینے والے بندونکو معبود
وجمع اللہ کہنے والے قرآن کو چیاپتیان تسبیح کو مینگنیان نمازی کو اڑیکا مسجد کو گوز خانہ پائجامہ کو
گوزدان کہنے والے شرع کو منکر اہل سنت وجماعت ہین اور جو حضرت کو بندہ کہے انبیاء اولیاء کو
حاجت روا مشکل کشا غیب دان نہ جانے اور عرس وقبور کی پوجا ونذر بغیر اللہ وشادی وغمی کے رسوم
منع کرے اور سب سر کے بال رکھے اور تعزیہ وچلہ پرستی کو بُرا جانے اور شاہ دادل وغیرہ پیرونکی
منتین مانے مہوانی کالکا کالی وغیرہ کی بکری کو حرام کہے مشرکون بدعتیون کا شریک نہ ہووے
سجدہ لغیر اللہ کو حرام وترک جانے بے شرع فقیران کفر کے کلمے بکنے والون کو اور شائع سجدہ لینے
والون کو اور حق پوش علما کو جنکو خدا اور رسول نے برا کہا انکی مذمت کرے وہابیہ بلکہ سنت کی جماعت سے
خارج بلکہ کافر سبحان اللہ ماشاء اللہ خوب پہچان وعلامت وہابیون اور سنیون کی ٹہیرائی ہے اگر انہین
علامتون سے ہمکو وہابی ٹہیراتے ہو تو ہم کیا بلکہ علمای ہفت طبقہ متقدمین ومتاخرین تمہارے نزدیک
وہابی ہوئے تو الحمد للہ کہ تمہارے ہی کہنے سے ہم لوگ غالب بڑی جماعت والے ٹہیرے اور تم لوگ اپنی
ہی تقریر سے منکر انبیاء واولیاء ومنکر شفاعت وسنت وشریعت ومنکر مذہب فقہ بنے خوب ہی سر کے
بل اوندہے منہ بلکہ چارون شانے چت گرپڑے آٹھوین تہمت نماز سنت نہین پڑہتے تقصیر
اسکی یہ ہے کہ یہ بالکل محض بہتان ہے ہم سنی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جان دیتے ہین اور بدعت وبدعتیون
سے الگ رہتے ہین چنانچہ اسی سبب سے ہم لوگ بدعتیون کے نزدیک مطعون ہین ہم بھی اگر انکے مانند
تارک سنت وبدعت پسند ہوکر انسے ملے جلے رہتے تو اتنی بدنامیان کیون اٹہاتے
سدو زسو پرستون کے ملامت کا نشانہ کیون بنتے۔ الحمد للہ بدنام ہونا دین کے سبب سے

اور ہر کس و ناکس کے طعنے سہنا یہ بھی عین دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہو کہ سنیون سے خود بخود ادا ہوتی ہے فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِکَ ہان ایسا تو کہتے ہین کہ اقامت ہو گئی ہو اور جماعت ہو رہی ہو تو جماعت مین ملجاوے اور وقتیہ فرض پڑہ لیوے بعدہ سنت کی قضا کرے حدیث اور فقہ کی کتابون مین یہ مسائل موجود ہین مگر مفتری لوگون کو وہابی کہنے کی ایسی سخت بیماری ہو گئی ہے کہ کوئی دوا انہی نہین کرتی آخر یہ مہلک بیماری اُنکو ہلاک کر کر چھوڑتی ہے بڑا تعجب ہے کہ ناحق ہتمتین بے ہودہ تراش کر انکی بسبب ناکردہ گناہونپر کرتے ہین اور اپنا دین و ایمان برباد دیتے ہین **نوین تہمت** قبر و نپر پہول ڈالنا منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہ ہے کہ قبر و نپر پہول ڈالنا کتب حدیث و فقہ معتبرہ سے اصلاً ثابت نہین اور جو لوگ کہ سند اس حدیث کی لیتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبر والون کو عذاب ہوتے ہوئے دیکھکر بسبب شفقت نبوی کے ایک جریدہ گیلا لیکر اُسکو چیر کر دونو قبرون پر گاڑ دیا سو شیخ عبد الحق اسحدیث کو نیچے لکہتے ہین کہ بعضے لوگ اسحدیث کو پہول و سبزہ قبر پر ڈالنے کو لیے دستاویز بناتے ہین سو خطابی نے جو عالمون کا امام اور حدیث کی شارحون کا سردار ہے اسکی دستاویز کو رد کیا ہے اور اُنہون نے کہا ہے کہ اسحدیث سے پہول و سبزہ قبر و نپر چڑہانا ثابت نہین ہوتا اور یہ بات بے اصل ہے صدر اول مین نہ تھی اور کرمانی نے کہا ہے کہ اس گیلی لکڑی مین تاثیر نہ تھی کہ رافع عذاب ہو وہ برکت خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتہہ مبارک کی تہی اور عینی شرح صحیح البخاری مین ہو وَکَذٰلِکَ مَا یَفْعَلُہٗ اَکْثَرُ النَّاسِ مِنْ وَّضْعِ مَا فِیْہِ الرُّطُوْبَۃُ مِنَ الرَّیَاحِیْنِ وَالْبُقُوْلِ وَنَحْوِھَا عَلَی الْقُبُوْرِ لَیْسَ بِشَیْءٍ وَاِنَّمَا السُّنَّۃُ ھِیَ الزِّیَارَۃُ ترجمہ یعنے ایسا ہے جو اکثر لوگ کرتے ہین تر و تازہ پہول اور سبزہ وغیرہ قبر و نپر رکہتے ہین سو کچہ نہین سنت تو زیارت ہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّھَا تُرَھِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ یعنے زیارت کرو قبرون کی کیون کہ تحقیق زیارت انکی بے رغبت کرتی ہے دُنیا سے اور یاد دلاتی ہے آخرت کو پس جو کام کہ خلاف تزہد دنیا و تذکر آخرت سے ہو سو زیارت قبور کے مطلب سے خارج ہو اب وہابی وہابی کہنے والے ہزار تقریرین کرین و بدعتی کہ جنکے دلمین بڑی مضبوطی سے بدعت رچ رہی ہے ہرگز نہ مانینگے بلکہ عوام الناس کو یہ مغالطہ دینگے کہ یہ رسم سالہا سال سے مسلمانون مین رائج ہے کسی وہابی کے کہنے سننے سے ہرگز نہ چہوڑنا چاہیے **دسوین تہمت** قرآن خوانی سے منع کرتے ہین

بتفصیل اسکی یہ ہے کہ مطلق قرآن خوانی سے منع نہین کرینگے صراحۃ تہمت ہو مگر قبر کے گرداگرد بیٹھکر بلند آواز سے قرآن پڑہنے سے نصاب الاحتساب مین مکروہ لکہا ہے اِنَّ خَتْمَ الْقُرْاٰنِ جَہْرًا بِالْجَمَاعَۃِ وَ یُسَمّٰی بِالْفَارِسِیَّۃِ سِیپارہ خواندن مَکْرُوْہٌ ترجمہ یعنے بیشک ختم قرآن کا بلند آواز سے ساتھ اسنوہی کے جسکو فارسی مین سیپارہ خوانی کہتے ہین مکروہ ہے ۔ اور اگر قرآن خوانی سے منظور ثواب سانی ہے تو بغیر مزدوری کے پڑہا جاوی نہین تو عند البعض ثواب نہین چنانچہ شاہان کی عبارت ہو اُجْرَۃُ الْقُرْاٰنِ مِثْلُ اَنْ یَّسْتَاْجِرَ رَجُلًا لِیَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی رَاْسِ الْقَبْرِ فَلِہٰذَا الْقِرَاءَۃُ لَا یَسْتَحِقُّ بِہِ الثَّوَابَ لَا لِلْمَیِّتِ وَلَا لِلْقَارِیْ ترجمہ یعنے مزدوری قرآن کی جیسا کہ مزدور پکڑے کسی شخص کو تو کہ وہ قرآن پڑہے قبر پر کہا گیا ہے کہ اس پڑہنے کا ثواب نہین ملتا نہ میت کو نہ پڑہنے والے کو ۔ اور نصاب الاحتساب مین ہو کہ مقرر کرنا قاری کا قبر کے پاس بدعت ہے، اور اسطرح کی قراۃ مین کچہ ثواب نہین اور نہین کیا اسطور پر کسی خلیفہ یا صحابی رضی اللہ عنہ نے اور ہدایہ کے کتاب الاجارہ مین ہے اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تَاْکُلُوْا بِہٖ وَفِی الشَّاھَانِ اَیْ بِالْقُرْاٰنِ یعنے پڑہو قرآن اور نہ کہاؤ ساتھ اسکے اور شاہان بشرح ہدایہ مین ہے یعنے نہ کہاؤ ساتھ قرآن کے پس معلوم ہوا کہ یہ کام قاریون کے حقیقت برا ہے اور میت کو حقیقت مین بھی ثواب کا موجب نہین اور طریقہ محمدیہ کے اخیر مین پڑہنا قرآن کا قبر و پر بیٹھکر اور اسپر مزدوری لینا صاف حرام لکہا ہے اور رد المحتار حاشیہ درالمختار مین حرمت اسکی خوب تحقیق سے لکہی ہے اور جوہرہ والے کے قیاس کو خوب رد کیا ہے جس نے اجرت تعلیم قرآن پر قیاس کرکے اسکو بھی روا کیا تہا جسکو منظور ہو ان دونو کتابون مین بتحقیق نظر کرے اور وہ دونو کتابین علماے ہندوستان کی بنائی ہوئی نہین بلکہ طریقہ محمدیہ روم کی ولایت مین بنا اور رد المحتار شام کے ملک مین وہان تو وہابی کا نام و نشان بھی نہ ہوگا گیارہوین **تہمت** قبر کے پاس صدقے سے منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہ ہے کہ قبر کے پاس صدقہ دینا تو منع نہین کرتے مگر کہانا قبر و پر عید و شب برات کو حلوا چپاتی شیرینی وغیرہ لیجانے کو البتہ منع کرتے ہین اور روٹی دلیہ خواجہ خضر کے نام سے جو بہادون کے مہینے مین دریا مین ڈالتے ہین انکو منع کرتے ہین قبرون پر کہانا نذر و نیاز کا لیجانا منع ہے چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا اس زمانے کے نصاری علما کو خدا تعالی نیک توفیق دیوے کہ حق کو باطل کا لباس نہ پہناوین اور بدعت کی تحسین

مین لب نہ ہلاوین اور بدعت پسندون کی خوشامد سے بدعتون کے رواج کے فتوے نہ دیوین
رباعی ای آنکہ بعلم خویشتن مغروری ✤ میدان بہ یقین کہ از حقیقت دوری ✤ از علم غرض
صحت دین مے باید ✤ چون صحت دین نباشد رنجوری ✤ **بارہوین تہمت** پہلے پیرون
کے تبرکون کو پانی مین ڈلوانے تہین تفصیل اسکی یہ ہے کہ یہ غلط ہے مگر حد سے بڑہ کر تعظیم کرنے کو
اور قرآن کے عوض اُسکی تلاوت کو اور اُسکے پاس عود جلانے اور اُسکو عطر لگانے کو اور قبر مین کہنے
کو منع کرتے ہین ہان اگر کوئی اپنے مرشدون کے نام یاد کرے یا تبرکاً اپنے پاس رکھے تو
قباحت نہین بلکہ موجب خیر و برکت کا ہے مصنف پر پوشیدہ نہ رہے کہ اس عاصی نے صرف
تفصیل تہمتون کے لکہنے پر کفایت کیا مفصلاً نہ لکہا نہین تو ایک رسالہ دوسرا بنتا اور
جوابات اُنکے مشروحاً دوسری کتابون مین موجود ہین چنانچہ توقیت الایقان و فیض عام و
باران رحمت و تفہیم المسائل و ضیاء الایمان و رد اتہامات وغیرہ کتابون مین ہے ✤
فصل تیسری اس فصل مین وے مسائل ہین جو ہم مین اور انمین مختلف
ہین سائل کے سوال پر بدعت پسندون کا جواب ہی اور بدعت شکن کا اسپر رد ہے **سوال**
نیاز سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت غوث اور اولیا کی درست ہی یا نہین **جواب** نیاز
بزرگون کی صحنک و شربت و کہچڑی و روٹ چونگا وغیرہ کہانے کی چیزون سے درست ہے
رد سبحان اللہ بدعت کے جلانے اور سنت کے مٹانے کی خوب تجویز نکالی ہے نیاز بغیر اللہ
جو احادیث و فقہ سے حرام ہے اور باطل اُسکو جائز کر دیا اور طعامون کی تخصیص بھی درست
کر دی نیاز کے کہانون کی تخصیص کا اور اُنکی تعظیم حد سے بڑہ کر کرنا جاہلان کو رد عالمان مختلف
الظاہر والباطن کا اختراع ہے کہ حضرت بی بی کی نیاز کا نام صحنک اور اسکو مردون نے اور نکاحی
عورتون نے نہ کہانا اور امام حسین رضے اللہ تعالے عنہ کی نیاز روٹ چونگے شربت کے سوا
دوسرے کہانون پر نہ ہو وغیرہ واہیات کا اعتقاد تو عوام سے بڑہ کر خاص بلکہ خاص الخاص کا جگہ عرف
مین بڑے حضرت کہتے ہین یہانتک پہونچا ہی کہ اگر کوئی دیندار دلیل حدیث و قرآن سے ان لوگون کو
اس بیہودہ عقائد سے منع کرے تو بجز انکار و طعن و لعن کے جواب نہین دیتے کیا مقدور کہ اپنے
آبای و اجدای رسمون مین جو کہ قدیم سے چلی آتی ہین فرق آجاوے بلکہ مقرر کیا ہوا بڑی تعظیم

صاحبہ وخانم صاحبہ کی معتبر روایتون سے ہی وہی فرض و واجب ہے اسمین ذرہ بھی تفاوت نہو
بڑی حضرت کی تاکید ہوتی ہے کہ کہانے کی تخصیص مین اور مقرری دنون مین تبدیل نہو اگر
کسی نے رجب مہینے کی نیاز گنج کے پیالے اور حضرت امام کا کونڈا اور میران کی مہندی اور حضرت
پیر کی نیاز کا کھچڑی امام قاسم کا توشہ اصحاب کہف کے چراغان سبز پری کنگنیان تیراتیزی
کا طبق شیخ سدو کی مرغی شاہداول کی گائے شیخ عبدالحکیم کی حلیم بوعلے قلندر کی گلگلے سید
جلال بخاری کی کھیر چپاتی سوا پہر کے روزہ کی نیاز کے مُرمُرے لال پری کے چنے کشمش خواجہ
نقشبند کا دلیہ خواجہ خضر کا گھوڑا غیبی پیر کے جہاز حضرت جبرائیل کا رنجگہ مدار صاحب
کی تہولی چار یارون کی بدہی بڑی شب برات کو دودہ پتاسے بی بی کی نیاز سوا من کا
روٹ آتش پری کی منحک گودبہرانے کو مولی ہنگین ستو اور شادی مین قرآن خوانی بوٹن
چاٹن مین مرثیہ خوانی تیجے دسوین چالیسوین برسی مین سیویان ولیمہ کو کھچڑی بڈھے بابون کے
نیاز مچھی وغیرہ کرے تو اُنکے عقیدہ مین ہرگز ادا نہوگی بلکہ جسکے نام کی جو جو چیزین مقرر ہوئی ہوئی
ہین اگر وہی ہون جب ہی ہوگی بہلایہ تو فرماؤ کہ کہانا دفن کرنا اور چراغ نہ بنانا آلاوے
مین ماتھہ دھونا تیجا دوسرے دن یا چوتھے نہ کرنا دسوان نوین دن نہ کرنا چالیسوین مین تین
چار کم کرنا فاتحہ دیتے وقت کہانا میوہ ناس گانجہ افیون شراب حقہ پانی کپڑے سامنے
رکھنا حیض والی فاتحہ کا کہانا نہ پکانا چاجس گہر مین ہو وہان فاتحہ نہ دلوانا دیگ کو صندل لگانا
ناڑا باندھنا فاتحہ کے وقت دیگ کا منہ کھولنا فاتحہ کے بعد تسلیم کرنا یہ روایتین کونسی فقہ کی
کتابون مین ہین اور ان رسمون مین فرض وواجب کے جیسا اہتمام کرنا اسکی کمی بیشی سے ڈرنا کون
دین و آئین ہے یہ حرکتین تو اوز اسکے مشابہت کفار نا ہنجار کے ہین عاقل مسلمان ایسے بیہودہ
حرکات سے باز رہیگا علاوہ بریں ان رسمون کے جواز پر کوئی دلیل کتابی ہوتی تو جواز کہنے والا
البتہ سرخرو ہوتا مومن کامل وہی ہے جو مٹی ہوئی سنت کو جلاوے اور بدعت رواجی کو مٹاوے
اس تقریر سے کوئی خام و مفتری یہ نہ جانے کہ بزرگون کی ثواب رسانی سے منع کرتے ہین حاشا
وکلا ایسا نہین ہے بلکہ تراشی ہوئی تخصیصون سے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے منع کرتے ہین اتنا ہی اگر
کوئی بزرگون کے ارواح مبارک کو ثواب پہونچانے کی نیت سے طعام پکاکر مستحقون کو کھلاوے

اوپر نہ سمجھے کہ فلانا ہی کہانا ہو یا فلانا ہی دن ہو یا فلانے ہی لوگ کہاوین یہ بات قطعی
اٹھا دیوی تو بالکل درست ہے اور جاے انکار نہین خداوند عالم سمجھ دیوے آمین سوال
عرس کا دن مقرر کرنا کیسا ہے جواب عرس کا دن مقرر کرنا بزرگون کا عمل ہے موافق حدیث
شریف کے مَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ یعنے جس کو مومن نیک سمجھین
سو وہ اللہ تعالے کے نزدیک نیک ہے مگر عرس مین ناچ وغیرہ اور صندل وعود بدعت و نامشروع
حرام ہے رد و مقرر کرنا عرس کا اور ثابت ہونا اسکا حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے اور
خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم اور ائمہ مجتہدین اور فقہاے معتبرین رحمۃ اللہ علیہم سے
نہین ہے اور جو کام کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم سے
ثابت نہ ہووے اسکو موقوف رکھنا چاہیے شرع کے مقدمہ مین ہمکو اعتبار امام اعظم ابو حنیفہ
کوفی رحمہ اللہ کا ہے نہ منشا خان لودھی کا قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری مین لکھا ہے جسکا
معنے یہ ہے کہ درست نہین ہے جو کرتے ہین جاہل لوگ ولیا اور شہدا کی قبرون کے ساتھ سجدہ
کرنا انکو یا طواف کرنا انکا یا روشن کرنا وہان چراغ یا بنانا مسجد کا اس مقام مین اور جمع
ہونا وہان آدمیون کا برسون دن عید کے وضع پر اور نام رکھنا اس کا عرس انتہے
اور تعجب ہے کہ جواب دینے والے نے کہا ہے کہ عرس مین ناچ وغیرہ نہ ہووے سو صاحبو
عرس اسی کا نام مشہور ہے کہ جسمین ناچ یا جائز دہام عوام عود صندل وغیرہ مجمع فساق چیزین
موجود ہووین انکے بغیر عرس کہان ہوتا ہے مثلاً اگر اسدن سب ملکر لاکھ بار کلمہ طیبہ
پڑھین اس بزرگ کو ثواب بخشین یا لاکھ بار استغفار اس بزرگ کے واسطے کرین انکا نام
ہرگز عرس نہ کہینگے اور اگر عرس کے معنے قبر پر لوگون کا جمع ہونا ہے تو اسکا معنے بھی حدیث صحیح سے
ثابت ہی چنانچہ مشکوۃ شریف مین نسائی کی روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے
لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا یعنے مت بناؤ میری قبر کو عید کہ اجتماع سرود ولہو ولعب کا ہے اور یہ
جمع ہونا موجب غفلت کا ہے پس جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر شریف پر ازدحام کی اجازت
نہ فرماوین تو دوسرے کی قبر پر کسطرح جائز
ہووے باوجود اسکے کہ ہمارے زمانہ مین ظاہر ہے کہ اہتمام عرس کا اتنا کرتے ہین کہ اسلام

کے کامون مین یعنے جمعہ و جماعت مین تو عذرہاے نامعقول لاتے ہین مگر زرنبخش صاحب
کے عرس کو بیماری اور نوکری و قرضداری وغیرہ کا عذر لانا تو کیا اُسکے قضا کو کفر و بدعت جانتے
ہین اور عرس کی جگہ ایسے بُرے کام ہوتے ہین کہ اُسکا ذکر لکھنے سے قلم کو بھی شرم آتی ہے
مگر بغیر ذکر کے عرس کو جائز کہنے والے نہ شرماوینگے سو اُنکو شرمانے کے لیے شمہ احوال عرس
کا بیان کرتا ہون کوئی تو کسی کی پگڑی چرانے کے فکر مین ہے کوئی جیب کترنے کی تدبیر مین
کوئی برقعہ والی بی بی پر ٹکٹکی جماتا ہے کوئی بنوجی کے ٹھوکر پر غش کہا رہا ہے کوئی عاشورون
کی ٹھومری پر لوٹ پوٹ ہو رہا ہے کوئی فیض جی کی درگاہ کے روبرو کا ناپہوسی کر رہا ہے کوئی
بزرگ کی قبر کو سجدہ کر رہا ہے کوئی طواف ہی کرتا ہے کوئی ناک گھسنی کر کر دعا مانگتا ہے مجاور
سیرون عود جلا رہے ہین کدہر کی زیارت کہان کی عبرت نام ولی کی زیارت کا کام حظ
نفسانیت کا اور جائز کہنے والے نے عرس کی رسم کو جو مَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا
سے ثابت کیا ہے سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ قول علماء مجتہدین و فقہاے معتبرین کے باب مین سے
نہ ہیچ اجماع صوفیان صوف پوش و دستانجان دین فروش کے اور بعضے عرس کے شوقین شہوت
پرستون کی خاطر سے بڑی تالاش کر کے یہ دلیل لاے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ہر سال شہدا کے قبور کی زیارت کو جاتے تھے یَاْتِیْ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ عَلٰی رَاْسِ كُلِّ
حَوْلٍ یعنے آتے تھے شہیدون کی قبرون پر ہر سال کے سرے پر سبحان اللہ بڑی قابلیت
خرچ کی سنو یہ حدیث اول تو متصل الاسناد و مرفوع نہین ہے اور صحاح سے بھی نہین اور اگر
صحیح بھی ہو تو مجمل ہے معلوم نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہر سال محرم کے یعنے یا ہر ہر
سال موت سے صاحب قبر کی زیارت فرماتے تھے اور اصول کے قاعدہ سے مجمل حدیث پر عمل جائز
نہین اور اگر اسحدیث کو مبین ہی فرض کرین جیسا کہ عرس کے جواز والے فرماتے ہین تو پھر بھی
عرس پر دلالت نہین ہو سکتی بلکہ صرف زیارت قبر کی دلالت ہو سکتی ہے اور زیارت قبر کو تو کوئی
نہین منع کرتا میان صاحب تمہاری تسلی فقط زیارت سے کب ہوتی ہے اور عرس اسی کا
نام ہے جس قبر پر اوپر گذرے ہوئے لوازمے مفروض ہوون اور اگر کوئی ہفتہ عشرہ مین زیارت قبور
کیا کرے اسے عرس کون کہے گا اور یہ سب کھیڑا عرس میلے کا مجاور لوگون نے لگا رکھا

ہی بڑے جزا سمین ناچ ہے کہ اسی سبب سے دہان فاسقون کا جماؤ ہوا کرتا ہے دکانین لگجاتی ہین تماشا دیکھنے کو واسطے جھنڈ کے جھنڈ چلے آتے ہین اور اسی سبب سے مینڈنی زیادہ آتی ہے بھلا ناچ موقوف کرکے اس سال مجاور صاحب سے پوچھو کہ مینڈنی کا کیا حال ہے وہ واعظون کے نام سے روکر کہیگا کہ مفت مین تین سیر عود جل گیا اور خاک بھی نہ ملی نظم عرس مجلسہا بکردند شیخہا

مثل دلمے تا بگیرند خلق را	مے نہند دلمے چراغان مذران	مہید وند جہلا چو پروانہ بر آن
میکنند قوال را ملان در آن	دانہ اندازند بہر مرغ اندر آن	اہل دنیا مثل حیوان غافلند
بے تامل بہر دانہ مشرکند	پیشتر شیخ و فقیران زاہدان	مے نہند اخلاص بانیکان بدان
صلح با ہر نیک و بد مردم نہند	تا کہ نیک و بد ثنائے شان کنند	نہ کسے را ہی از مسکر کنند
کہ سبا دامرد مان زان بد برند	از کلام اولیا سخنے کنند	تا کہ با مکر و دغا ندمے دہند
مکر و حیلہ مے کنند از بہر مال	نفس خود را مے نمایند از کمال	سخن شیرین و ملایم مے کنند
مردمان صد تا فریب از وی خورند	تا بداند خلق ایشان کاملند	نذر و ہدیہ نزد ایشان آورند
ناریان مر ناریان را جاذبند	نوریان مر نوریان را طالبند	اہل باطل باطلان را رامی کشند
اہل حق از اہل حق خوش مے شوند	طیبات آمد ز بہر طیبین	للخبیثین الخبیثات است این

سوال برسی کے فاتحہ درست ہو یا نہین **جواب** بعض فتاوون سے جائز ہوتی ہے اور بزرگون نے اسپر عمل کیا ہے اگرچہ بدعت ہو مگر بدعت حسنہ ہو اور دسوین چالیسوین کا کہنا لغو ہے شرع سے ثابت نہین مگر جبکہ تصدق نافع ہے بشرطیکہ عزبا کو کہلاوین رد سنو صاحبو برسی جائز رکھنے والے کی ملمع باتین دریافت کرو کہ برسی کو جائز اور دسوین چالیسوین کو لغو ٹہیرایا ہے کیسا فریبی ہے جسمین برسی جائز ہے اُس فتاوے کا نام تو لکھا ہوتا تو شاید جائز کہنے والے کے پاس اسکی بزرگون کی کوئی کتاب ہوگی جسمین سب بدعتین کہانے جائز ہین اور یہ عبارت اُسی کتاب کی ہوگی البتہ چکتہ بین العصر والمغرب حلال وکل مسکر حرام الا علوله مگر اسکا رد ہماری سنت و جماعت کی کتاب کشف الغطا و جامع البرکات مین یون ہے کہ آنچہ بعد سالے یا شش ماہی و چہل روزہ درین دیار طعام می پزند و آنرا بہاجی گفتہ بخشش مے کنند چیزے داخل اعتبار نیست پس معلوم ہوا کہ جیسے دہم و چہلم بے اصل ہے ویسے ہی برسی بھی بے اصل ہے اور وہ جو لکھا ہے کہ جبکہ تصدق

کافی ہے بشرطیکہ غربا کو کہلاوے تو انصاف کیجیے کہ ہمارے زمانہ مین جو بیچارے سوان وغیرہ کا
کہانا کرتے ہین سو رسم ادا کرنے اور حصہ بخرا برادری مین بانٹنے اور فخر اور نام کو کرتے ہین یا تصدق
اموات کی نیت سے اور غربا کو کہلاتے ہین یا تو نگرون کو توڑے بھیجتے ہین جب تصدق کی نیت
نہ ہوا اور مستحقون کو نہ ملا تو بدعت حسنہ ہوا یا سیئہ اب اسکا جواب تم کچھ نہ دے سکوگے ہم سے سنو
کہ فتاوی بزازیہ مین ہے کہ مکروہ ہے طعام پہلے دن اور تیسرے اور ساتوین اور کہانا قبر و نکی
پاس مقرری دن مین اور دعوت کرنی قرآن پڑہنے کی اور جمع ہونا نیک لوگون اور قاریون کا
ختم قرآن کو اور مکروہ ہے ضیافت لینا مصیبت والے سے کیونکہ یہ درست ہے خوشی کے ایام مین
نہ غمی مین سو یہ بڑی بدعت ہے اور ایسا ہی ہے مستملی اور فتح القدیر اور نوادر فتاوے مین کہ
قبول کرنا مردے کے واسطے جو کہانا کرتے ہین بیشک مکروہ ہے تیسرے دن کرین یا ساتوین یا
مہینے یا برس مین کہانا اسکا علما و فضلا کو مکروہ ہے اور ایسا ہی نوادر ہشام و قرآن خوانی وغیرہ
معتبر فتاوون مین ہے اور کہا بزازی نے کہ اگر مسکین و فقرا کو کہلاوین تو جائز ہے اور فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانا مردے کے نام کا مارتا ہے دلکو اور جامع البرکات مین ہے خیرات کی
نیت سے مردے کو ثواب پہونچانے کو واسطے جو پکاوین اسکا کہانا سوائے فقرا کے دوسرے کو جائز نہین اور کچھ
پڑہنا کہانے وغیرہ پر اور ہاتھہ اُٹھانا اُسپر بطریق رسم فاتحہ کے کہانے کے اول یہ طریق علمائے
سلف سے ماثور نہین سلف کا یہ دستور تہا کہ کہانے کے بعد مغفرت کی دعا اہل ضیافت
کے لیے کرتے تہے اسی طرح ہے شرح شرعۃ الاسلام مین یہ فاتحہ دنیا جو عرف مین مشہور ہے
اس دستور اور ترتیب کے ساتہہ جو عوام نے معمول کر رکہا ہے کہ نذر و خیرات کی شیرینی کہانا
لاکر سامنے رکہہ مُلا کو کہڑا کر کے کچھ الفاظ مقرری کے بعد الحمد و قل ہاتہہ اُٹہوا کر پڑہاتے
ہین اور اسکو فاتحہ کہتے ہین اور بغیر اس رسم کے کہانا اور بانٹنا اُس کہانے کا جائز نہین
رکہتے بلکہ نقصان کا سبب جانتے ہین سو یہ طریقہ منکر و عادت و مشابہت ہندوون کی
ہے اور اگلے لوگون کا یہ رواج نہین تہا کما فی رضاب الاحتساب ان معرفا یقوم
فی صف النعال و یقرء بعد الختم آیۃ من الاخلاص ثلاثا و من الفاتحۃ مرۃ و ھو قائم
و الناس قعود انہ بدعۃ و لم ینقل ھذا الصنع من السلف اور زاد الآخرۃ مین ہے

کہ فاتحہ جو عوام کرتے ہین جیسے زمین کو لیپ کر شیرینی یا کھانا وہان رکھکر خوشبو جلاتے ہین
اور وہان ادب سے کھڑی ہوکر یا بیٹھکر ہاتھہ اُٹھاکر الحمد وغیرہ پڑہتے ہین اور بدون کرنے
ان رسمون کے ثواب نہ پہونچنے کا اعتقاد رکھتے ہین یہ بُری بدعت ہی فاتحہ دلانے والے مجتہد
کے نقل ہے مالی گاؤن مین ایک عورت نے بدعتیون کے تراشے ہوئے عرفے کے دن
ملا کو بلاکر کہا کہ میرے خاوند کو مردون مین ملاؤ ملا نے کہا اسکو مرے نو دس مہینے ہوئے
اب مردون مین کیسا ملاؤن خفا ہوکر بولی تم نہین جانتے تو خیر چلو فاتحہ دو بیچارہ ایک لیپی
پوتی جگہ پر کئی قسم کا کھانا اور پانی اور میوہ اور حقہ رکھا ہوا دیکھہ کر حیران ہوا پر چار پانچ پیسے
کے لالچ سے فاتحہ دینے لگا سو وہ مجتہدہ لہنگا اُٹھاکے اُس اسباب کے پاس بیٹھ گئی ملا صاحب
نے بہتیرا ہی ہون ہون کیا مگر وہ نہ اُٹھی ملا بیچارہ جون توں ختم کو ختم کرکے پانچ پیسے لیکر وہان
سے بھاگا واللہ اعلم مگر قیاس تو اچھا دوڑایا غرض کہ بدعت کے کام کرنے سے یہ فضیحتے و
رسوائی ہوتی ہے بعضے پلاؤ کے لالچی کہتے ہین کہ اگر تیجے دسوین کا دن مقرر کرنا روا نہین
تو جمعہ و عیدین کا دن مقرر کرنا بھی جائز نہین ماشاء اللہ خوب قابلیت جہاڑی اور خود مجتہد
بنکر شرع مین عقل نامعقول کو داخل کرکے خوب دخل در معقولات کیا میانصاحب ذرا ہوش سنبھالکر
بات کرو جمعہ و عیدین وغیرہ تو شریعت کے مقرر کیے ہوئے ہین تم بھی شریعت کی کتابون سے
تیجے دسوین وغیرہ کے دن مقرر ہونا ثابت کردو اے حضرت یہ قیاس مع الفارق ہی کنوئے
مین گرے ہوئے کو تو رسّی پکڑاکر اوپر کی طرف کھینچ لیا جاتا ہے بھلا بلندی پر جو اٹکا ہوا اُسکو
نیچے کی طرف کیونکر کھینچینگے ایسے ہی قیاس دوڑانے والون نے شراب اور بیاج اور سخت سود و
بکرا اور قصاب و ضیافت کا برابر کیا شیطان بھی ایسا ہی قیاس کرکر آدم علیہ السلام کو سجدہ کرکے
ملعون ہوا نعوذ باللہ منہا سوال بسم اللہ جو چار سال چار مہینے چار دن کے بعد بچہ کو پڑہاتے
ہین سو کیا حکم ہے جواب بسم اللہ اس مدت پر پڑہانا بدعت حسنہ ہے رد اس جواب دینے
والے کی نئی شریعت نکالنے اور مجتہد بننے پر صد آفرین ہے اس بزرگ کی پاس بدعت حسنہ
وہ ہی کہ جو خود کرتا ہے اور احسن جانتا ہے نہین تو بدعت حسنہ کیسی ہوگی مجمع البحار کے خاتمہ
مین مذکور ہے وَقَدْ كَتَبَ إِلَى شَيْخِنَا الشَّيْخُ عَلِيُّ الْمُتَّقِي فِيمَا جَرَتْ عَلَيْهِ عَادَةُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْبِلَادِ

أَنَّهُمْ يَبْتَدِؤُنَ بِتَعْلِيمِ الصِّبْيَانِ لِلْقُرْآنِ حِينَ يَمْضِي عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ سِنِينَ وَأَرْبَعَةُ
أَشْهُرٍ وَأَرْبَعَةُ أَيَّامٍ هَلْ لَهُ أَثَرٌ فِي الْحَدِيثِ أَوْ فِي السَّلَفِ فَكَتَبَ أَنَّهُ لَمْ يُوجَدْ لَهُ شَيْءٌ
يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ یعنے لکھا میرے شیخ کو شیخ علی متقی نے اس بات مین کہ یہ جو اکثر لوگون مین رواج پایا ہے
کہ شروع کراتے ہین بچون کو قرآن کی تعلیم چار سال چار مہینے چار دن پر آیا ہے اسکے لیے کوئی
نشان حدیث مین یا سلف کی کتابون مین پس لکھا شیخ نے کہ مقرر پایا نہین گیا اس باب مین
کچھ کہ اعتبار کیا جاوے اسپر اور جو عمدۃ الامر اور معرفۃ الحقوق مین ہے کہ چار سال چار ماہ چار دن کے بعد
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنینؓ کو مکتب مین بٹھلایا سو اسکی کچھ اصل نہین مجمع
البحار کی روایت سے معلوم ہوا اور اگر اسکے اصل یعنے حسنینؓ کو حضرت رسول مقبول کا اس مدت
پر مکتب مین بٹھلانا ثابت ہو تو ای سنت کے منکر پھر تو بسم اللہ سنت ہو گی بدعت حسنہ کیسی ہو گی
سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل تو بدعت حسنہ ٹھیرے اور باپ دادون کی رسم و رویت
سنت و ای بدین و دانش و اجتہاد سنت کے منکر ایسے ہی الزام مین مبتلا ہوتے ہین اور حقانی
لوگو پر انکار سنت کی تہمت لیکر آپ ہی منکر سنت ٹھیرتے ہین ہان اتنا تو ثابت ہوا ہے کہ جب کوئی
لڑکا عبد المطلب کی اولاد مین سے پہلے بات کرنے لگتا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کلمہ
توحید اور قل ہو اللہ کی تعلیم فرماتے اور لڑکی کو یا ئی کچھ چار سال چار ماہ چار دن پر موقوف نہین بعض
دو برس مین بعض کم و زائد مین بات کرنے لگتا ہے مومن کو چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو رہے
خدا کا قرب حضرتؐ ہی کی پیروی مین ملتا ہے اور اس سیدھی راہ سے جتنا ادھر اُدھر ہو گا اتنا ہی راہ سے
دور ہو کر آخر گمراہ ہو گا ؎ خلاف پیمبر کسے راہ گزید ۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ کا تصدیق کرنا اسی لیے فرض ہے اور سنی مسلمان کو بہت ضرور ہے
کہ ہر امور مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقتدا کرے اور یہ بھی جانیے کہ جس کام سے سنت فوت پکڑتی ہے
کام سنت سے تعلق رکھتا ہے اور جو کام کہ بدعت کو قوت دیوے وہ بدعت سے تعلق رکھتا ہے اصول کا قاعدہ ہے
كُلُّ مَا يَجُرُّ إِلَى الْحَرَامِ حَرَامٌ یعنے جو چیز کہ حرام کی طرف کھینچنے والی ہے وہ حرام ہے غرضکہ پیروی
سنت کی بڑی دولت ہے اسی دولت کی ہاتھ آنے سے عقدی اور نحو کلام اللہ و کلام الرسول و اقوال فقہا کے
کہلاتے ہین اور سنت کے خلاف اور قول صحابہ و مجتہدین کو پس پشت ڈالنے سے بہتر فرقہ والون مین ہوتا ہے

اسی واسطے بہتر فرقے والون کو اہل سنت وجماعت والے اہل ہوا اور ناجیہ فرقہ کو سنی کہتے ہین شیخ مجدد
فرماتے ہین کہ بدعت گدالی ہے اسلام کے اکھاڑنے کی بدعتی جو بہ سبب نابینائی کے بدعت کو تر و تازہ دیکھتا
ہے کل کو جب نظر تیز ہوگی تو دیکھے گا کہ نتیجہ اسکا سوائے خسارت اور ندامت کے کچھ نہین ہے بوقت صبح شود
ہمچو روز معلومت کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور بزرگان دین فرض و واجب تو ایک طرف
مستحبات و مباحات مین بلکہ عادات مین سایہ کی طرح سنت کے ساتھ رہتے تھے اور بدعت سے بہت ڈرتے
تھے غرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے عاشق تھے حضرت امام زین العابدین نے چاہا
کہ پائخانے مین جانے کے لیے ایک جوڑا کپڑون کا جدا رکھین پھر جب دریافت کیا کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی لباس کہتے تھے بیت الخلا کے واسطے لباس مخصوص نہ تھا فوراً اپنے ارادے
سے باز آئے شیخ محی الدین ابن عربی رح فرماتے ہین کہ امام احمد حنبل رح نے عمر بھر ترنجبین نہ کھایا
تاکہ مجھے کسی حدیث سے معلوم نہ ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کسطرح کھایا ہے تنبیہ اذنون
مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کو موافق اسلام غریب ہوا اسلام کا پایہ بدعت کو گدالے کی
برداشت نہین کرسکتا اور چراغ سنت کا باد تند بدعت کا متحمل نہین ہوتا یہانتک تو نوبت پہونچی ہے
کہ بدعتی لوگ مسلمان سنی پر برملا طعن کرتے ہین غمزدے مسلمان سنت پر عمل کرنے سے عاجز
و مطعون ہین ایسے غربت کے وقت کوئی بہادر دندان شکن ضرور ہے کہ سنت کو نصرت اور
بدعت کو ہزیمت دے اس زمانے مین ہندوالون کی آبائی بناوٹی طریقہ کا پایہ عجب پختہ پچیدہ
اور دشمنی سے بنگیا ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ٹکڑے کو توڑتا نہین اور طریقہ
محمدیہ کے زور سے پیچھے ہٹتا نہین بلکہ اس دین کے حق کو پس پا کر دیا ہے اور یہ ناخلف ایسے
پیدا ہوئے ہین کہ سلف کی چال کو نیا مذہب اور اپنی تراشی ہوئی چال کو پرانی رسوم کہتے ہین
اور اس بناوٹی طریقہ کے مدد پہونچانے والے گمراہ جابجا موجود اور اس باطل راہ کے مددگار
ہر جگہ ہویدا ہین اور دین محمدی کا نہ کوئی غمخوار نہ مددگار رہے بلکہ اگر کوئی ایماندار شریعت کے
حکمون کو ظاہر کرنے لگے تو ہر طرف سے مشترک اور بدعت پسند لوگ اسکو مار مار کرتے ہین حتے
کہ اس غریب کو کہین امن کی جگہ نہین ملتی سوای قبر کے یا اس کام سے باز آنے کے
برخلاف بدعت کے کہ ہر کہین اسکے حامی موجود ہین بھلا امتحان کے واسطے بدعت یا

بیماری سے اچھا کرنے کے
دلسوز اور فکر کرنے والے
مفلس و تونگر کرنے والے
انہین کو بہتیرے علیہ السلام اور
حال یہ کہ بہتیرے نے فرمایا ہے
وسلم نے فرمایا اور ذرا ذرا سی بات
ابوداؤد اور نسائی کی روایت مین
ابن عباس سے ہے
ایسے کو فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اس
اہلسنت کی اللہ سے اس زمین
عدل کو جو زمین
فرجان کی اور ان کو جو زمین
لعنت سے اور ان کو جو زمین
قرون سے جو زمین
سے قرون سے

بدعتیون کی مذمت کرکر دیکھو تو سہی کہ کسطرح بدعتیون کے طرف دار ٹوٹ پڑتے ہین اور چوطرف سے اسکو تنگ کرتے ہین کہ یہ فسادی جماعت مین پھوٹ ڈالتا ہے ہیئات ہیئات کوئی سننے والا اور انصاف کرنے والا نہین اللہ ورسول کے احکام ظاہر کرنا فساد ٹھہیرا اور ہندون کی چال چلنا اسلام اور اتفاق ہوا عجب دور اندھا دھند ہی کہ بدنیکون پر عیب لگاوین بیدین دیندارونکو دباوین مشرک توحید والونپر طعن کرین بت پرست خدا پرستون کو ڈراوین جاہل علماء سے بیجا بحث کرین عالم جاہلون سے سیل رکھین نام کے مسلمان کام کے مسلمانون کو کافر کہین بدعتی سنیون کو نام رکھین پوری پوری توحید بیان کرنے والون کو شفاعت و کرامت کا منکر ٹھہراوین صاف صاف طریقہ سنت پر چلنے والون کو منکر رسول و بدمذہب و تارک سنت کہین ٹھیک ٹھیک امامون کے قول پر چلنے والون کو منکر بولین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ربا عی چکنم چشم آسمان کورست ✽ چکنم گوش روزگار کرست ✽ ہر کجا عالم ست مغلوب ست ✽ ہر کجا جاہل است معتبرست ✽ حقتعالے مومنون کو خصوصًا علما کو توفیق دیوے کہ ایسے زمانہ پر آفت مین بدعت کی خوبی پر لب ہلاوین کہ شیطان اسی وساوس سے بنا اسلام کی اکھاڑتا ہے اور سنی مسلمان کو ہدایت فرماوی کہ ایسے امتحان کیوقت مین بدعتیون کے ڈرانے اور تنگ کرنے سے سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑکر بدعتی نہ بنین اور سنو شہیدون کو ثواب سے محروم نہ رہین حتی المقدور سنتونکو جلاوین بدعتون کو مٹاوین مگر اتنا بھی خیال رکھین کہ تھوڑی نیکی بہت بدی کی طرف نہ کھینچے اور فتنہ خفتہ کو بیدار نہ کرے کیونکہ آخری زمانہ ہے اور اسلام غریب اور اہل اسلام ضعیف ہین اور افراط اور تفریط مین گرفتار نہ ہووے خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُہَا پر عمل کرے نہین تو مطلب فوت ہوگا اور سنی بیچارے نکل کر بدعتی بنے گا ہمارے زمانہ مین بدعت کا ایسا زور ہے کہ سنت کے نام سے لوگ بھاگتے ہین سنت کا بیان کرو تو اُسے وہابی معتزلہ کہتے ہین اور بدعت پر بدعت کیے جاؤ تو خاصے سنی بلکہ ولی بن جاتے ہین اول کے زمانے مین ایک سنت چھوٹی سی چھوڑنے سے تارک سنت و بدعتی کہلاتے تھے اور اب سنت بجالانے اور بدعت چھوڑ دینے سے بدمذہب کہلاتے ہین کوئی مسلمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ دین اور اولیا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے قول و فعل کی تحقیقات نہین کرتا اور اتنا نہین جانتا کہ اُن حضرات کے قول و فعل

ABED - 10

کے مطابق جسکا عمل ہووے سرتاج ہے وَلَوْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا اور اگر مختلف ہی تو مخالف ہے وَلَوْ
لَوْ كَانَ سَيِّدًا قُرَشِيًّا اے مسلمانو باپ دادا کی رسمون کے بدلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی سُنت مہنگی نہین ہے بلکہ سُنت رسول تو وہ نعمت ہی کہ اگر دونو جہان کے بدلے ملجاوے تو بھی سستی
ہی ابن مسعود رض کا فرمودہ ہے کہ بدعتین ظاہر ہونگی یہانتک کہ جب اُنہین سے کسی بدعت کو بدل
ڈالین تو لوگ کہینگے کہ سنت بدلگئی حضرت علی رض سے روایت ہی کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ اسلام
مین میری پیٹھ کسی نے نہ توڑی مگر بدکار عالم اور بدعتی پرہیزگار نے حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت
ہی کہ کسی امت نے اپنے نبی کے بعد اختلاف نہ کیا مگر یہ کہ اس امت کے باطل والے حق والو پر غالب آگئے
ابو حذیفہ رض فرماتے ہین کہ لوگونپر ایک زمانہ آویگا کہ سچا عالم امین موگد ہے کی مانند رہیگا لوگ اسکی
طرف ہوکر نہ نکلین گے اور مومن بے ایمانون سے کونڈے سے بھی زیادہ خوار و ذلیل رہیگا بھائیو یہ وہی
وقت ہی کہ جس کی خبر مخبر صادق نے اول ہی سے دیرکھی ہے صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ وَ
وَصَدَقَ رَسُولُهُ الْكَرِيمُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ التَّحِيَّةُ وَالتَّسْلِيمُ سوال بزرگون
کی سنت و مراد کے کونڈے و کنڈوری وغیرہ کہانا حلال ہے یا حرام جواب سنت مراد کا
کہانا جائز ہے رد مطلق جائز کہنا خودرائی و خودپسندی ہے سنت کے مضمون پر تو خیال کرنا
تھا کہ جاہل کہا کرتے ہین اے سید جلال الدین بخاری اے رجب ٹیلے کی امام اگر تم میرا
فلانا کام کردو تو تمہاری سنت کے کونڈے کنڈوری و کھچڑا روٹ کرونگا یہ سنت تو مخلوق
کی ہے بحرالرائق مین ہے اِنْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰى حُرْمَةِ نَذْرِ الْمَخْلُوقِ وَلَا يَنْعَقِدُ نَذْرُ
الْمَخْلُوقِ وَاِنَّهُ حَرَامٌ بَلْ سُحْتٌ وَلَا يَجُوزُ اَخْذُهُ وَاَكْلُهُ یعنے علماء کا اتفاق ہے
مخلوق کی نذر حرام ہونے پر اور یہ نذر درست نہین ہوتی اور حرام ہے بلکہ حرام سے بدتر اور
جائز نہین اسکا لینا اور کہانا اور دلیل الصالحین مین ہے اَلنَّذْرُ لَا يَكُونُ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى
فَمَنْ نَذَرَ لِنَبِيٍّ اَوْ وَلِيٍّ لَا يَلْزَمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَاِنْ اَعْطٰى ذٰلِكَ الشَّيْءَ لِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ عَلٰى
ذٰلِكَ النِّيَّةِ لَا يَجُوزُ اَخْذُهُ اِنْ عَلِمَ الْاٰخِذُ بِذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ طَعَامًا لَا يَحِلُّ
اَكْلُهُ وَاِنْ كَانَ ذَبِيحَةً فَهُوَ مَيْتَةٌ فَاِنْ اَكَلُوا وَسَمُّوا اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَيْهَا كَفَرُوا جَمِيعًا
وَاِنْ نَذَرُوا لِلّٰهِ تَعَالٰى فَاَكَلُوا اَثِمُوا وَهَبُوا ثَوَابَهُ لِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَذٰلِكَ يَجُوزُ

ستیمہ
فَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ
لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ رَوَاهُ فِي
شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سلمان سے کہ
نقل ارشاد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے کہ
تابعداری نہین ہے
کسی مخلوق کی جبکہ
نافرمانی خالق کی ہو
روایت کیا احمد نے
سے شرح
سے
مرفوعاً
سے
کہ

یعنے نذر نہین ہوا کرتی سوا اللہ تعالے کے پھر جو شخص نذر مانے کسی پیغمبر یا ولی کے واسطے نہین
واجب اُسپر دینا کسی چیز کا پس اگر دیوے وہ چیز کسی کو لوگون سے اس نیت پر تو جائز نہین
لینا اُسکا اگر جانے لینے والا اسکو اگر طعام ہے تو حلال نہین اُسکا کھانا اور اگر حیوان ذبح
کیا گیا ہے تو وہ مردار ہے پھر اگر اُسکو کھاوین اور اُسپر بسم اللہ پڑھین تو کافر ہوئے سب کے سب
اور اگر نذر اللہ کے واسطے مانین پھر کھاوین پھر تو اب اُسکا کسی کو بخشین آدمیون سے سو یہ
جائز ہے پس جو کوئی نذر کرے نبی یا ولی کے واسطے لازم نہین ہوتا اُسپر کچھ پس اگر دیوے
وہ چیز کسی کو اسی نیت پر تو لینا روا نہین اگر جانتا ہے پس اگر کھانے کی چیز ہے تو اسکا
کھانا حلال نہین اور اگر جانور مذبوح ہے تو وہ مردار ہے پس اگر کھاوین اور بسم اللہ کہین
اُسپر تو کافر ہوین اور اگر نذر کرین خدا تعالے کی اور کھاوین اور بخشین اُسکا تو اب کسی کو تو
یہ جائز ہے **سوال** مولانا و بالفضل اولنا حاجی الحرمین الشریفین جناب نواب قطب الدین
خان صاحب دہلوی دام مجدہ کا اَلطَّعَامُ الْمَنْذُوْرُ لِغَیْرِ اللّٰہِ حَلَالٌ اَمْ حَرَامٌ
وَاِنْ کَانَ حَرَامًا فَبِاَیِّ سَبَبٍ حَرَامٌ بَیِّنُوْا تُؤْجَرُوْا یعنے طعام سنت مانا گیا غیر
اللہ کے لیے حلال ہے یا حرام اور اگر حرام ہے تو کس سبب سے حرام ہے بیان کرو تو اجر دیے
جاؤ گے **جواب** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ حَرَامٌ بَاطِلٌ
کَمَا فِیْ عَامَّۃِ الْکُتُبِ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ اَمْرَ بِرَقْمِہِ الْمُقَصِّرُ عَبْدُ اللّٰہِ
ابْنُ مُحَمَّدٍ مِیْرْ غَنِیٌّ الْحَنَفِیُّ مُفْتِیْ مَکَّۃَ الْمُبَارَکَۃِ کَانَ اللّٰہُ لَھُمَا حَامِدًا مُصَلِّیًا
مُسَلِّمًا عَبْدُ اللّٰہ یعنے طعام نذر لغیر اللہ کا حرام ہے اور باطل ہے جیسا کہ اکثر کتابون مین
موجود ہے اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے حکم کیا لکھنے اسکے کا قصور وار عبد اللہ بن محمد میر غنی
حنفی مفتی مکہ معظمہ نے اللہ تعالے مدد گار رہا ہو جو حمد کرے اور درود اور سلام کہے پس معلوم
ہوا کہ جواز کا حکم دینے والا عجب خود پسند ہے معلوم نہین کہ یہ مسئلہ اپنے اجتہاد سے تراشا
ہے یا سینہ بسینہ اُس تک پہونچا ہے دین کے کامون مین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی تابعداری چاہیے چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے سورہ نساء مین فَلَا وَرَبِّکَ لَا
یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا

فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ سو قسم ہے تیرے رب
کی اُنکو ایمان نہ ہوگا جب تک تجھی کو منصف نہ سمجھین جو جھگڑا اُٹھے آپسمین پھر نہ پاوین اپنے
جی مین خفگی تیرے فیصلے سے اور قبول رکھین مانکر یعنے جب کسی عبادت یا دنیا کے معاملے
یا رسم یا عادت کی بات مین لوگون کو آپسمین جھگڑا اُٹھے ایک کہتا ہو کہ یون کیا چاہیے دوسرا
کہے یون نہین تو ایسے وقت مین چاہیے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو منصف و حاکم ٹھہراوین
پھر جو حکم کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہو اُسکو بجان و دل قبول کرین خواہ
مرضی کے موافق ہو یا مخالف تب مسلمانی کا دعوے سچا ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے انصاف پر راضی نہ ہو کر چون وچرا کرے وہ مسلمان نہین کافر و منافق ہے اس
زمانے مین اکثر ہندوستان کے مسلمانون مین ہزارہا نئی باتین اور نئے عقیدے اور رسمین
رائج ہین اور ایک جہان اُس مین گرفتار ہے ؎ عام کا کیا ذکر کیجے اسجگہ ✣ خاص
لوگون کا ہوا ہے حال یہ ✣ پوجنے لاگے کرشن اور رام کو ✣ رہ گیا اسلام باقی نام کو ✣
مثلاً لڑکا پیدا ہوتے بکرا ذبح کرنا زچا کی چارپائی پر تیر و کلام اللہ رکھنا چھٹی کرنا سالار بخش
مدار بخش پیر بخش خواجہ بخش نام رکھنا زچا کا خون چالیس دن سے کم مین بھی اگر بند ہو
تو بھی اُسکو چلہ تک ناپاک سمجھنا چار برس چار ماہ چار دن پر بسم اللہ پڑھانا ختنہ والے
کے ہاتھہ مین بالون کا کنگنا باندھنا شادی مین کنگنہ جلوہ سہرا مقیش تیل بری سانچق
آتشبازی سیر بہان ٹیان ناچ کسم کے کپڑے مہندی رت جگہ ٹونے ٹوٹکے چوتھے
جمعہ کے سوا لاکھہ اشرفی کا مہر وغیرہ حرکتین کرنا محرم مین گوشت پان چارپائی پر سونا ترک کرنا
تعزیہ علم نشان مہندی ٹٹی سیج نال صاحب ڈال صاحب بنانا صفر مین تیرہ دن کو تیز سمجھنا
آخری چارشنبہ کے دن سیر کو جانا ربیع الآخر مین حضرت پیر کی مہندی و چراغان کرنا جمادی
الاولے مین شاہ مدار کے چلے کو پوجنا جیٹھ مین ہیلے کی نیاز کندوری و سید جلال بخاری
کے کونڈے کرنا شعبان مین نیا عرفہ ٹھہرا کر مُئے میت کو مردون مین ملانا آتشبازی کرنا
ہتوے چپاتے کے سوا کسی دوسرے طعام پر فاتحہ نہ دلوانا چراغ بہت جلانا ہندوؤن کی مانند
گنیش کی پوجا کرنا ذیقعدہ کے مہینے مین شادی نہ کرنا میت کے ساتھہ توشہ لیجانا وہان

سہاگن کے جنازے پر لال چادر ڈالنا کنواری کے جنازے کے پایون مین لال تاڑا باندہنا میت کے
چارپائی کو منحوس جانکر اُسپر دسونا عزائیل کے نام کو اور سورہ یٰسین کو نحس جاننا قبر مین شجرہ رکھنا تیجا
دہم بیستم چہلم چھ ماہی برس عرس مقرر کرنا قبر و نیز غلاف ڈالنا بیٹی کو حصہ نہ دینا شگون لینا فال
دیکھنا گنڈے تعویذ کرنا قرآن کی آیتین اور قل ہو اللہ اُلٹے پڑہنا ہولی دیوالی دسہرہ وغیرہ رسوم
کفار مین شریک ہونا چھوٹون نے بڑون کو السلام علیکم کہنے کو بے ادبی سمجھنا ہمہ اوست کہنا
جبر و قدر کے مسائل مین جحتین کرنا صحابہ کے مقدمون مین افراط و تفریط کرنا اہل بیت کی محبت
مین سُستی کرنا اپنے حسب و نسب پر فخر کرنا بیوہ کے نکاح کو بیعزتی سمجھنا اور اسکے سوا ہزارہا رسم
جو جاری ہین اور لوگ منع بھی کرتے ہین تو ایسے وقت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف و حاکم ٹھیرا کر
دریافت کرنا چاہیے پھر جب حضرتؐ کے قول و فعل اور صحابہ کی چال اور تابعین اور مجتہدین کے اقوال
و احوال سے قطعًا ان کامون کا برا ہونا ثابت ہو جاوے تو خوشی سے چھوڑ دینا چاہیے اور جو دریافت
کرکر ناخوش ہو اور اپنی آبائی و اجدادی رسم پر اڑ رہے اور نہ چھوڑے وہ ہرگز مسلمان نہین بلکہ کافر و
منافق ہے اور اسمین شک نہین کہ یہ سب رسمین تینون زمانون مین نہین اور جو دین کے بات اُن
زمانون مین نہ ہو وہ بات مردود ہے افسوس کہ اکثر تقریری مسلمان بے علم جو کہ ہندؤن کی
رسم کرتے ہین اور اپنے آپ کو مسلمان جانتے ہین وہ سب خاص دین پر چلنے والون کو
بے دھرک وہابی کہتے ہین اور طرفہ بات یہ ہے کہ یہ تو انکو فقط وہابی ہی کہتے ہین سو بھی بے
دلیل ہے اور وے انکو دلیلون سے ملحد مرتد زندیق ہوائی ابوی بناوٹی مذہب والے بدعتی نوالی
ہر بابی ابو لہبی کہتے ہین کیونکہ یہ اسلام و کفر کو کھچڑی کرنے والے اور جمع اللہ و معبود کہنے والون
کو ولی جانتے ہین اور انکے عرس و میلے مین شریک ہوتے ہین ہندؤن کی جاترا ہولی دیوالی
مین اور بدعت والون کے ساتھ تیجے دسوین وغیرہ مین شامل رہتے ہین انکے ساتھ تو میل ہے
فقط خالص دین نبوی پر چلنے والے انکے دشمن ہین ان سچ تو ہے کہ یہ انکی بناوٹی دین کو بگاڑ
دیتے ہین اس سبب سے دشمن نہ سمجھین تو کیا کرین جو انکے ساتھ شرک و بدعت کے کام مین شریک
و مددگار رہین وے انکے دوست اور جو شرک و بدعت سے الگ رہے اور اس رسم کی برائی ظاہر
کرے وہ دشمن ہے غیر دشمنی انکی بجا ہے لیکن یہ جو بہتان لگاتے ہین سو برا کرتے ہین یعنے

عام کو یہ کہکے بہکا دیتے ہین کہ یہ وہابی پیغمبر وصحابہ عظام واولیا کے اور شفاعت وسنت و
کرامت کے منکر ہین صدقہ وخیرات وثواب رسانی کو منع کرتے ہین سید صادق یعنی جناب
سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ وعبدالوہاب کو پیغمبر سمجھتے ہین مولوی اسمعیل غازی شہید فی سبیل
اللہ کو مجتہد وامام مذہب جانتے ہین انکی کتاب تقویۃ الایمان کو قرآن وحدیث سمجھتے ہین
درود نہین پڑہتے لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ نہین پڑہتے ایسے ایسے خرافات
وواہیات اپنے لال بجھکڑ جاہلون کو سنا سنا کر علماء حقانی کے دشمن بناتے ہین اور سر جھوٹ
بنا بنا کر کے سنی دیندارون کو بدنام کرکے دونو جہان مین اپنا مُنہ کالا کرتے ہین سو گنکے چلا پی
سے خصم کو مارتے ہین ہان صاف ایسا کہدین کہ تم کتاب پر چلو ہم بنا دلی رسمو پر چلتے ہین اگرچہ
تم سچے ہو پر ہم تمہاری نہین مانتے تو مضائقہ نہین دنیا کی عداوت دین کا نام لیکر ظاہر کرنا
مسلمانون کا کام نہین جیسا مُلا لڑکے کو مارتا ہے روٹی یا تنخواہ نہ لانے کے سبب سے اور بہانہ کرتا ہے
سبق نہ یاد کرنے کا لاکن وہ بچہ بھی اُس مُلا کو مکار جان لیتا ہے ایسا ہی بدعتی سنیون کو مارے
حسد کے برا کہتے ہین اور دین کا نام لیکر اُپر تہمتین باندھتے ہین سو دیندار تو اُنکے فریب سے
واقف ہین مگر جاہل لوگ دیکھتے ہین کہ یہ تو شرک وبدعت مین اپنے شریک ہر دم
اور بڑی کتابون مین سے بدعت کے کہانے کے جائز ہونے کے فتوے اور عرس
تیجا چالیسوان ہلدی مہندی ناچ باجا بیاج شطرنج افیون بھنگ گانجہ نذر ونیاز بغیر اللہ
شیخ سدو شاہ داول کی نیت مراد کونڈی کندوری فال گنڈا وغیرہ کو ساج بناکر کہانے
دانے مین تماشے مین ہماری ساتھہ رہتے ہین اور وہ لوگ ہمکو برا بلکہ کافر ومشرک وبدعتی بولتے
ہین اور یہ ہماری خوشامدی وطرف دار ہوکر حلوا زہر آمیز کہلاتے ہین کسی کام مین حرکت نہین کرتے
فضل الٰہی سے سُنّیون کو سچے اور بدعتیون کو جھوٹے تو وے جاہل جان ہی لیتے ہین مگر ہر کام
مین اپنے شریک رہنے سے اپنے طرفدارون کی طرف ہو جاتے ہین اور حق بولنے والون کو
فسادی دین کے بگاڑنے والے ٹھیراتے ہین ظاہر ہے کہ یہ فسادی بنا دلی مذہب لے اگر لالچی نہ
ہوتے تو کافرون کی قدمبوسی نکرتے فقرا بے شرع اور سنہ ورافضی وخارجی وخوجی وغیرہ جو
کہ صاف رسول کی شریعت اہانت کرتے ہین انسے جلے نہ رہتے اُن سب سے تو شیر وشکر

ہین اور اُن سب کو اپنے حمایتی و وسیلے بناکر بدعت شگنون سے لڑتے ہین واہ رے دینداری
مینڈکی چپٹ چھینکا مکروہ سراسر حماقت وجہالت و بے دینی و عداوت و خونشامدو طرفداری
و نفسانیت ہی اور افسوس ہے کہ مچھر کے کانٹے سے بچھو کی پناہ لیتے ہین ای صاحبو اگر تمہارے
نزدیک یہ لوگ بدمذہب ہی مقرر ہوئے تو خیر جیسا دوسرے بدمذہبون کی پشیم کنی نہین کرتے ہو
ہو اور دم داب چپ چاپ بیٹھے ہو ویسا ہی انسے بھی درگذر کرو جانے دو خدا کو سونپو اللہ
تعالے ان لوگون سے آپ ہی سمجھ لے گا اور لوگون سے تو گرم جوشیان کرتے ہو اپنے
روکھی پھیکی ہی مہربانی رکھو گے تو بس ہے مگر کیسا درگذر کروگے دوسرے بدمذہبون سے تو بہائی خدا
ہی ہم مشربی کا ناتا رکھتے ہین وے انکے مددگار یہ انکی طرفدار انکی چھٹی چلے مین وے سو جو وہ
انکی گود بہرانے ہاتھ پہرانے مین وہ حاضر انسے بگاڑ کر کیا اپنی روزی بند کرینگے دیندار وہ کی طرف ہونیسے
انکو کیا ملیگا اور وے انکو کیون شریک کرینگے اور خدانخواستہ تم انکی سُنی مجلسون مین آکر کیا سنی ہوگے
یہ لوگ بیچارے حنیف سب بدعتیون کی چال سے الگ رہتے ہین

نظم

یہ نہین قائل و رنگے بہیکے — ایک کے ہین ایک دی ہین ایک کے — انکی ہر یک کام مین نیت بخیر
غیر سے نہین مانگتے اُسکے بغیر — رات دن رب سے کرین عجز و نیاز — غیر سے ظاہر کرین اپنا نہ راز
سُنت نبوی پہ پروانے ہین وے — اہل بدعت سے تو بیگانے ہین وے — رات دن اُسے کرین ہین التجا
گاہ ہین در خوف و گاہی در رجا — حسد و کبر و بغض سے ہین دور دور — خاکساری پر نہین ہے کچھ غرور
امر پر حق کے ہین دائم یکہ تاز — ہر مناہی سے کرین ہین احتراز — شرع پیغمبر صراط المستقیم
اسپہ رہتے ہین ہمیشہ مستقیم — شاہ راہ مصطفے کیا خوب ہے — راہ یہ موصل الے المطلوب ہے
عالم اسکے فیض سے ہی کامیاب — رحمۃ للعالمین ہے وہ جناب — ہادی گم گشتگان ہی مصطفے
اور شفیع مذنبین ہے مصطفے — مرسلون کا وہ نبی سرتاج ہے — جسکا ادنے مرتبہ معراج ہے
دین اُسکا ناسخ ادیان ہوا — نازل اسکے واسطے قرآن ہوا — سنیون کا دین ناسخ پر عمل
بدعتی کا رسم و ہوت پر عمل — سنی ہے اخلاق نبوی پر سدا — بدعتی نفسانی ہے اہل ہوا
سن تو اے اہل ہوا و بیوفا — کتنے دل توڑی ہین تو نے سچ بتا — کسکے کسکے دل کو آزردہ کیا
اور کتنی سنتین ضائع کیا — کوی بھی دل تو نے ظالم خوش کیا — بلکہ پیغمبر کو تو ناخوش کیا

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے پہلے کفار نابنجار حضرت کے ثنا خوان تھے
جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کی حکومت کرنے لگے تب کافرون نے دیکھا اس پیغمبر کی شریعت
قبول کرنے سے اور اسکے دین مین آنے سے گھر بار وطن چھٹتا ہے بیدین دوستون آشناون خویشون سے
لڑنا پڑتا ہے اچھے کہانے اچھے لباس اور سب مزیکے کام اور باپ دادا کی رسمین چھوٹتی ہین
بڑے لوگون سے رئیسون سے بگاڑنا پڑتا ہے سو نامردون کے ہمت نہ پڑی کیونکہ یہ لوگ
کے جینے نامردون سے چھپائے نہین جاتے زن مرید دین کو بگاڑنے والے مذبذبین اللہ اور
پلاؤ کے عاشق کیا دین پر چلین گے نجاست کی مکھیان پرانے پر کیا جلین گی جو رسول اللہ کے
جان نثار ہوتے ہین انکو محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جورو بچون وطن جاگیر مان باپ
دوست آشنا مال و زر عزت و جان سے بڑھ کر ہوتی ہے اونے سنت پر عمل کرنیکے شوقین
دنیا و مافیہا پر لات مارتے ہین اور یہ فریبی ملا نے اپنے ہم مذہبون کو رو باہ بازیون سے شب و روز
بہکاتے ہین اور حقانی لوگون پر جان بوجھکر تہمتین باندہ کر انکو وہابی ٹھیراتے ہین اور کہتے ہین
کہ وہابی قرآن و حدیث کے معنے غلط کرتے ہین اور فقہ کو نہین مانتے رسول کی شفاعت
اور ولیون کی کرامت کے منکر ہین سو اسکا سبب یہ ہے کہ میلے دلون مین صاف عقیدے
جمتے نہین رسوم جاہلیت کی محبت مین ایسے چکنا چور ہین کہ فنا فی الرسوم ہو گئے سچے
سچے دین کی باتین قبول کرنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے اگرچہ سب کچھ جانتے ہین مگر
نفس غالب کی حکومت سے زیر ہین جب جاہلون کے الزام سے ڈرتے ہین تو دیدار قرآن
و حدیث پیغمبر و صحابہ اجماع و فقہ و تابعین کے تابعدارون کو وہابی کہنے پر زور مارتے ہین تو
اصل کافر ہین کہ بارہ سو بہتر برس کے سب کے محمدی مسلمانون کو گویا کہ اپنے نزدیک وہابی سمجھتے
ہین کیونکہ وے بھی قرآن و حدیث و فقہ کے تابعدار تھے اور ابوی بناوٹی رسمون سے بیزار
تھے اب یہ بے تمیزی انہین مذہبون کی نصیب ہے کہ خدا اور رسول و فقہا کو چھوڑ کر ہر کسی کو اپنا
نبی و ولی و امام و مجتہد ٹھیرا کر اسکی پیروی کرنے لگتے ہین یہ سچے مسلمان اسی سے تو
بدنام ہین کہ بجز قرآن و حدیث و ائمہ فقہا کے ہر کس و ناکس کے تابعدار نہین ہوتے
غلام علی گنگا رام نہین کہ دین اور باپ دادون کی رسمون کو ملا دین یہ لوگ خاصے

حنیف ملت ابراہیمی پر مضبوط پکے سُنی صحابہ و اہل بیت کے پیرو اور جان نثار ہین
اگر اسمین شک ہو تو امتحان کرو کہ دین کی حرارت اور سنت رسول کے رواج دینے کا
شوق اور پوری مسلمانی پر چلنے کا ذوق کنکو ہے اور عقائد کنکا درست ہے کام کے مسلمان وہابی
کہلانے والون کا یا نام کے مسلمان وہابی کہنے والون کا جنکو تم وہابی کہتے ہو اُنکا اعتقاد یہ ہے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے معبود و سجود و قادر و دانا و نفع و نقصان پہونچانے والا
مشکل کشا حاجت روا غیب دان روزی رسان مارنے جلانے والا سب پر غالب کوئی
نہین مگر فقط اللہ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول صاحب معراج شفاعت کے لیے
مختار ہین اور ساری خلقت کے سردار سب کے پیشوا اور سب سے افضل و اعلے ہین اور جنکو یہ لوگ
بدعتی کہتے ہین اُنکے یہ اعتقاد ہین ابیات نظام الدین میرا ایمان و دین ہے ✣
وہ ایمان ملکہ رحمن بالیقین ہے ✣ پنجہ در پنجۂ خدا دارم ✣ ما چہ پروای مصطفے دارم ✣ ہم
اوست کے قائل ہین۔ تعزیون قبرون کو سجدہ کرتے ہین شیخ سدو اور داول اور شاہ مدار
کو نفع نقصان پہونچانے والے غیب دان مشکل کشا حاجت روا جانتے ہین اور ان عقیدون
کو سنی بننے کی علامت و تصوف و اجماع اسلام سمجھتے ہین اور شرک فی التصرف و شرک فی العبادت
و شرک فی العلم کو مسلمانی سمجھتے ہین انمین سے ایک بات بھی ایمان کھونے کو بس ہے اور رسول
کی اطاعت کا یہ حال ہے کہ سنت کے نام سے تو چڑہ بلکہ اسکی ضد مین سیکڑون بدعتین کرتے ہین
کسی کا عقیدہ رافضی کا سا کسی کا خارجی کا کسی کا قدریہ کا کسی کا جبریہ کا کسی کا معتزلہ کا سا ہے
پھر خاصے سُنی کے سنی واہ رے ایمان اتنے باطل عقیدون سے اور صدہا کفر کے کلمہ بکنے سے
ایمان کو ذرہ جنبش نہین ہوتی غرض قرآن اور حدیث اور شریعت اور خدا اور رسول اور قیامت
اور شفاعت اور اولیاؤن اور کرامت اور امامون کے خود منکر ہو کر بیچارے غریب
مسلمانونپر ناحق تہمت لگاتے ہین عجب تماشا ہے کہ اوپر دیکھ کر چلین کتے کا سر کچلین اور کتے
ہی کو اندھا کہین نقل ہے کہ ایک عالم کسی گاؤن کی مسجد مین نماز کو گیا کیا دیکھتا ہے کہ وہان
ہر نمازی کے سامنے ایک ایک چھری کھڑی کی ہوئی ہے اور اُنکے ساتھ ایک ایک چوہا
بندھا ہوا ہے جو ہے چین چین کر رہے ہین نماز مین خلل انداز ہو رہے ہین اس

استفتاء
روایت کیا احمد بن حنبل سے اور بخاری اور مسلم نے
حدیث کیا ابن عباس سے
دین مین سود وہ ہے اور ربا
مسلمان کی اور ربا
کرنے والے اور حقیقی دین مین
کرنے والے کی مانند ہین
حضرت صلے اللہ علیہ
سنت کی مخالفت کرنے والے
سنت کی مخالفت کرنے والے

عالم نے حیران ہوکر اُسسے کہا کہ یہ کیا حرکت بیجا ہے سبھون نے جواب دیا کہ واہ صاحب رسول اللہ کے حکم کو بیجا حرکت کہتے ہو اُس بیچارے نے دریای حیرت مین غوطہ کہا کر اُسسے کہا کہ کونسی فقہ مین یہ بات ہے ذرا بیان تو کرو وے جاہل اپنے اجہل اُستاد کے سکہائی ہوئی باتین بکنے لگے کہ فقہ تو ہم جانتے نہین مگر حدیث مین یہ مضمون ہے تب عالم نے کہا کہ تم عجب مسخرے ہو بیدین ہو کہ فقہ کو حدیث کے خلاف جانتے ہو خیر حدیث ہی بتاو پہر وے جاہل سب اپنے معلم الملکوت کے پاس دوڑے گئے اُس نیم ملا نے ایک کتاب حدیث کی لاکر یہ حدیث اس عالم کو بتای کہ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ وَالْوَقَارِ یعنے تم پر لازم ہے کہ چین و آرام سے رہا کیطرف جاؤ دوڑ کر مت جاؤ سو وہ خر بے سم و سگ بے دم اسکو یہ سمجہ بیٹھا تہا کہ عَلَیْکُمْ بِالسِّکِّیْنِ وَالْفَارِ یعنے لازم کرلو چہری اور چوہے کو تب اس عالم نے کہا کہ ای کمبخت کیون حدیث کی عبارت خراب کرتا ہے اور اسی علم کے بہروسے پر قاضی ظل لوق بنکر فقہ کا منکر ہوکر محدث بن بیٹھا ہے تو تو آپ بھی گمراہ ہوا اور تو نے ان نادانون کو بھی گمراہ کیا حق بات سنکر اور جاہلون مین آبرو جانے کے سبب سے وہ اجہل اور اسکے شاگرد جاہل سب کے سب بلکہ اُس عالم پر ٹوٹ پڑے اور اسکو حدیث کا منکر ٹہہرا کر وہان سے نکالدیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہین کہ جب لوگ بے تمیز ہونگے عالم اور جاہل کو نہ پہچانین گے تو جاہلون کو اپنا سردار بنا کر اُنسے مسئلے پوچہینگے اور وے جاہل بغیر علم کے فتوے دینگے سو خود گمراہ ہونگے اور دوسرون کو بھی گمراہ کرینگے ای یارو اسی مین خیر ہے کہ دین کے مسئلے دیندار بے طمع حقانی عالم سے پوچہکر عمل مین لاو اور جو جماعت کہ حضرت و صحابہ و مجتہدین کے پیروی کرتے ہو اسی جماعت مین مل جانا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی یہی نشانی ہے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ علما امانت دار ہین رسولون کے جب تک کہ دنیا مین نہ گہسین اور بادشاہون سے نہ ملین پہر جب دنیا مین گہسین اور بادشاہون سے خلا ملا رکہین تو بیچا کرو اُنسے کیونکہ وے دین کے چور ہین سو اسوقت کے بعضے علما حضرت رسالت پناہ کی امانت داری چہوڑکر اور اہل دولت کی خاطرداری مین مشغول ہوکر عوام کے الے تلے کرتے ہین اور اُنکی خاطر اُن کے مطلب کے موافق مسئلے بتاتے ہین تاکہ وے معتقد بنے رہین اور مردون زندون کے کہانے دانے

میوہ مٹھائی مالیدہ صدقے وغیرہ سے انکو یاد دلاتا کیا کرین اسی واسطے جو کچھ کہ شرک و
بدعت وفسق وفجور عوام لوگون سے ہوتا ہے سبھی یہ حضرات روا رکھتے ہین اور اُنسے راضی
اور اُنکے شکر گذار رہتے ہین اور اُنکے افعال ناشایستہ کو الٹی سیدہی دلیلون سے جواز بتاتے
ہین ادنے بات یہ ہے کہ تمام ہند کے مورونثی تارک الصلوۃ کو پکے مسلمان اور کہرے
با ایمان ٹہیراتے ہین اگر کوئی غریب مسلمان قرآن وحدیث وفقہ سے نمازیون کی فضیلت
اور بے نمازیون کی مذمت وعظ مین بیان کرے تو اُس واعظ کی فریاد بے نمازی اپنے
علما کے پاس لے جاتے ہین تب وہان سے ارشاد ہوتا ہے کہ اجی وہابی لوگ بے نماز
کو کافر کہتے ہین وہی تو قرآن وحدیث کے معنے غلط کرتے ہین نماز کا تارک کیسی کافر ہوگا
ہان گنہگار ہے اور تم بڑے بے حیا ہو کہ اُنکے وعظ بدل جانکر کافر بنکر آتے ہو سبحان اللہ عجب ہے
فرض نماز نہ پڑہنے والا مسلمان رہا اور نماز کی تاکید کرنے والا تو کیا بلکہ اُسکے وعظ سننے والا کافر
ہوا افسوس ہے کہ جہانی لوگ تو بیچارے ناواقفون کو نماز پر مستقل اور پکا رہنے کے واسطے آیت
اور حدیثین بیان کرکر انکو اپنی نماز پر مضبوط رہنے کے لیے سُناتے ہین اور یہ شیاطین نام
کے علما کہ جنکے حق مین اللہ صاحب نے سورۂ جمعہ مین فرمایا ہے مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ
ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا یعنے مثل انکی جنپر لادی تورات پہر نہ اُٹہائی اُنہون
نے جیسے مثال گدہے کی پیٹہ پر لے چلتا ہے کتابین اور سورہ مائدہ مین فرمایا وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ یعنے اور جو کوی حکم نہ کرے اللہ کے اُتارے پر سو وہ
ہی لوگ ہین کافر جو لوگ کہ امرا و فقرا کے خوشامدی ہین حق کو باطل اور باطل کو حق بتلاتے
ہین خدا کے خوف سے ڈرتے نہین اتنا نہین سمجھتے کہ نماز پڑہنے اور شرک سے بچنے
کی تاکید مین قرآن شریف مین جا بجا آیتین موجود ہین اور بے نماز کو خدای تعالی
سورۂ روم مین فرماتا ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ یعنے
قایم رکہو نماز کو اور مشرکین سے مت بنجاؤ اور صحیح مسلم مین جابر رضے اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان بندہ کے اور نصیان کفر کے
(یعنے فرق) چہوڑ دینا نماز کا ہے اور احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین بریدہ

رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عہد درمیان
ہمارے اور درمیان منافقون کے ہے نماز ہے پس جسنے چھوڑدی پس وہ تحقیق کافر ہوا اور مرتد ہے
مین عبداللہ بن شقیق رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے نہین دیکھتے تھے کسی چیز کو اعمال مین سے چھوڑنا اسکا کفر سوائے نماز کے اور
احمد اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان مین عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
کی ہے کہ اسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہون نے ذکر کیا نماز کا ایک دن
پس فرمایا جو کوئی محافظت کرتا ہے نماز پر ہوگی واسطے اسکے سبب نورانیت کا اور دلیل
اور سبب مغفرت کا دن قیامت کے اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اسپر نہ ہوگا واسطے
اسکے نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور عذاب کیا جائیگا وہ شخص دن قیامت کے
ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے یعنے جو کوئی کہ نماز کبھی ترک نہ کرے اور
فرائض واجبات اور سنتین اور مستحبات اسکے ادا کرے ہوگا وہ شخص قیامت کے دن ساتھ
نبیون اور صدیقون اور شہداون اور صالحین کے اور جو کوئی ترک کرے حشر اسکا ان
بڑے بڑے کافرون مشہور کے ساتھ ہوگا کہ جنکا سخت کفر اللہ تعالے نے کلام اللہ مین بیان
فرمایا ہے یعنے قارون اور فرعون اور ہامان جو کہ وزیر فرعون کا تھا اور ابی بن خلف
مشرک تھا دشمن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد
مین اپنے دست مبارک سے قتل کیا تھا اور وہ اشقیاراست سے کہلاتا ہے اور اللہ کی ان سب
پر پھٹکار ہے پناہ دے اللہ ان سب کافرون سے بے نماز بھی قیامت کے دن انہین سب کے ساتھ
ہوگا اور ابن ماجہ مین ابی درداسے روایت ہے کہا کہ وصیت کی مجھکو دوست میرے نے یعنے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسیکو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے
تو اور جلایا جاوے تو اور مت چھوڑ نماز فرض کو جان بوجھکر پس جو کوئی ترک کرے اسکو
جان بوجھکر پس تحقیق بری ہوئی اسسے ذمہ اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ کنجی ہے ہر برائی کی
یعنے جو کوئی ترک کرے اسکو جان بوجھکر بری ہوا اس سے ذمہ یعنے عہد اسلام کا اور خارج
ہوا وہ شخص دائرہ اسلام سے اور مجرم کبیرہ مین ہے کہ تارک نماز جو لاف اسلام کی مارتے ہین

سو کہاتے ہین ہمارا ذبیحہ اور نہین پڑہتے ہماری نماز سو کچہ اعتبار نہین اُنکا مُنہ پہیرنا ہمارے
قبلہ کی طرف نماز کے حال کے سوا اور حضرت عمر بن الخطاب اور ابن مسعود اور ابن عباس اور معاذ
بن جبل اور جابر بن عبداللہ اور ابو الدرداء رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین اور سوای ان صحابہ کے
حضرت امام احمد بن حنبل اور ابو داؤد اور عبداللہ بن المبارک اور امام نخعی اور حکم بن عیینہ
اور ابو ایوب السختیانی اور سوائے انکے بہت سے تابعین رح اور تبع تابعین رح تارک الصلوۃ کو کافر
کہتے ہین اور حضرت امام شافعی رح اور امام مالک رح اُسکو قتل کا حکم دیتے ہین اور امام اعظم رح
اُسکو قید ہمیشہ کی لازم گنتے ہین یہانتک کہ توبہ کرے اب یہان اکثر پیرزادے جبکہ حقانی
لوگون سے یہ حدیثین سنتے ہین تو غورًا کہدیتے ہین کہ کیا امام اعظم رح کو اتنا علم نہ تہا جو کہ اُنہون نے
بے نماز کو کافر نہ کہا **جواب** حضرت امام اعظم رح نے بالفرض اگر کافر نہین فرمایا تو نماز کا ترک کرنا
بھی نہین فرمایا بلکہ اُنہون نے بے نماز کو ہمیشہ کی قید کا حکم دیا ہے یہانتک کہ توبہ کرے خیر تارک نماز
اگر اتفاقی کافر نہین تو اختلافی کافر تو ہے اب دیکہو کہ باوجود اسقدر نماز کی تاکید کے قرآن و حدیث
و فقہ سے ہوتے ہوئے اسکو سبک اور سہل جانکے چہوڑ دیا اور علماء مجہول نے اُنکی خاطر سے
اُنکو برا کہکر بے نماز کی مذمت کرنے والے کو وہابی و کافر کہنا سراسر حماقت و عداوت ہے

بدعتیون نے وہابی کی نشانیان ٹہیرائی ہین

جو کرتے کا چاک سامنے رکہو داڑہی نہ چڑہاوے پاجامہ ٹخنے کے اوپر رکہے بغیر ہلدی ٹہیکری
شادی کرے تیجا دسنوان چالیسوان چہ ماہی برسی کا دن مقرر نکرے ثواب پہنچانے کی نیت سے
سد کہانا مسکینون کو کہلاوے نوتگرون قاضیون مفتیون منصفون امیرون سپہ سالارون صوبہ دارون
کو نہ کہلاوے یا کہانا کہلاکر نقد نہ دیوے یا کپڑے بانٹے یا کسی کا قرض ادا کرکر ثواب پہونچاوے عرس میلا
کونڈا کندوری روٹ چونگہ کہیچڑا حلوا چپاتی سیویان نکرکر اُسکے عوض اور کچہ کہلاوے چہٹی چلہ مونڈن
بسم اللہ مقرری دلون مین سالگرہ نکرے بچون کو چوٹی بدہی بیڑی پیرون کے نام کی نہ ڈالے نفل نماز
بیٹھکر نہ پڑہے نماز کے بعد لبنی فاتحہ نہ پڑہے صلوۃ کو اول جمعہ کی سنتیں کہانا پانی سامنے رکہکے
فاتحہ نہ پڑہے جماعت سے وقت فرض کے فوت ہونیکے سنی اول کی سُنت نہ پڑہکر فرض ادا کرنیکے بعد
پڑہے تراویح کی تسبیحین چلاکر نہ پڑہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فقط گنہگارون کا شفیع سمجہکر کفار و مشرکون کا بھی

شفیع بجانے بزرگون سے حاجات نہ طلب کرے بزرگون کی نذر نہ کرے اللہ صاحب کی نذر کرکے
ثواب بزرگون کو پہونچاوے اور انبیا اولیاء کو غیب دان مشکل کشا حاجت روا نفع وضرر پہونچانے
والے دور و نزدیک کے برابر سننے والے نہ جانے شیخ سدو شاہ داول وغیرہ کی نذر کا بکرا حرام کہے
اول وقت نماز پڑہے سارے سر کے بال کہے آداب بندگی کورنش تسلیم مجرا نہ کرے فقط السلام
علیکم کہے سالار بخش مدار بخش پیر بخش خواجہ بخش امام بخش ڈہونڈو گہڑو نتھو کے نام بدلکر رکہے نکاح
کے بعد ولیمہ کرے تعزیہ علم شندے بغل ڈنڈال بیہیج ٹٹی بنانا فقیر ہونا تعزیون کے پاس قبر وان کے
پاس کہچڑی شربت لیجانے اور پیر پرستی گور پرستی چلہ پرستی طاقچہ پرستی سے منع کرے شب برات
کا حلوا چپاتی رمضان کی سیویان محرم کے روٹ صفر کی گہنگیان گلگلے ربیع الاول کے کھیر
چپاتی رجب کے کونڈے پیر کی گیارہوین بیست کی جنانے کے سرہانے دوروٹیان رکہنا قبر پر
پہولون کی چادر وغلاف ڈالنا قبرون پر چراغ جلانا طواف وسجدہ کرنا منتین ماننا سہاگن
کے جنازے پر لال کپڑا ڈالنا عرس کرنا منع کرے بیوہ کے نکاح ثانی کی تاکید کرے نشہ کی چیزین
نہ کہاوے پیوے گنجفہ چوسر شطرنج نہ کہیلے غرض جو شخص کہ سنت کے کام کرے اور بدعت سے دور
رہے وہ شخص ان خدا فراموشون کے نزدیک وہابی ٹہیرا اور جو ڈاڑہی منڈاوے یا چڑہاوے
پائجامہ ٹخنون کے نیچے لٹکاوے شادی مین حلوا جلوا سہرا دسوان بیسوان چہٹی چہٹہری وغیرہ
واہیات کرتا ہے بلکہ سنت طریقہ اور اسلام کا رکن سمجہے تو ان نفسانیون کے عقیدے مین وہ
بڑا پکا اہل سنت وجماعت ہو اور بڑی جماعت والا کیونکہ بہت سارے لوگ یہہ سب کام کرتے ہین
اگرچہ کفر وشرک وبدعت وگناہ ہین اچہا کام کرنے والے خدا ورسول کے تابعدار ہوتے ہین مگر
انکے مجتہدون کے فتوے سے یہہ لوگ چہوٹی جماعت والے ہین اور انکی جماعت سے خارج ہاں
اللہ آفرین ہرین مسلمانی وایمانداری مرحبا تو کیا بلکہ زوف برین حق پوشی وطرفداری خدا لعنت
کرے ایسے لوگون پر جنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو الٹ پلٹ کردیا افسوس ہے کہ ان بناوٹی
مذہب والون کو سنت پر عمل کرنے اور شرک وبدعت کے چہوڑنے کے واسطے اگر کوئی حقانی اردوے
خیر خواہی کے انکو کہے تو بہت ہی برا مانتے ہین جیسے نقل ہے کہ ایک بیمار کے آس پاس کئی
حکیم جمع ہوکے اس بیمار کے واسطے کڑوے کسیلی دوائین اسکے مفید مرض کہ جنسے اس بیمار کو فائدہ پہونچے

تجویز کر رہی تھے وہ بیماران دواؤن کے نام سُن سنکر کڑوا ہوتا تہا اس اثنا مین کسی احمق نے کہا کہ اسکو بادام کا حلوا کہلاؤ وہ بیمار اس بات کے سنتے ہی کہنے لگا کہ ذرا اس حکیم کی بات تو سُنو دیکہو تو اسنے اچھی دوا تجویز کی ہے سو اُس بیمار نے بادام کا حلوا اپنے واسطے پسند کیا اگرچہ اُسکے حقین مضر تہا سو ویسے ہی ان جاہل مشرک اور بدعتیون کو جہالت کی بیماری ہے نصیحت کی کڑوی دوا سے بگڑ جاتے ہین اور شرک و بدعت کی رسم کو جائز بتانے والے کو میٹھا بادام کا حلوا سمجھکر انکو اپنا خیر خواہ جانتے ہین **بیت** حق کو باطل مت کرو یار و خدا کے واسطے ✣ بغض و کینہ چہوڑ دو یار و خدا کے واسطے ✣ بعضے احمق جو اپنے قیاس پر مسائل دینی مین اجتہاد کر رہی ہین سو کہتی ہین کہ کسی مقدس کے روح کے نام سے کسی جانور کو مشہور کرنا جائز ہے جیسا کہ یہ گائی سیّد احمد کبیر کی ہے یا مُرغا رجب سالار کا یا بکرا خواجہ احمد بسوی کا کیونکہ سعدہ صحابی نے کنوان کہودوا کے اپنی والدہ مرحومہ کے نام سے مشہور فرمایا تہا **جواب** اس قیاس پر تم جو فلانے بزرگ کا جانور کہا کرتے ہو سو اپنے موئے خویشون کے نام کے جانور کیون نہین کرتے کوئی تم مین کا یہ نہین کہتا کہ اماں کا بکرا یا دادا کی گائی دادی کا مرغا دادا کی مرغی دوسرا یہ کہ سعد بن عبادہ خزرج کے قبیلے کے سردار تھے وہ روتہ الجندل کی لڑائی کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ گئے تھے انکی والدہ عمرہ مسعود کی بیٹی قیس کے پوتے جو مسلمان ہوکر حضرت کی بیعت سے مشرف ہوئی تہین سو مدینہ منورہ مین یکایک گذر لگے حاضرون نے کہا کہ وصیت کیجو تب انہون نے کہا کہ کس چیز مین وصیت کرون مال جو ہے سو سعد کا ہے (یعنے موت سے لگوا ہے) بعد ایک مہینے کے سعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہ مدینہ کو آئے حضرت نے اُس بی بی کی قبر پر جنازہ کی نماز پڑہی سعد نے اپنی ماں کے انتقال کیوقت کا مذکر سنکے حضرت کی جناب مین عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میری خیرات اُسکو فائدہ دیتی ہے تو آپنے فرمایا کہ ہان تب سعد نے کہا کہ فلانا باغ اُسکی جانب سے صدقہ ہے یعنے محتاج لوگ اُسکا میوہ کہایا کرین کوئی اس باغ کو کبھی نہ بیچے نہ مالک بنے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ سعد نے کہا کہ میری ماں موئی ہے اُسکے حقین کون سی خیرات بہتر ہے آپنے فرمایا کہ پانی یہ حدیث مشکوۃ کی باب فضل الصدقہ کی دوسری فصل مین سعد بن عبادہ کی روایت سے ہے کہ سعد نے ایک کنوان کہودوایا اور کہا کہ یہ کنوان سعد کی ماں کے لیے ہی یعنے انکی نیابت سے کہودوایا القصہ ان روایتون سے غرض یہ ہے کہ اہل

استثنا

خدا کے غضب مین
اس سے معلوم ہوا
ایمان کا مقتضا
قرآن اور حدیث سے
موافق عمل کرنے اور
جو دوسرا اور
اور
راہ نکالنے والوں کی راہ
پیروی چہوڑ کر
پر چلنا
قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
خیر الصدقہ

جو مردون کے باب مین رسمین تراشا کرتے ہین اور قصہ کی سند غلطی سے لاتے ہین سو گنجایش رہے
اور اہل سنت کو تو اب پہونچانے کا ڈھب بھی معلوم ہو گیا اور یہ بھی دریافت ہو گیا کہ کسی روایت مین
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کو کنوان کھودوا کر اپنی والدہ کا کر کے شہرت دینے کو واسطے نہین فرمایا
نیم ملاؤن نے جو اس بہتان کو اختیار کیا ہے اسکا سبب شاید یہ ہے کہ ایک بڑی محدث کی فارسی
کتاب مین اس قصے مین کاتب کی غلطی سے بگفت کی جگہ بگو لکھا گیا ہے سو نیم ملان دھوکہا کہا
تہت حضرت پر کر بیٹھتے ہین سو احادیث سحیحہ تیجاد سوان بیسوان چالیسوان سہاہی شستاہی ماہی
برسی حاضری توشہ صحنک سال بسال کا عرس کہان سے نکلا اور یہ جو نیم ملا هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ سے
مردون کا کہانا کہانا جائز کہتے ہین اگر ام سعد کا کنوان کر کے فرض کرین تو بھی مردی کا کہانا کہانے کا
اسپر قیاس نہین ہو سکتا ہان اگر کسی برتن مین پانی لیکے اسکو چھونا اور تبرک اور ام سعد کا روح
اُسپر آنا مانکے اور اُس پانی کو یہان بانٹنے سے وہان ام سعد کو چڑہتا ہے کر کے یا ام سعد سے کسی مردے
بر آنیکے واسطے پانی چڑہانے کی منت مانکے ام سعد کا پانی کہا جاتا تو مردے کا کہانا کہانے کا قیاس
اسپر صحیح ہوتا تامل کیا چاہیے کہ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ کی عبارت مین لام ملک کے معنے سے نہین ہو سکتا نہ
بنانیکے معنے سے نہ ہبہ کے قبض و تصرف کے معنے نہ پینے کی خصوصیت کو واسطے نہ منت چڑہانیکی خصوصیت کے واسطے
پھر جب منت نہین تو باقی رہی وہ خصوصیت کہ اُنکے ذمے جو نذر تہی اُسکے ادا کے واسطے بھلا ہذہ
لام سعد کے قیاس پر کس صحابی نے عمل کر کے کسی کہانے یا کپڑے کو یا جھنڈے کو یا نقشے کو یا کسی پرندے
یا چوپائے کو اپنے موے باپ دادا یا بہن یا بیٹا بیٹی کا کر کے ہکیرایا اور شہرت دیا نان مردی کی
جانب سے محض اللہ جلشانہ کی خوشی کے واسطے پیغمبر کے فرمودے کے موافق کچھ خیرات دینی مستحب ہے اسپر
رسم و عادت ٹہیرا لے نا موری اور لوگون کے بتانے اور سُنانے کو واسطے عمل مین لانا بیشک شیطانی
کام ہے ام سعد کے قصہ کو اس سے کیا نسبت پھر نیم ملایان خطرۂ ایمان جو احادیث سحیحہ تیوہار مردون کا
کرنیکا اور منتون کے حرام کہانے کا فتوی لوگون کو دیتے ہین سو ان حدیثون کا مضمون انپر درست
آتا ہے اَجْرَاُكُمْ عَلَى الْفَتْوٰى اَجْرَاُكُمْ عَلَى النَّارِ یعنے تم مین کا جو بڑا ڈیٹہا ہے فتوی پر سو بڑا
ڈیٹہا آگ پر اور اَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا پس فتوی دیوے بے علم سو آپ گمراہ ہوئے
اور دوسرون کو گمراہ کیا۔ پھر کسی صحابی اور تابعی اور کسی دوسرے عالم بلکہ جاہل نے بھی اُس کنوین کے

پانی کو تبرک نہین ٹہیرایا اور کسی طرح آداب اسکا بجا نہین لائے برخلاف بدعتیون کے جو بزرگون کو نام کے
کہانون کو تبرک سمجھتے ہین اُسکے آگے ہاتھہ باندہ کر عود جلا کے کچھہ پڑہکے سر جہکا کے آداب بجالاکے تعظیم
کہاتے ہین پہر ان ارواحون کو چڑہانا تو بعینہ ہندؤن کے رسم ہے اسی کو وے اپنے بڑہون کے
ارواح کا پوجا کہتے ہین پر مشرک بدعتی شعار اُسکا نام ظاہر مین اچہا تراش کے جاہلون کو بہکاتے
ہین کہتے ہین کہ یہ فاتحہ ہے تبرک ہے نیاز ہے توشہ ہے صحنک ہے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یُعْمُوْنَ
یعنے اللہ صاحب اچہا جانتا ہے جو بہرا ہے اُنکے دلون مین مسئلہ جو جانور کہ اللہ کے سوا دوسرے
نام کا مشہور ہوا اُسکا کہانا حرام ہے جناب قدوۃ المفسرین زبدۃ المحدثین حضرت مولنا شاہ عبدالعزیز
قدس سرہ العزیز نے کہاہی استفتا مین جو کہ زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح مین موجود ہے
فرماتے ہین مدار حل و حرمت ذبیحہ بر قصد و نیت ذابح ست اگر بہ نیت تقرب الی اللہ یا برای
اکل خود یا برای تجارت و دیگر امور مباحہ ذبحے کند حلال است والا حرام گفت و بنشیا پوری
زیر قولہ تعالے وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ گفتند علما اگر بہ تحقیق مسلمانے ذبح کرد ذبیحہ را و
قصد کرد بذبح آن تقرب بہ سوے غیر خدا گردد آن مسلمان مرتد و ذبیحہ او ذبیحہ مرتد ست انتہے
ذبح کرد کسے برائے آمدن امیر و مانند آن مثل یکے از بزرگان حرام مے شود آن ذبیحہ چرا کہ
شہرت داوہ شد بآن غیر خدا اگرچہ ذکر کرد نام خدا را بر آن یعنے بسم اللہ گفت و اگر ذبح
کرد برائے مہمان حرام نہ شود زیرا کہ مہمانی سنت ابراہیم خلیل اللہ ست و بزرگی کردن مہمان
بزرگی کردن خدای تعالے ست و وجہ فرق درمیان ہر دو صورت آنست کہ اگر کسے پیش کرد
آن ذبیحہ را تا کہ بخورد از گوشت آن باشد ذبح برائے خدا و نفعی برائے مہمان یا برائے ولیمہ یا
برائے فائدہ تجارت و اگر پیش نہ کرد آن ذبیحہ را تا بخورد بلکہ دفع کرد او را برای غیر خدا باشد یا برائے
بزرگی غیر خدا پس حرام شود و یا کافر میشود دو قول اند ہمچنین ست در بزازیہ و شرح وہبانیہ
گویم و در کتاب صیدیہ مذکور ست کہ بتحقیق آن ذبیحہ مکروہ میشود و کافر نے شود فاعلش زیرا کہ بتحقیق
مابد گمانی نے کنیم بمسلمان کہ بتحقیق تقرب میکند آن مسلمان بسوی آدمی یا بین ذبح کردن و ماند آن
در شرح وہبانیہ از ذخیرہ مذکور ست و نظم کرد او را پس گفت و فاعل آن ذبیح ہمہ فقہا گفتہ اند
کہ کافر ست و فضلی و اسماعیل کافر نے گویند و ہمچنین ست در مطلوب المومنین و اشباہ و النظائر

تتمہ

و در حدیث ست نفرین کرد خدا کسے را کہ ذبح کرد برائے غیر خدا رواہ احمد و نیز ملعون ست ہر کہ ذبح کرد برای غیر خدا رواہ ابو داؤد و در غرائب ابی عبید و بستان فقیہ و کنز العباد مذکور ست کہ بہ تحقیق جائز نیست ذبح کردن گاؤ و گوسفند نزد گور ہا برائے قول آنحضرت کہ لا عقر فی الاسلام نیست عقر در اسلام یعنے ذبح نزد قبور و ہمچنین ست در کتاب سنن ابی داؤد و ہمچنین جائز نیست ذبح کردن بر عمارت نو و نزدیک خریدن سرای چہ بتحقیق پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم منع فرمودہ ندا از ذبیحہ ہائی جن برائے انکہ بہ تحقیق اوشان را بزرگی بکردند پس باطل کرد پیغمبر خدا او منع فرمود ازان و ہمچنین ست در کتب شافعیہ رح چنانچہ گفتہ است امام نووی در شرح صحیح مسلم در تفسیر حدیثی کہ روایت کردہ است آنرا از قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفرین کرد خدا کسے را کہ نفرین کرد پدر خود را و نفرین کرد خدا کسے را کہ ذبح کرد برای غیر خدا و اما ذبح کردن برای غیر خدا پس مراد آن ذبح اینست کہ ذبح کردہ شود بنام غیر خدا مانند کسے کہ ذبح کرد برای بت یا صلیب یا برای موسے و عیسے و کعبہ و مانند آن پس ہمہ اینہا حرام اند و حلال نمے شود این ذبیحہ برابر ست کہ باشد ذابح مسلمان یا نصرانی یا یہود چنانچہ تصریح کردہ است بر و شافعی رح و اتفاق کردہ اند بر آن اصحاب ما پس اگر ارادہ کرد ذابح با وجود آن بزرگی مذبوح را برائے غیر خدا و عبادت را بغیر خدا باشد آن کفر پس اگر باشد ذابح مسلمان پیش ازین ذبح کردن گردد بسبب ذبح مرتد و ذکر کرد شیخ ابراہیم مروزی از اصحاب ما کہ چیزے کہ ذبح کردہ شود نزد استقبال پادشاہ برای تقرب بسوی او بہ تحقیق فتوی دادند اہل بخارا بہ تحریم آن مذبوح چرا کہ او از جملہ ما اہل لغیر اللہ ست و گفت رافعی جز این نیست کہ ذبح میکنند این را برای طلب خوشنودی وقت آمدن پادشاہ پس آن ذبح کردن مانند ذبح عقیقہ است برای پیدائش مولود و مانند این کفایت نمیکند حرمت را و اللہ اعلم پس اگر گفتہ شود کہ قولہ تعالے وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ یعنے چیست مر شما را کہ نمیخورید از گوشت چیزے کہ یاد کردہ شد بر وے نام خدای تعالے و حالانکہ تفصیل کرد خدائے تعالے برای شما آنچہ حرام شدہ بر شما مگر آنچہ لاچار شوید بسوی خوردن آن و ہمچنین قولہ تعالے فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ یعنے پس بخورید از آنچہ یاد کردہ شد نام خدائے تعالے بر وے اگر بقرآن ایمان آوردہ اید عام ست شامل چیزے را کہ قصد کردہ شود با و تقرب بسوی خدا و غیر او پس

میباشد همه حلال گوییم این آیات عام اند مخصوص بآیت دیگر و او قوله تعالی ست در سوره مائده
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ
وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ یعنی حرام کرده شد بر شما مردار و خوردن خون
روان و گوشت خوک و آنچه آواز برآورده شد غیر خدا تعالی را بآن و آنچه بخفه بمیرد و آنچه بسنگ زدن یا مانند
آن بمیرد و آنچه از بلندی افتاده بمرد و آنچه بشاخ زدن حیوانی دیگر بمرد و آنچه درنده او را بخورد مگر آنچه ذبح
کنید آنرا از حیوانهای مذکور یعنی آنرا اگر زنده دریابید و ذبح کنید حلال باشد و نیز حرام ست آنچه ذبح کرده شد بر نصب
یعنی نشانها پس اگر بتحقیق مردی مسلمان خفه کرد گوسفند را و بسم الله گفت بر آن حلال نشود گوسفند با وجود
که نام خدا بر وی مذکور شد و همچنین وقتی که ذبح کند گوسفندی را بر نشانی از نشانها یا بر قبری از قبرها
و اراده کند بآن ذبح تقرب را بسوی صاحب قبر یا صاحب نشان و بسم الله گوید بر آن گوسفند حلال
نشود باین آیت صریح و بنای همه آن بر اراده تقرب ست بسوی غیر خدا یا تبدیل کردن طریق که مشهور ست در
ذبح از استعمال آلۀ تیز کرده شده و مانند آن پس دانستیم که بتحقیق قوله تعالی قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ حوالۀ است
بر چیزیکه مذکور ست در آیات دیگر مانند آیه سوره مائده وغیره و بود وجه نزول این آیت اعتراض مشرکین که
میگفتند بمسلمانان بطور الزام که شما میخورید مردار را و حالانکه کشته است او را خدا و میخورید چیزی را که میکشید از دست
خود پس ترجیح دادید شما کشته خود را بر کشته خدا پس جواب داد خدای تعالی از آن بانمطور که بتحقیق مردار مذکور نشده
است با و نام خدا پس بر آ همین حرام کرده شد و همچنین بسنگ زده شده و از جای بلند افتاده شده
کشته نشد بطوریکه پروانگی داده شد در آن از جانب خدا پس حرام کرده شد و جانوری که کشتیم او را
بدستهای خود جز این نیست که گردید حلال برای اینکه کشتن آن واقع شده است بحکم خدا و موافق طریقه
مشروع بطوریکه برآمد از آن خون مسفوح و با ذکر نام خدا پس حلال کردن این و حلال کردن لعینه تعظیم ست برای
حکم خدا و اتقرب قتل پس مغالطه و همی ست چرا که همه ما کشته خدا مند برابر ست که باشد قتل از دستها یا غیر یا یا بمیرد خود
چه نیست موت نزد ما مگر بحکم خدا و برای همین اتفاق کردند اهل سنت و جماعت که بتحقیق مقتول مرده
است بسبب اجل خود و الله اعلم و آنچه واقع شده است در بیضاوی وغیره آن از تفاسیر که مفسران گفته اند
وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ای آنچه بلند کرده شود آواز بآن نزدیک ذبح او برای بت پس مبنی ست بر جاری
بودن عادت مشرکین در آن زمانه و برای همین فرق نکردند مفسران در تفاسیر قدیمه میان آنچه ذکر کرده شود

نام غیر خدا بروی میان آنچه کرده شود بذبح آن نزدیکی بسوے غیر خدا چه اگر مشرکین آن وقت بودند
خالص در کفر بودند وقتے که قصدے کردند تقرب را بذبح جانورے بسوی غیر خدا ذکر میکردند بر آن
نزد ذبح نام آن غیر بخلاف مشرکان مسلمانان پس اینها آمیزش میکنند میان کفر و اسلام پس قصد
میکنند تقرب را بسبب ذبح بسوی غیر خدا و ذکر میکنند نام خدا را بر آن عند الذبح پس اول کفر است
صریح و دوم کفر بیست که در صورت اسلام ست و اعتقاد میدانشتند که نیست راهی برای ذبح کردن مگر
این برابرست که باشد ذبح برای خدا یا برای غیر خدا و البته جاری شده است این عادت در زمانه
ما نیز پس تحقیق ایشان مشهو میکنند که فلان ذبح میکند گاو را برای سید احمد کبیر مثلا برابرست که بسم الله
وی گویند نزدیک گذاردن کاریا آنچه واقع شده است در هدایه و مکروه است آنکه ذکر کند با نام خدا تعالے
چیزے دیگر را و امینست که بگوید وقت ذبح اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ عَنْ فُلَانٍ الٰهی قبول کن از فلان
و این سه مسئله اند یکے آنکه ذکر کند بطریق اتصال نه بطور عطف پس مکروه میشود و حرام نمیشود ذبیحه و
او مراد ست با آنچه گفت و مثالش اینکه گفته شود بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ چه اگر شرکت یافته
نشد پس نشد ذبح واقع برائے غیر خدا اگر آنکه مکروه ست ذبیحه بجهت موجود شدن نزدیکے از
روی صورت پس متصور میشود بصورت حرام دوم آنست که ذکر کند بطور وصل بر طریق عطف
و شرکت باینطور که بگوید بِسْمِ اللّٰهِ وَاسْمِ فُلَانٍ یا بگوید بِسْمِ اللّٰهِ وَفُلَانٍ یا بِسْمِ اللّٰهِ وَ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بکسر دال پس حرام میشود ذبیحه چه اگر به تحقیق شهرت داده شد بآن غیر خدا
و صورت سوم آنست که بگوید ذابح کلامی را که علیحده باشد از نام خدا از روی صورت و معنے
باینطور که بگوید پیش بسم الله گفتن و پیش از انگندن ذبیحه را بر زمین یا بعد ذبح و این باکی نیست
برای آنکه مروی ست که پیغمبر صلے الله علیه وسلم فرموده بعد ذبح اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ هٰذَا عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
مِمَّنْ شَهِدَ لَكَ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِيْ بِالْبَلَاغِ یعنے بار خدایا قبول کن این ذبیحه را از امت محمد صلعم
از کسانیکه گواهی داده اند ترا بوحدانیت و مرا برسانیدن رسالت و شرط ذبح آن ذکر خالص ست
صرف نباشد آنچه ذکر کردیم از آنکه به تحقیق اراده تقرب بسوی غیر خدا حرام کننده ست مر ذبیحه را
برابرست که باشد تقرب بطور استقلال یا بطور شرکت وقتیکه تناحتی یعنے این کلام را تناحتی
گویند البته صاحب هدایه نهاده است مسئله را در صورتیکه چون نباشد مذکور نزدیک

بقصد تقرب بسوی غیر خدا بلکه باشد ذکر خالص پس آن وضع مسئله علیحده است از مسئله ماکه نهاده شده
است در صورتیکه مقصود تقرب بسوی غیر خدا باشد پس البته آن صورت حرام است مطلق و شناختی
نیز این که آنچه واقع شده است در تفسیر احمدی از تفریع قول وی بر آنچه واقع شده است در هدایه و
نقل کرده است در تفسیر همچنانکه ذکر کردیم و آن تفریع قول وی ست وَمِنْ هٰهُنَا عُلِمَ اَنَّ
الْبَقَرَةَ الْمَنْذُوْرَةَ لِلْاَوْلِيَاءِ كَمَا هُوَ الرَّسْمُ فِيْ زَمَانِنَا حَلَالٌ طَيِّبٌ لِاَنَّهٗ لَمْ يُذْكَرْ
اسْمُ غَيْرِ اللّٰهِ عَلَيْهَا وَقْتَ الذَّبْحِ وَاِنْ كَانُوْا يَنْذِرُوْنَهَا لَهُمْ اِنْتَهٰى مبنی ست
بر غفلت از کلام صاحب هدایه و آن قول ایست وَالثَّالِثَةُ اَنْ يَّقُوْلَ مَقْصُوْدًا عَنْهُ صُوْرَةً
وَمَعْنًى الخ پس البته انفصال معنوی چگونه متصور خواهد شد چون باشد نذر برای اولیا پس البته
بعینه تقرب ست بسوی غیر خدا پس نیست اوشان همیشه است تا وقت ذبح پس نیست انفصال
از روی معنے هرگز برای آنچه ثابت شده است در قواعد فقه از همیشه ماندن نیست تا
آخر عمل و نیز مبنی ست بر نه فرق کردن میان ذکر خالص که نهاده است صاحب هدایه مسئله را
دران و میان چیزے که مقصود باشد بوی تقرب بسوی غیر خدا که نهادیم ما مسئله را در آن و کجاست
این از آن والله علم اور تفسیر فتح العزیز مین فرماتے ہین وَمَا اُهِلَّ بِهٖ یعنے دیگر
آن جانور که آواز بر آورده شد و شهرت داده شد در حق آن جانور که لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنے برای غیر
خدا ست خواه غیر آن بت باشد یا روحے خبیث که بطریق بهوک که بنام او بدهند و خواه
جنی مسلط بر خانه یا سرائے که بدون داون جانور از ایذائے سکنه آنجا دست بردار نشود و
یا تو پے دانه کردن نمے دهد و خواه پیرے یا پیغمبرے را باین وضع جانورے زنده مقرر کرده
دهند این همه حرام ست و در حدیث صحیح وارد ست مَلْعُوْنٌ مَّنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنے هر که
بذبح جانور بتقرب بغیر خدا نماید ملعون ست و خواه در وقت ذبح نام خدا بگیرد یا نه زیرا که چون
شهرت داد که این جانور برای فلانیست ذکر نام خدا وقت ذبح فائده نکرد چه آن جانور منسوب
بآن غیر گشت و خبثے در و پیدا گشت که زیاده از خبث مردار ست زیرا که مردار بے
ذکر نام خدا جان داده است و جان این جانور را از آن غیر خدا قرار داده کشته اند و آن عین
شرک ست و این خبث در وے سرایت کرد و دیگر بذکر نام خدا حلال نمے شود مانند سگ

نتیجه

از حکم رسول کا بھی
حکم اللہ ہی کا ہوتا ہے
غرض کہ جو شخص اللہ
اور رسول کے حکم کے خلاف
کرے گا یقیناً وہ
نفصان میں رہے گا
نتیجہ کافر اور منافق
کے اللہ تعالیٰ اور
رسول کے حکم کے
خلاف عقائد رکھنے
والے مسلمان کو
بھی اللہ اور رسول کی
کلام اور اپنے رسول کی
تابعداری کرنے کی
توفیق دے
آمین یا
رب العالمین

وغوک کہ اگر بنام خداوند ذبح شوند حلال مے گردند کہ این مسئلہ آنست کہ جان برای غیر جان آفرین
نثار کردن درست نیست و ماکولات و مشروبات و دیگر اموال را نیز اگرچہ از راہ تقرب لغیر اللہ
دادن حرام و شرک ست اما اگر از راہ تقرب الی اللہ تعالی بفقرا و مساکین داده ثواب آن کہ عائد
بدہندہ میشود از آن غیر ساختن جائز نست زیرا کہ انسان را میرسد کہ ثواب عمل خود را لغیر خود بخشد
چنانکہ میرسد کہ مال خود را لغیر خود مے دہد و جان جانور مملوک آدمی نیست تا او را بہ کسے تواند
بخشید و نیز دادن مال ازین جہت مستوجب ثواب ست کہ آدمیان بوی منتفع مے شوند و
چون مردہا بعد از مفارقت اینجہان قابل انتفاع بعین مال نمانده اند طریق نفع رسانیدن
بآنہا در شرع چنین قرار یافت کہ ثواب اموال را کہ بمستحقان بہ سانند بآنہا عائد سازند چون
جان جانور اصلاً قابل انتفاع آدمی نیست در زندگی پس از مردگی نیز قابل انتفاع او نباشد
آری اضحیہ از طرف مرده کردن در حدیث صحیح آمده است لیکن معنیش ہمین ست کہ دادن جان
برای خدا ثواب بیکدارد و بآن مرده بخشیده شود نہ آنکہ ذبح برای مرده کرده آید و بعضے جہال مسلمین در
این مقام کج فہمی مے کنند و میگویند کہ گوشت را پختہ بنام مرده ہا دادن بلاشبہ جائز ست
و ما نیز از ذبح کردن جانور بنام آن مرده ہمین قدر قصدی نمایم برائے فہمانیدن ایشان
یک نکتہ کافی ست کہ بایشان باید گفت کہ ہرگاہ شما ذبح کردن جانور بنام غیر خدا نذر میکنید اگر
عوض آن جانور گوشت بہمان مقدار خریده و پختہ بفقرا بخورانید در دہن شما آن نذر ادا میشود
یا نہ اگر مے شود راست میگوئید کہ مقصود شما از ذبح نیز از گوشت خورانیدن برای ثواب
آن مرده نبود و الا تقرب بذبح نذر او کرده آید و شرک صریح لازم مے آید و در لفظ این آیت
کریمہ کہ در چہار جا از قرآن مجید وارد شده تامل باید کرد کہ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فرموده اند
مَا ذُبِحَ بِاسْمِ لِغَيْرِ اللّٰهِ پس ذبح کردن بنام خدا ہمراہ شہرت دادن و آواز بر آوردن
با نکہ فلانے گاؤ فلانے بزو فلانے می کند ہیچ فائدہ نے کند و گوشت آن جانور حلال نمے
گردد و اہلال را بہ ذبح عمل کردن خلاف لغت و عرف ست ہرگز اہلال در لغت عرب و عرف
آن دیار آن وقت بمعنے ذبح نیامده در ہیچ شعر و ہیچ عبارت بلکہ اہلال در لغت عرب بمعنے
بلند کردن آواز و شہرت دادن ست چنانچہ اہلال و استہلال طفل از تولد و اہلال

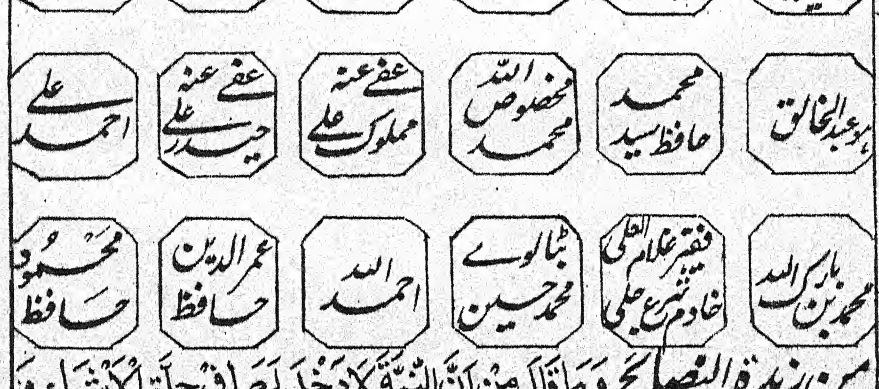
بمعنے تنبیہ ہر و غیر ذلک مستعمل ست و اگر کسے بگوید اُهِلَّتْ لِلّٰهِ ہرگز بمعنے ذُبِحَتْ لِلّٰهِ فہمیدہ
نخواہد شد و نیز آنکہ اہل را بر ذبح حمل کردہ شود پس ذُبِحَ لِغَیْرِ اللّٰهِ مراد خواہد شد ذُبِحَ بِاسْمِ غَیْرِ
اللّٰهِ از کجا فہمیدہ شود تا مدعاے این مردم حاصل شود پس درین عبارت اہلال را بمعنے ذبح
گرفتن باز لغیر اللہ را بجاے باسم غیر اللہ ساختن قریب بتحریف کلام الٰہی میرسد در تفسیر پوری
میگوید اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ لَوْ اَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَ ذَبِیْحَةً وَ قَصَدَ بِذَبْحِهَا التَّقَرُّبَ اِلٰی غَیْرِ اللّٰهِ
صَارَ مُرْتَدًّا وَ ذَبِیْحَتُهٗ مُرْتَدٌّ انتہے یعنے اجماع کردند علماء رح بر اینکہ اگر مسلمانی ذبح کرد
حیوانے را و قصد کرد بذبح او نزدیک شدن و قرب جستن سوی غیر خدا تعالیٰ آنکس مرتد گشت و
حکم ذبیحہ او حکم ذبیحہ مرتد باشد فقط و کافران در جاہلیت در وقت برآمدن از خانہ و در راہ بنام بتان
آواز میکردند و چون بمکہ معظمہ میرسیدند طواف خانہ کعبہ می نمودند این طواف ایشان بخانہ خدا
ہرگز از ایشان مقبول نبود و لہذا حکم شد فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا
یعنے پس نزدیک نشوند مشرکان بمسجد حرام بعد ازین سال پس در اینجا نیز چون آواز
برآوردند و شہرت دادند کہ این جانور از فلانے ست و بنام فلانیست و برای او می کنیم و در وقت ذبح
بنام خدا ذبح کنانیدند اصلاً موجب ترتیب حلت گشت و سرّش آنست کہ نزد عوام طریق
ذبح جانور بہر گونہ کہ مقرر ست متعین ست برای رسانیدن جان برائے ہر کہ منظور باشد
چنانچہ فاتحہ و قل و درود خواندن متعین ست برای رسانیدن ماکولات و مشروبات
بارواح خواہ بقصد رسانیدن ثواب بآن ارواح نمایند یا بقصد تقرب و دفع شر و چاپوسی و تملق
آری ذکر نام خدا بر آن جانور وقتے فائدہ میدہد کہ قصد تقرب بغیر خدا را از دل دور کردہ و خلاف آن
شہرت و آواز شہرت آواز دیگر دہند کہ ما ازین کار برگشتیم انتہی کلام المحدث الدہلوی و اللہ اعلم بالصواب

استفتا

ما قولہم رحمہم اللہ در صورتیکہ کسے جانداری را برائے تقرب لغیر اللہ ذبح سازد و عند الذبح تسمیہ ہم
گوید آن جاندار بہ سبب ذکر تسمیہ حلال میشود یا بہ سبب تعظیم و تقرب لغیر اللہ حرام میشود بینوا توجروا

جواب ذبیحہ کہ تقرباً و تعظیماً لغیر اللہ ذبح کردہ شود حرام گردد و ذکر تسمیہ بر خلاف نیت مفید
نیست بلکہ اینچنین ذبح را اکثر علما نسبت بکفر کردہ اند چنانچہ در تفسیر پوری مذکور ست

اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ لَوْ اَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَ ذَبِيْحَةً وَّ قَصَدَ بِذَبْحِهَا التَّقَرُّبَ اِلٰى غَيْرِ اللّٰهِ صَارَ مُرْتَدًّا وَّ ذَبِيْحَتُهٗ مُرْتَدَّةٌ انتهى لیکن اگر کسے جاندار را برای ذبح لغیر اللہ مقرر سازد و عند الذبح قصد تقرب بغیر خدا از دل دور کند و خالصًا للہ آنرا ذبح سازد آرے الآن نیت سابقہ حکم عدم و بطلان خواہد گرفت و ذبیحہ بیشک حلال خواہد شد زیرا کہ درین باب معتبر وقت ذبح نیست ولہذا اکثر مفسرین در تفسیر وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ قَيْدُ عِنْدَ الذَّبْحِ بیان کردہ اند قال فی الدر المختار ذبح لقدوم الامیر ونحوہ کواحد من العظماء یحرم لانہ اھل علیہا بہ لغیر اللہ ولو ذکر اسم اللہ تعالٰی وایضا ھکذا فی جامع الرموز وقرۃ الابصار وھدایۃ المبتدی والاشباہ وغیرھا



موہر علماء دہلی

موہر علماء پنجاب

من زبدۃ النصائح وما قال من ان النیۃ لا دخل لہا فی حلۃ الاشیاء و حرمتہا ففیہ انہ یلزم علیہ حلۃ الذبیحۃ لقدوم الامیر والعظماء ولو ذکر اسم اللہ علیہ وھو مخالف لما فی الدر المختار وقال یحرم لانہ اھل بہ لغیر اللہ وایضا یلزم حلۃ ما یؤخذ من الدراہم والشمع والزیت وغیرھا وینقل لضرائح الاولیاء تقربا الیہم مع انہ حرام باجماع المسلمین کما ھو منصوص فی البحر الرائق وغیرہ فانصف ولا تکن من الملحدین ✤ تراب علی عفی عنہ **استفتاء علماء دہلی و پنجاب و پشاور در باب مسئلہ شیئاً للہ** چہ مے فرمایند گروہ حق پژوہ علماء ورثۃ الانبیاء در معنے این عبارت یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ و آیا ورد ساختن این عبارت و اسمای دیگر صلحا و مثل یا بہیکہ و یا مجدد وغیرہ موجب ثواب است یا موجب کفر و ضلالت یا گناہ صغیرہ

یا کبیره و در پس مجوز این امور نماز باید خواند یا نه یا مانع این امور از فرق ضاله و مبتدعه است از
کتب تفاسیر و احادیث و فقه معتبره افتار قام فرمایند جواب در صورت مرقومه باید دانست
کہ از خواندن یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً لله و یا بهبکه که ندا بغائب ست قباحت مشترک
بچند وجه لازم مے آید اول اشتراک فی العلم دوم اشتراک فی التصرف که این دو وجه
بعبادت متعلق ست سوم اشتراک فی العبادت اما بیان وجه اول و دوم پس احاطه علمی
چه از دور و چه از نزدیک سراً و جهراً هر آن از هر داعی و ذاکر بالسنه مختلفه دانستن خاصهٔ خدای
تعالے ست که باین صفت موصوف و مختص ست همچنین صفت تصرف فی الامور باعتبار
جلب نفع و دفع ضرر و نقصان و بلا خاصهٔ ذات باری ست چه اصول مشترکه است یا بذات
او سبحانه و تعالے میباشد یا در عبادت یا در صفات مانند علم و سمع و بصر و غیره و کسی از مخلوق باری
تعالی شارک نیست درین چیزهای مذکوره و عالم الغیب مطلق اوست جل شانه کما قال الله تعالی وعنده
مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو کما فی سورة الانعام قال فی المدارک واراد انه هو المتوصل
الی المغیبات وحده لا یتوصل الیها غیره انتهی ما فیه وهکذا فی التفسیر النیشاپوری وقال
الله تعالی قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا الله الایة لیکن هر گاه کسی از
مقبولان درگاه خود را احیانا بر مغیبات مطلع گرداند اطلاع میشود والا نه او تعالے آنحضرت صلی الله علیه
آله وسلم را با وجود در فضل و کمالات اشرف المخلوقات سید الاولین والاخرین گردانید باین همه تعلیم فرمود
قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء الله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت
من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یومنون الایة پس ازین آیت
کریمه صاف واضح گردید که قدرت بنده قاصر و علم وی قلیل و صفت بنده همین ست چه هر که بنده باشد صفتش
همین خواهد بود به ندانستن علم غیب از نقصان و عیب نیست آن بنده کامل و مکمل امر نبیه باظهار العبودیة
حتی لا یتسب الیه نقص ولا یعاب من قبل عدم العلم بالغیب فقال قل لا املک لنفسی نفعا
ولا ضرا الی اخر الایة وفیه ان قدرته قاصرة وعلمه قلیل وکل من کان عبدا کان کذلک والقدرة
الکاملة والعلم المحیط لیس الا لله تعالی وقال الکلبی ان اهل مکة قالوا یا محمد الا اخبرک ربک
بالسعر الرخیص قبل ان یغلوا فنشتری فنربح وبالارض التی تریدان تجدب

فتر تحل عنها الى ما اخصصت فانزل الله تعالى هذه الآية المراد بالخير في قوله تعالى ولو كنت اعلم
الغيب لاستكثرت من الخير هو جلب منافع الدنيا وخيراتها من الخصب والارباح والاكساب
وقيل المراد به ما يتوصل بامر الدين يعني لو كنت اعلم الغيب لكنت اعلم ان الدعوة الى
الدين الحق تؤثر في هذا او لا تؤثر في ذلك فكنت اشتغل بدعوة هذا دون ذلك الى آخره ما
في النيشابوري وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما هكذا في معالم التنزيل مثل قول الكليبي
ويلزم من كون غيره غير متصرف في ملكه بوجه من الوجوه الا بامره كونه عالما بالكل و
كون غيره غير عالم بالكل الا باعلامه الى آخره ما في التفسير النيشابوري وقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم والله لا ادري وانا رسول الله ما يفعل بي ولا بكم رواه البخاري والحكم
بطريق الاعم هو الوجد الاتم والمراد من الامور الدنيوية بالنسبة الى البشر صلى الله عليه وسلم
وهي الجوع والعطش والشبع والري والمرض والصحة والفقر والغنى وكذا حال الامة الحاكم
انه صلى الله عليه وسلم يريد نفي علم الغيب عن نفسه وانه ليس بمطلع على المقدر له ولغيره و
المكنون من امره وامر غيره لانه متردد في امره غير متيقن بنجاته لما صح من الاحاديث الى
آخره ما في المرقات شرح المشكوة لملا علي القاري وهكذا في الطيبي ثم اعلم ان الانبياء لم يعلم الغيبيات
من الاشياء الا ما اعلمهم الله تعالى احيانا ذكر الحنفية تصريحا بالتكفير باعتقاد ان النبي صلى الله
عليه وسلم يعلم الغيب لمعارضته قوله تعالى قل لا يعلم من في السموات والارض الغيب الا الله كذا
في المسامرة للشيخ الهمام كذا في شرح فقه اكبر لملا علي القاري وفي الخانية والخلاصة لو تردد
بشهادة الله ورسوله لا ينعقد النكاح ويكفر باعتقاد ان النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب انتهى
ما في البحر الرائق في كتاب النكاح ومولانا شاه عبد العزيز قدس سره در تفسير سوره منزل سفير ما يد كه متقرب
اليه او چيز با يد اول احاطه علمي با وكار قلبيه ولسانيه ذكر اين با وصف متخالف ممكنه وازمنه ودر كه او
السنه تا ذكر قلبي ولساني هر ذكر را معلوم كند دوم قوت نزديك و در مدركه او در آمدن و آنرا پر كردن
حكم صفت او پيدا كردن كه در عرف شرع آنرا دنو و تدلي و نزول و قرب خوانند واين دو صفت
خاصه ذات پاك او تعالى ست هيچ مخلوق را حاصل نيست آري بعضے كفره در حق بعضے از
معبودان خود و بعضے پرستان از زمره مسلمين در حق پيران خود اين اول اثابت مي كنند و در وقت

احتیاج بہمین اعتقاد و بآنہا استعانت می نمایند انتہے ما فی التفسیر العزیزی پس ازین معلوم شد
کہ در دیا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ و یا بہیکہ بجہۃ حاجت خواستن و در دفع مرض و بلا جستن ازین
بزرگان رحمہم اللہ تعالی از مسافت بعیدہ قطع نظر از نزدیک کہ بیانش خواہد آمد جائز نیست کہ درین
شرک لازم مے آید کہ علم غیب بمخلوق ثابت کردن ست و ازین اشتراک فی العلم میشود و بہر حال اینچنین
ثابت کردہ کہ ازین شرک پیدا می شود چنانچہ از آیات کریمہ و احادیث و کتب عقائد ہویدا گردید پس ہر کہ
اینچنین اعتقاد در بزرگان دارد کہ ندای من از دور میشنوند در ہر آن ازین جہت وظیفہ این
کلمہ مے دارد مشرک ست پس او نماز نباید خواند کہ عقیدہ شرکیہ دارد اگرچہ بظاہر خود را مسلم سگوید
زیرا کہ صفت علم غیب از اماکن قریبہ و بعیدہ سرًا و جہرًا ہر آنکہ خاصہ او عالم الغیب و الشہادت
است باعتقاد فاسد خود در جناب انبیا و اولیا ثابت می کند کہ ازین اشتراک فی العلم لازم
می آید بنا بر رد دعوی باطلہ اہل باطل او تعالے در سورہ یوسف می فرماید وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُہُمْ
بِاللّٰہِ اِلَّا وَہُمْ مُّشْرِکُوْنَ ۝ الایۃ و در تفسیر بیضاوی سورہ احقاف تحت این آیت کریمہ وَمَنْ
اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗٓ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَہُمْ عَنْ دُعَآئِہِمْ
غٰفِلُوْنَ ۝ نوشتہ لانہم جماد و اما عباد مسخرون مشتغلون باحوالہم انتہے ما فی البیضاوی پس ازین
آیت ہم ندا کردن بغائب از دور اصلًا جائز نیست و ہم از نزدیک ایشان باحوال خود مشتغل اند
از ندا و دعا مے داعی محض غافل اند کما تفصح من البیضاوی و لہذا قال العلامۃ التفتازانی
فی شرح المقاصد و لا نزاع فی ان المیت لا یسمع انتہی ما فی شرح المقاصد +
و در فتح القدیر و کافی و کفایہ و عنایہ و عینی و غیرہ کتب فقہ ازین کہ میت نمی شنود مشحون اند
پس نزدیک فقہ ندا کردن بدرخواست دعا از ایشان مفید و جائز نہ شد و از اینجہت بسیاری
از فقہا طلب دعا از میت انکار کردہ اند چنانچہ در کشف الغطا شیخ الاسلام نوشتہ لان المراد
من الکلام الاسماع و المیت لیس باہل للاسماع الا ترٰی قولہ تعالی انک لا تسمع الموتی
و الی قولہ و ما انت بمسمع من فی القبور انتہے کلام المحمود العینی فی حاشیۃ الہدایۃ
فی المجملہ ہر کہ باین اعتقاد از مسافت بعیدہ اولیاء اللہ را ندا کند کہ از احوال ما مطلع میشوند و ارواح
ایشان ندای من علم میدارند و کشایش رزق و فراخی آن و دفع بلا و نقصان و رفع تنگی میکنند

و یا گور و یا مکان نشست و برخاست ایشان صورت ایشان برنخ سازد او بیشک از زمره مشرکین است چنانکه مولانا شاه عبد العزیز قدس سره در تفسیر فلا تجعلوا لله اندادا میفرمایند چهارم فرقه پیر پرستان گویند چون مرد بزرگ که بسبب کمال ریاضت و مجاهده مستجاب الدعوات و مقبول الشفاعت عند الله شده بود از بین جهان میگذرد روح او را قوتے عظیم و وسعتی بس فخیم بهم میرسد هر که صورت او را برنخ سازد یا در مکان نشست و برخاست او یا بر گور او سجود و تذلل تمام نماید روح به سبب وسعت و اطلاق بر آن مطلع شود و در دنیا و آخرت در حق او شفاعت نماید تمام شد عبارت تفسیر عزیزی و لهذا قال فی البزازیة وغیرها من کتب الفتاوی من قال ان ارواح المشائخ حاضرة تعلم یکفر کذا قال الشیخ فخر الدین ابو سعید عثمان الجیانی بن سلیمان الحنفی فی رسالته و من ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون الله و اعتقد بذلک کفر کذا فی البحر الرائق و استعانت بفراخی رزق و دفع بلا و طلب ولد وغیره ازین کلمات از آن بزرگان هرگز روا نیست چه استعانت از غیر خدا تعالے درین امور جائز نیست قال رسول الله صلی الله علیه وسلم و اذا سالت فاسئل الله و اذا استعنت فاستعن بالله الی آخر الحدیث کما رواه احمد و الترمذی کذا فی المشکوة پس آن حضرت صلی الله علیه وسلم این را بکلمه شرط و جزا ارشاد فرمودند پس استعانت که از مخلوقات کرده میشود و لا محاله مقارن باستعانت بالله خواهد بود چه جزا لازم شرط است و شرط ملزوم او و قاعده کلیه از معقول و منقول مقرر شده که وجود ملزوم بدون لازم محال ست کذا فی المسلم و البحر الرائق وغیرهما پس خواه نخواه استعانت درین امور مذکوره بمقارنت استعانت خدا تعالے می باید و از غیر وے تعالے هرگز جائز نیست و ایاک نعبد و ایاک نستعین هم مشعر این معنے ست و تقریر بسط در مبحث استعانت در تحقیق استعانت رساله جداگانه نوشته شد در اینجا اشاره ازان کرده شد و اگر کسے گوید که او تعالے مفاتح علم همه اشیاء ست کلیه و جزئیه در هر آن از مسافت بعیده او لیاء الله را داده و حواله ایشان کرده بنابرین میدانند و می شنوند پس این را در تفسیر نیشاپوری تحت همین آیت کریمه وعنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو الایة نوشته و لا یمکن ان یکون هذه المفاتح عند شیء من الممکنات لان المحاط لا یحیط بمحیطه فلا یحیط دون الواجب

بِالْوَاجِبِ فَلَا يَكُوْنُ مِفْتَاحُ الْعِلْمِ بِجَمِيْعِ الْمَعْلُوْمَاتِ اِلَّا عِنْدَهٗ انتهى ما فی التفسیر النیشاپوری
واما بیان اشتراک فی العادت یعنے چنانکہ معاملہ از اللہ تعالی بعادت خود میکند چنانکہ یا اللہ یا کریم
میگوید ہمچنین یا علی یا حسین مے گوید بعادت خود قطع نظر از ندا کردن پس اگر این کلمہ یا شیخ
عبد القادر جیلانی شیئا للہ را قطع نظر از شنیدن و دانستن ایشان بطور عادت جبلی میگوید ازین ہم
پرہیز کند کہ موہم شرک ست اگر بارادہ سفارش و شفاعت کردن اللہ تعالی از ایشان میخواہد یعنے
او تعالے را شفیع و سفارش کنندہ دانستہ اینچنین مے گوید تا ہم جائز نیست کہ شان او تعالے عظیم و
بس فخیم ست و شای مطلق و فعال لما یرید و یفعل ما یشاء ست و کسے از بندگان مقبولین خود را
مختار علی الاطلاق نکردہ و اختیار ندادہ کہ ترا مختار خزانہ رحمت خود گردانیدم کہ ہر چہ خواہی من
دہم کہ بخواہی بدہ کہ بعد ازین حاجت شفاعت خدائے تعالے را گرد و از آن بندہ مختار کل
او کہ تو اگر سفارش کنی از فلان بندہ کہ حاجت روای من کردہ دہد تا سر انجام کار من راست
آید سبحانہ ما اعظم شانہ آن جل جلالہ را آن چنان نباید فہمید کہ پادشاہ دنیا از وزیر ذی الاقتدار
والاختیار خود در بعضے امور برائے کسی ادنے نوکر خود سفارش و شفاعت میکند چونکہ آن
وزیر عالی قدر مختار کل را بہر حال اختیار نظم و نسق و سیاست ملکی و حفاظت مالی دادہ است
کہ اگر خود آن پادشاہ در رکاب این امور مذکورہ بے اذن وزیر دخل دہد در ملک او خلل واقع شود بنابران
مصلحت از سوی مزاجی و تندخوی او شفاعت ادنی نوکر خود میخواہد از آن وزیر ظہیر سلطنت خود
پس این طور در جناب الٰہی اعتقاد نباید داشت کہ او قہار و مالک الملک و شای و مختار علی
الاطلاق ست کہ درین اعتقاد تنقیص در شان عظمت نشان او لازم مے آید تعالی اللہ
عند علوا کبیرا چنانکہ ابو داؤد از جبیر بن مطعم روایت کردہ قَالَ اَتَی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ وَقَالَ جَہَدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِیَالُ وَنُہِکَتِ الْاَمْوَالُ وَہَلَکَتِ الْاَنْعَامُ
فَاسْتَسْقِ اللّٰہَ یعنے طلب باران کن از خدای تعالے فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِکَ عَلَی اللّٰہِ بدرستی کہ
ما طلب شفاعت میکنیم تو بخدا یعنے ترا شفیع مے گیریم وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰہِ عَلَیْکَ وطلب شفاعت
می کنیم بر تو یعنے خدا را شفیع مے آریم نزد تو تا طلب باران کنے از وے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَمَا زَالَ یُسَبِّحُ حَتّٰی عُرِفَ فِیْ وُجُوْہِ

اصحابہ پس ہمیشہ تشبیح میکرد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تا آنکہ شناختہ شد از غضب در روہای
اصحاب وی یعنے صحابہ بغضب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متاثر شدند تا در روہای ایشان نیز اثر آن
ظاہر شد ثم قال ویحک لیست فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وای بر تو وعجب از تو انہ لا یستشفع
باللہ علی احد بدرستی کہ شان اینست کہ طلب شفاعت کردہ نمی شود بخدا بر احدے یعنے او تعالے
شفیع گردانیدہ نمیشود بر کسے کہ شفاعت از ان کس خواہد زیرا کہ مرتبہ شفیع کمتر مے باشد از آن کسے کہ
از و شفاعت می خواہد اتدری ما اللہ یعنے تو میدانی کہ چیست خدا و صفت وعظمت او چیست
ان عرشہ علی سمواتہ ھکذا وقال باصابعہ مثل القبۃ علیہ وانہ لیئط بہ اطیط
الرحل بالراکب یعنے بدرستی کہ عرش او بر بالا داشت عظمت و وسعت او سر آنہ آواز میکند
مانند آواز پالان شتر بسوار یعنے عاجز مے آید عرش از بر داشت او تعالے و این تقریر و تمثیل
عظمت الٰہی ست بقدر فہم اعرابی پس برائے قبولیت دعا و طلب حاجت روای از کسے بزرگ
ولی و شہید خدائے تعالی را شفیع آوردن باین طور نشاید کہ از آن بزرگ بشفاعت خدائے تعالے حاجت
خواستن ہمچنانکہ جملہ نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰہِ عَلَیْکَ تا آخر بر آن مشتمل ست کہ درین محض بے ادبی او میشود
از خدا خواہیم توفیق ادب ہر بے ادب محروم گشت از لطف رب ؎ و منشور لامع النور وما
قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ نیز بر این بر ہان قاطع ست بہر صورت ازین کلمہ گفتن قباحت در
قباحت پیش مے آید کہ اجتناب از آن ضرور ست و باین اشارہ در در مختار از شرح وہبانیہ آوردہ قال
قَالَ شَیْئًا لِلّٰہِ بعض یکفر و یخشی علیہ الکفر عند بعض انتہی ما فیہ بقدر الکفایۃ و حاشیہ پس مناسب
اینست کہ بدین طور بگوید یا اللہ شیئا للشیخ عبد القادر یعنے یا خدا و ند اعطا کن تو وہ مرا
ببرکت شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ چہ این طور جواز ست چہ در دعا خواستن از خدائے تعالی بحرمت
فلان یا ببرکت فلان مباحث ست و بحق فلان نشاید کہ حق کسے بر خدائے تعالے نیست چنانچہ در
ہدایہ و شرح وقایہ و دیگر کتب فقہ حنفیہ مذکور ست واللہ اعلم بالصواب فاعتبروا یا اولی الالباب
فقط کتبہ العبد الضعیف طالب الحسنین فی الدارین محمد نذیر حسین عفی عنہ
رب المشرقین والمغربین بجاہ سید الثقلین امام القبلتین جد الحسن والحسین رضی اللہ
علیہ وعلیہم فی الملوین عبارت مولوی نور الحق صاحب دہلوی الجواب

وظیفہ ہذا بلا شک استعانت و استمداد از غیر اللہ است و استعانت و استمداد مذکور نوعی از کفر ست رد آن در سورہ فاتحہ و در تمام قرآن و حدیث مشحون و مخزون ست فقط واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک **عبارت مولوی غلام رسول صاحب مدرس امرتسر** استعمال کلمہ ہذا در اصل معنے خود بطریق مذکور بتحقیق ممنوع بلکہ کفر ست لیکن بطریق ندبہ و شوق چنانچہ علامہ در شرح تلخیص در بحث ایشار می نویسد ممنوع نیست اما ترک اولی ست لایہام الشرک **عبارت مولوی غلام العلی صاحب قصوری** جماعہ فقہا رحمہم اللہ تعالی خصوصا خفیہ نفعنا اللہ ببرکاتہم و برکات علومہم بعضے از کلمات و افعال حکم بکفر کردہ چنانکہ سوگند بغیر خدا مانند مادر و پدر و جز آن یا بگوید این ماتم سخت ست یا گوید چیزے برای خدا بدہ و امثال آن از آنچہ در کتب ایشان مذکور ست مدارج النبوۃ تصنیف عبد الحق دہلوی رحمہ و حاصل انکہ این چنین کلمات موہم شرک اند اجتناب از آنہا موجب ثواب فقط

مذنر حسین سید محمد	ہو عبد الخالق	ہو عبد الرب	محمد قطب الدین	ہو عبد القادر	برکت اللہ
رحمت اللہ	عبد الرزاق	حفیظ اللہ	عبد الحکیم	نور الحق	اسد علی
بگوی احمد الدین	عبد القادر	عبد اللہ	قصوری غلام رسول	غلام علی خادم شرع جلیل	محمد بخش بارک اللہ مخدومی
احمد اللہ	مسکین محمود عفی عنہ	غلام محی الدین مدرس	شاہ قادری سید حسن	شہاب الدین سیند	سعد اللہ
مفتی احسن اللہ محمد	مفتی برکت اللہ	محمد عالم	یار محمد	نصیر احمد	نیاز محمد
ملا جلال الدین اخون پشاوری	سید الغیاث	مولنا محمد	فقیر باشا گل	جان محمد	قاضی منصور جان

سوا ہیر علمائے پشاور

سوا ہیر علمائے پنجاب

سوا ہیر علمائے دہلی

استفتاء متضمن بر سہ سوال حامدا و مصلیا سوال اول یا رسول اللہ گفتن باعتقاد حضور روح شریف در ہر مکان و ہر موضع و ناظر بودنش بحال ہمہ کس

و ناکس جائز ست یا نے سوال دوم در دیا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ بعمل آوردن
چنانکہ معمول جہال مشائخ این زمان ست کہ روح شریف شیخ را عالم بعلم محیط متصرف الامور
پنداشتہ از آن روح بتوسل و شفاعت خدای تعالے انجاح مطالب خود ہا میخواہند و وظیفہ
این کلمات میکنند جائز ست یا نے سوال سوم عبد النبی و عبد الرسول نام نہادن درست
یا نے بَیِّنُوا تُوجَرُوا جواب سوال اول آنکہ یا رسول اللہ باعتقادی کہ در سوال مذکور
ست گفتن بیشک شرک و کفر ست زیرا کہ مفاد اعتقاد مذکور اثبات علم محیط بآنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم ست و العلم المحیط لیس الا للہ تعالی کما فی التفسیر الکبیر و المنیشا بوری
و اثبات آن بحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا بانبیاء و اولیاء دیگر شرک در صفتے از صفات باریتعالی کہ علیم
باشد فی البیضاوی انہ من یشرک باللہ فی عبادتہ او فیما یختص بہ من الصفات و الافعال
فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ یمنع من دخولہا کما یمنع المحرم علیہ من المحرم فانہا
دار الموحدین و ماوی النار فانہا المعدۃ للمشرکین انتہے و آنچہ در بعض اوقات
انبیاء و اولیا از بعض مغیبات خبر داده اند منتاء آن علم محیط و حصول قوت دریافت مغیبات
نبوده بلکہ اعجاز و کرامت ست کہ فعل باریتعالے بخرق عادت ست موجبش گردیده شیخ عبد الحق
دہلوی در ترجمہ مشکوۃ بذیل واللہ انی لاری من خلفی کما اری من بین یدی یعنی
بدانکہ این دیدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم از پس بطریق خرق عادت بود بوحی یا الہام و
گاہ گاہ بود نہ دائم و موید آنست آنچہ در خبر آمده کہ چون نا قہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گم شد و در یافت منافقان
گفتند محمد ما خبر آسمانہا میگوید و نمیداند کہ ناقہ او کجاست پس فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واللہ من نمی
دانم مگر آنچہ بدانمانده مرا پروردگار من اکنون بمن بود مرا پروردگار من کہ وی در جا چنین و چنانست و مہار وے
در شاخ درختے بند شده است نیز فرموده است من بنشرم نمیدانم کہ در پس این دیوار چیست
یعنی بے دانا نیدن حق انتہے و بذیل من نسی الصلوۃ فلیصلہا می نویسد و اگر گویند چرا نہ کشف
و وحی و الہام در دریافت گوئیم کہ این فعل باریتعالے ست اگر در آن وحی نفرستاد و کشف نکرد
چہ توان کرد انتہے و آنچہ در بعضے ادعیہ مذاو خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در حضور شریف
واقع شده بود دالی الآن عمل بر آن ہمچنان جاری مانده و وجہش آنست کہ آن دعیہ را ابقاء علی اصلہ

همچنان داشته اند و بتغییر آنها نپرداخته اکنون اجرای ندا بطرز محض حکایت می باشد مقصود از آن
اقبال نبود شیخ عبد الحق دهلوی در رساله هشتم تحصیل البرکات فی بیان معنی التحیات می نویسند
اگر گویند که خطاب مر حاضر راست و آن حضرت در مقام حاضر نیست پس توجیه این خطاب چه
باشد جوابش آنست که چون ورد این کلمه در اصل یعنی در شب معراج بصیغه خطاب بود دیگر تغیرش
ندادند و بهمان اصل گذاشتند و در شرح صحیح بخاری میگوید که صحابه در زمان حیات آنحضرت صلی الله
وسلم بصیغه خطاب می گفتند و بعد از زمان حیاتش اینچنین میگفتند السلام علی النبی و رحمة الله و برکاته
بلفظ خطاب انتهی و در شرح حصن حصین مولنا محمد حنفی مرقوم ست وقد یقال فی وجه اختیار الخطاب
فی السلام علی النبی نحن نتبع لفظ رسول الله صلی الله علیه وسلم حین علم الحاضرین من الصحابة
کیفیة التسلیم و من ذهب الی الغیبة توخی ما یؤید به اللفظ بحسب مقام الغیبة و قریب
منه قوله تعالی قل للذین کفروا ستغلبون بالتاء و الیاء التحتانیة اللفظ المتوعد
و الفوقانیة معا کذلک بحسب مقام الخطاب و ینصر هذا التاویل ما رواه البخاری عن ابن
مسعود انه علمنی النبی صلی الله علیه وسلم التشهد کما یعلمنی السورة من القرآن
التحیات لله الی قوله السلام علیک و هو بین اظهرنا فلما قبض قلنا السلام علی النبی انتهی
و در تفسیر کبیر عند قوله یوم یجمع الله الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام
الغیوب مسطور است و الوجه الرابع فی الجواب انهم قالوا لا علم لنا الا علم یتعلق بهم وقت
حیاتنا و لا یدری ما کان منهم بعدنا و فاتنا و الجزاء و الثواب انما یحصلان علی الخاتمة و
ذلک غیر معلوم لنا فهذا المعنی قالوا لا علم لنا و قوله تعالی انک انت علام الغیوب یشهد
بصحة هذین الجوابین انتهی و قاضی حمید الدین ناگوری در توشیح می نویسد منهم الذین یدعون
الانبیاء و الاولیاء عند الحوائج و المصائب باعتقاد ان ارواحهم حاضرة تسمع النداء و
تعلم الحوائج و ذلک شرک قبیح و جهل صریح قال الله تعالی و من اضل ممن یدعوا من دون
الله الایة و در قاضیخان مینویسد رجل تزوج المرأة بشهادة الله و رسوله کان باطلا لقوله
صلی الله علیه وسلم لا نکاح الا بشهود فکل نکاح یکون بشهادة الله و رسوله فهو فی الشرع
لغو و بعضهم جعلوا ذلک کفرا لانه یعتقد ان الرسول صلی الله علیه وسلم یعلم الغیب و هو کفر

ودر مختار الفتاوی مینویسد فی البدایع لو تزوج امرأة بشهادة الله ورسوله لا یجوز النکاح
وقال شیخ الامام ابو القاسم الصفار هذا کفر محض لانه اعتقد ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم یعلم الغیب انتهی ودر بحر الرائق شرح کنز الدقائق مینویسد لو تزوج بشهادة الله و
رسوله لا ینعقد النکاح ویکفر لاعتقاد ان النبی صلی الله علیه وسلم یعلم الغیب وکذا فی البحر
والهندیة وبحیرة القلوب والعقائد السنیة ودر فتاوی برازیه مرقوم ست من قال ان ارواح
المشائخ حاضرة تعلم یکفر انتهی وملا حسین خباز در مفتاح القلوب مے نویسد واز کلمات کفرست ندا
کردن اموات غائبات را بگمان آنکه حاضر اند مثل یا رسول الله یا عبد القادر ومانند آن انتهی ودر
فتح العزیز بذیل قل القرآن ترتیلا مسطورست درین نوع تقرب متقرب الیه را دو چیز مے آید اول احاطه
علمے باذکار قلبیه ولسانیه ذکر این با وصف تخالف انکه واز منه ومدرکه دلسنه تا ذکر قلبی ولسانی
هر ذاکر را معلوم کند دوم قوت نزدیک شدن در مدرکه او در آمدن وآزار پر کردن وحکم صفت
او پیدا کردن که در عرف شرع آنرا دنو وتدلی ونزول وقرب خوانند واین هر دو صفت
خاصهٔ ذات پاک او تعالے ست هیچ مخلوق را حاصل نمیت آرے کفره در حق بعضے از
معبودان وبعضے پیر پرستان از زمره مسلمین در حق پیران خود امر اول را ثابت میکنند ودر وقت
احتیاج بهمین اعتقاد بآنها استعانت می نمایند اما مطردنے یابند ودر حقیقت در اشتباه واقع
شده اند که بیان آن اشتباه در مقام اجنبی ست انتهی وجواب سوال ثانی آنکه یا شیخ عبد القادر
جیلانی شیئا لله گفتن از دو وجه ناجائز ست اول بجهت اشتمال بر ندائے غائب باعتقاد احاطه
علمے وی که شرک فی العلم ست دوم بجهت احتوای این کلام بلفظ شیئا لله که مفادش شفیع و
متوسل گردانیدن خدا بجناب شیخ عبد القادر جیلانی ومتوسل الیه ومعین قرار دادن شیخ نیز در
تنقیص ذات باری ست وآن صریح کفرست لیکن چون کلمه لله ضد بفس لفظ محتمل معنے دیگر هم
بعض فقها عدم کفر او خشیه کفر را ترجیح داده اند وبعض علما وجه تکفیر چنان بیان کرده اند که
مفاد شیئا لله طلب شی ست برای خدا وآن اثبات احتیاج خداست واین کفرست الخ
ابو داود عن جبیر بن مطعم قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم اعرابی فقال جهدت الانفس
وجاع العیال ونهکت الاموال وهلکت الانعام فاستسق الله لنا فانا نستشفع بک علی الله

ونستشفع بالله عليك فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله سبحان الله فما زال يسبح
حتى عرف ذلك في وجوه اصحابه ثم قال ويحك انه لا يستشفع بالله على احد شان الله اعظم
من ذلك ويحك اتدري ما الله ان عرشه على سمواته لهكذا وقال باصابعه مثل القبة وانه
ليأط اطيط الرحل بالراكب وروضه شرح مشكوة مذيل بحديث مرقوم ست ولما قال ان الشفاعة
لا تضمام الى اخر تناصر اله وسائلا عنه الى ذى سلطان عظيم منع صلى الله عليه وسلم
ان يستشفع بالله تعالى على احد انتهى وفى المرقات شرح المشكوة لما كان ظاهر هذه العبارة
موهما للتساوى فى القدر للتساوى فى الامر والحال ان الله سبحانه منزه عن الشرك
مطلقا وقال تعالى ليس لك من الامر شئ وقال من ذا الذى يشفع عنده الا باذنه
وقال ولا يشفعون الا لمن ارتضى انكر النبى صلى الله عليه وسلم واستعظم الامر لذلك
وتعجب من هذه النسبة اليه فقال النبى صلى الله عليه وسلم سبحان الله تنزيها له من المشاركة
انتهى وفى الدر المختار كذا قول شئ لله قيل يكفره وفى قيد الزائد ونظم الفرائد من قال
شيئا لله عند بعض يكفر ويخشى عليه الكفر عند بعض وفى شرحه ووجه التكفير انه
طلب شيئا لله وهو جل وعلى تمنع عن كل شئ والكل محتاج اليه وفى طوالع الانوار حاشية
الدر المختار حاصل ان الناظم ذكر خلافا فى مسئلة من قال شيئا لله فبعضهم جزموا بالكفر
وبعضهم قال يخشى عليه الكفر وقد علمت ان الراجح عدم الكفر انتهى وقاضى ثناء الله پانى پتى
در ترجمه ارشاد الطالبين ميفرمايند جهال ميگويند كه يا شيخ عبد القادر جيلانى شيئا لله يا خواجه معين الدين
ترك پانى پتى شيئا لله جائز نيست انتهى واگر روح حضرت شيخ را متصرف الامور اعتقاد ميكنند
كفرے ديگر ست فى البحر ائق من ظن ان الميت يتصرف فى الامور دون الله واعتقد
بذلك يكفر انتهى جواب سوال ثالث آنكه در تسميه عبد النبى وعبد الرسول قصد معنے
اضافى باشد اين تسميه كفر بود والا غير جائز فى شرح الاكبر لعلى القارى واما ما اشتهر من التسمية
بعبد النبى فظاهره كفر الا ان اراد بالعبد المملوك انتهى وفى شرعة الاسلام ولا يسمى حكما
ولا ابا الحكم ولا ابا عيسى ولا عبد فلان انتهى وفى ملخص الانوار اتفقوا على تحريم كل اسم معبد بغير
كعبد عمرو وعبد الكعبة واشباه ذلك انتهى وفى التحفة لابن حجر المكى ويحرم ملك الملوك الا لله تعالى

تعالی وکذا عبد النبی او الکعبۃ او الدار او علی او الحسین لإیہام الشرک انتہی
وفی المرقات شرح المشکوۃ ولا یجوز نحو عبد الحارث ولا عبد النبی ولا غیرہ
مما شاع فیما بین الناس انتہی وفی حجۃ اللہ البالغۃ وسمی نفسہ عبدا لاولئک
کعبد المسیح وعبد العزی وھذا مرض جمھور الیھود والمشرکین وبعض
الغلاۃ من منافقی دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم یومنا ھذا انتہی ونیز
حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ در ترجمہ فارسی قرآن مجید میفرمایند کہ شرک در تسمیہ نوعی ست
از شرک چنانچہ اہل زمان ما غلام فلان وعبد فلان نام می نہند انتہی وحضرت مولانا شاہ عبد العزیز
قدس اللہ سرہ العزیز در فتح العزیز در بیان انواع مشرکان می فرمایند واز آنجملہ اند کسانیکہ در نام
نہادن خود را بندہ فلان وعبد فلان مے گویند واین شرک در تسمیہ ست انتہی کتبہ عبد المسیکین
محمد بشیر الدین عفی عنہ۔ استفتاء در بارہ آن کہ شخصے لفظ یا رسول اللہ
ویا علی ویا بہیکہ بگوید۔ چہ مے فرمایند علماے دین ومفتیان شرع متین
در بارہ آنکہ شخصے لفظ یا رسول اللہ یا علی ویا بہیکہ بار بار یا یک بار می گوید واعتقاد
میکند کہ بعلم طبعی جزئیے اگر او شان را بر حال من خبر شود ممکن ست واگر نہ شود این ہم متصور و
علم ذاتی کلی مر حق سبحانہ راست تعالی شانہ پس بحصول این گمان گفتن این لفظ جائز ست یا نہ وبکدام
اعتماد دیگر گفتن این لفظ روا ست یا نہ جواب باید دانست کہ علم غیب خاصہ حق سبحانہ است
کلیہ باشد یا جزئیہ وعلیہ یدل قولہ تعالے قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
مَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَا اِلَّا ھُوَ وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ
لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَلَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ وَمَا اَنَا اِلَّا
نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ وقصہ عدم علم یعقوب علیہ السلام از حال یوسف علیہ السلام وقصہ عزیر علیہ السلام
وعدم علم او شان از مکث خود واز حمار خود واحیاے خود وگرد نواح خود وقصہ اصحاب الکہف
از عدم علم مدت خواب وقصہ قذف عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا وعدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم بطہارت او شان مگر بعد مدت وفترۃ نزول وحی وعدم قصہ استطاعت جواب سائلان حقیقت روح و
اصحاب الکہف وذی القرنین وانقطاع وحی تا مدت دراز وغیرہ از قرآن مجید وشان نزول آن ثابت

وآیات بینات ومرویات احادیث وروایات کتب عقائد متقدمین ومتاخرین ازان مملو ومشحون
ہستند دگاہ گاہے اوسبحانہ تعالی ہرکرا از مقربان درگاہ خود واز انبیا علیہم السلام بوحی والہام و
الزاء ولیاء رضہ بکشف والہام بر بعضے امور غیبیہ اطلاع دہد معلوم مے شود وبعد از اعلام اللہ
تعالی این غیب من حیث الغیب غیب نمی ماند زیرا کہ غیب نام چیزے ست کہ از ادراک حواس
ظاہرہ وباطنہ غائب باشد نہ حاضر تا بمشاہدہ ووجدان دریافت شود واسباب وعلامات آن
نیز در نظر وعقل وفکر آن در نیاید تا ببداہۃ واستدلال دریافتہ شود واین غیب مختلف
می باشد وپیش گورما در زاد عالم الوان غیب ست وعالم اصوات ونغمات والحان شہادت
وپیش عنین لذت جماع غیب ست وپیش فرشتہ الم گرسنگی وتشنگی غیب ست ودوزخ
وبہشت شہادت ولہذا این قسم غیب را غیب اضافی گویند وآنچہ نسبت بہمہ مخلوقات غائب
است مطلق مثل وقت آمدن قیامت واحکام کونیہ وشرعیہ باری تعالے در ہر روز و
در ہر شریعت ومثل حقائق ذات وصفات او تعالی علے سبیل التفصیل واین قسم را
غیب خاص او تعالی مے نامند فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا اٰخِرِ مَا فِي التَّفَاسِيْرِ
مِنَ الْعَزِيْزِيِّ وَغَيْرِهٖ واثبات حصول علم غیب جزئی مر ایشان را ہمان مثل راست آمد قَدْ قَرَّ
مِنَ الْمَطَرِ وَوَقَفَ تَحْتَ الْمِيْزَابِ زیرا کہ این چیزی ہم در افراد علم غیب داخل ست پس علم غیب
کلیہ جزئیہ خاصہ حق سبحانہ تعالی باشد چنانچہ احیا وامانت خاصہ او تعالی ست نہ اینکہ احیا وامانت
کلیہ برائی او تعالی باشد وبعض جزئی را دیگری ہم زندہ ومردہ میتواند کرد وہو باطل اجماعاً وقطعاً
واگر گوئی ما طبعے مے گوئیم نہ ذاتی شاید وقتیکہ یاد ارد یا سالارد یا بیکیہ بگوئیم حق سبحانہ وتعالی بکشف
یا الہام اوشان را خبر کردہ باشد ولا مخذور فیہ گوئیم کہ غیب بودن این امر یقینی ست ودر گمان حصول
علم بکشف یا الہام وغیرہا این امر ظنی وشکی می شود وشک نیست کہ شک بالیقین معارض نگردد ومہذا حصول
این علم از خرق عادات وکرامات ست وبنائی کدام حکم شرعی بر ظن خرق عادات مبنی نمیشود والا نظر
خرق عادت رد لشمس من جانب الغروب احکام نماز وسیزدہ سال وحج وزکوۃ وغیرہا ہمہ درہم وبرہم
شود شاید از کدامی ولی این خرق عادت صادر شود وآفتاب بر نگردد دو چہار ساعت یا یک دو روز یا
یکسال ودو سال یا صد سال ہمہ نظر بر آسمان استادہ دارد پس نماز ظہر وعصر ہمہ بوقت او اخر ہم کرد

وبطن کراست زندہ شدن مولی و احکام میراث وعدت وسوگ وغیرہ ہمہ مخل مے شوند وعلی ہذا القیاس
جمیع خرق عادت لہذا بنائے احکام بر امور عادت نہادہ اند نہ بر ظن خرق عادت لیکن در جائے
ظہور خرق عادت یقینی البتہ احکام یافتہ می شوند چنانکہ در ایام دجال بطوالت ایام
احکام نماز وغیرہ یافتہ مے شوند وجائے نہ فرمودہ اند کہ اگر گمان باز زندہ شدن کسی را پیدا
شود مال او را تقسیم کنند یا نکنند و در بیت المال داخل نکنند و بگمان طے ارض قصر کنند و بمکاشفہ
صحیحہ دعوی دروغ باوجود شاہدین البطال دعوے کنند پس وقتیکہ بمکاشفہ یقینیہ وصحیحہ ابطال مدعی
باوجود شاہدین توکفیر وقتل منافق واخذ حق خود بمکاشفہ بلا دلیل ورجم زانی وزانیہ بلا شہود
ثابت نمیشود پس در صورت ظن بمکاشفہ حکم بغیب دانی او شان کہ خصوصیت بذات مقدس
دارد چگونہ اثبات می کنند پس کسانیکہ ہمین عقیدہ می دارند باید کہ بگمان زندہ شدن مردہ مال
او را تقسیم نکنند چرا کہ این گمان در حق ہر مردہ جاری مے شود کہ بکدام ولی بعد دو روز یا
سہ روز یا بعد سال یا صد سال باز زندہ شود و احکام عدت وغیرہ ہمہ را ترک دہند و بگمارند
حصول علم لدنی در تحصیل علم ایمان واسلام واحکام باز مانند چرا کہ این ہم بکرامت کدام ولی
در حق ہر کس ممکن باشد بنائے اعتقاد برین عقیدہ فاسدہ بالحاد و زندقہ می کشد عیاذاً باللہ
سُبْحَانَہٗ مِنْ ذٰلِکَ آری اگر باعتبار محبت بی ارادہ اثبات علم غیب باو شان کدام وقت یا
رسول اللہ ویا غوث الاعظم وغیرہ ہمار بر آید جائز خواہد بود فقط و بار بار بطور تکرار و ورد ذکر اسم
او شان کہ علم باشد یا بمنزلہ علم موجب ممنوعیت نمودن ترک ست وہکذا فی التفسیر العزیزیہ وجا بجا
در قرآن مجید یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ویَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ فرمودہ اند وبران شرک و
کفر وعید خلود نار اثبات نمودہ بنصوص صریحہ ہستند کہ تاویل در آن جہل مرکب ست بل تحریف
وتبدیل کلام الٰہی ست یکدو آیت بطور مشتی نمونہ از خروارے ذکر کردہ می شود قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی
وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ
وَاَیْضًا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ لَّا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ پس در لحاظ مجموع
آیتین معلوم می شود کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم را برائے نفع وضرر خواندن ظلم ست وایضاً
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ

الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ اور اگر لفظ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ غشا وہ چشم انداختہ گوئی
کہ این درحق بتان است گویم من برای ذوی العقول است وجمع بالنون والواو ہم برای او تکلیف تصحیح
قواعد اگر گوئی کہ برین تقدیر پسر و یار و برادر وغیرہ را کہ قریب باشد بنام او خواندن نیز روا نباشد
گویم لفظ مَنْ لَا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ وَكَانُوْا عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ جواب شما می دہند اگر
گوئی کہ در ہیچ کدام از تفاسیر زیر این ہمہ آیات بینات ننوشتہ اند کہ یا آدم نگوئید و یا شیث نہ
خوانید و یا ادریس شرک است و یا نوح کفر است و یا ابراہیم و یا اسمٰعیل و یا موسیٰ و یا عیسیٰ و یا رسول امر
و یا علی و یا نبی و یا حسین و یا مدار و یا سالار ہیچ یکہ ممنوع است گویم لفظ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سیف قاطع
است برای شما و اگر این بہ تحریف و تبدیل نمودہ پس پشت اندازید و طالب تفصیل جزئیات
شوید گویم ہزاران ہزار انبیاء و اولیاء و صدیقین و شہداء و ملائکہ و جن وغیرہ را مردمان خواندہ
اند و می خوانند پس بتفصیل اسماء اوشان چند مجلدات تیار می شوند و یک عمر طول صرف شود البتہ
اگر مفسرین ہمچنین کار لغو بیکار دندی شمار اعتبار آمدی یا نہ آمدی و در قرآن مجید و تفاسیر
فقہ جا بجا اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاٰمِنُوْا وغیرہ کلیہ آمدہ است بر تقدیر تقریر
شما لازم می آید کہ زید بگوید کہ بر من نماز فرض نیست و عمر گوید کہ بر من زکوٰۃ واجب نیست و بکر گوید کہ بر من ایمان
لازم نیست چرا کہ اَقِمِ الصَّلٰوةَ يَا زَيْدُ وَاٰتِ الزَّكٰوةَ يَا عُمَرُ وَاٰمِنْ بِاللّٰهِ يَا بَكْرُ وَلَا
تُشْرِكْ بِاللّٰهِ يَا خَالِدُ نگفتہ اند و علی ہذا القیاس کسی نگوید کہ در این تفاسیر نام دیبی و بھوانی
و بھیرون و ستیا و جبرت و رام چندر و کرشن و گنپتا و شیخ سدو و میران وغیرہ نیامدہ است پس مستثنیٰ
از لات و عزیٰ باشد و پرستش اینہا جائز باشد و بر این تقدیر اصول امام اعظم و امام شافعی و امام مالک و
امام احمد حنبل و جمیع مجتہدین علیہم الرحمۃ بلکہ اجتہاد و استنباط اوشان و قیاس جمیع امت غلط می شود
و علم اصول و فروع کہ متفرع بر آن است ہمہ لاطائل و لغو می باشد چرا کہ نزد شما مود نصوص خاص ست و
و ہذا العلم خلاف ذلک و نزد یک شما تا وقتیکہ تفصیل جزئیات آن نشود نصوص ظاہر المعنے قابل پذیرائے
نیست و اگر گوئی کہ در حصن حصین در صلوۃ الحاجت لفظ یا محمد آمدہ است جوابش چیست گوئیم کہ این
صورت در حضور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بودہ است کہ خود موجود بودند و در آن مخاطب و نیست
و اگر بعد ہم می خواندند پس در آن تاثیرے موجود است کہ ببرکت آن اثر ظاہر می شود نہ آن کہ

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سامع اعتبار کردہ می خوانند چنانچہ اذ قال اللہ یا عیسے و در بعض جا یا موسی می خوانند و ران تاثیری نہادہ اند کہ ببرکت آن اثر ظاہر می شود نہ آنکہ ایشان را سامع اعتبار کردہ می خوانند اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ دلالت بر شنوائی کند واللہ اعلم بالصواب + کتبہ المجیب المصیب نصیر الدین المعروف بغلام الملک

عبارت مولوی میر محبوب علی صاحب در لفظ ندا بسوی غیر حق و صحت تیکہ زندہ نباشد و آنکس بکرم و معظم بود و قبر او نیز قرب منادی بود البتہ حرام ست و استحلال آن اندیشہ کفر دارد و خبر دار گشتن منادی باخبار فرشتہ کہ برای جواز النداء احتمال مے برآرند از ظنون ست و ظن درچنین مقام کافی نیست و لفظ یا موسی و یا عیسے در قرآن السلام علیک ایہا النبی و در تشہد منقول از کلام حق ست در آن ندا بالفعل مراد نمیباشد واللہ یقول الحق وھو یہدی السبیل ۔

سید حشمت علی خان ۱۲۵۳ نے عدالت العالیہ سلطانی منصب سراج العلماء ضیاء الفقہاء			
سید محمد نذیر حسین ۱۲۶۷	محمد قطب الدین ۱۲۶۷	فقیر خواجہ احمد ضیاء الدین ۱۲۶۱	
محمد عبد الرب ۱۲۶۷	نور علی ۱۲۶۰	محمد یعقوب	بس حفیظ اللہ حسبنا اللہ
قاضی خان محمد فضل الرحمن ۱۲۶۱	عبد الکریم	جعفری علی سید محبوب	المجیب المصیب مشتاق احمد
فقیر غلام علی خادم شرع بھلے	بارک اللہ محمد بن مخدومی	محمد حسین ثانوی	اللہ احمد

بمبئی ۱۲۶۷

محمد بشیر نذیر آمدہ ۱۲۶۷	محمد برکت اللہ ۱۲۶۹		
نصیر الدین	محمد بشیر الدین		
علاء الدین سکین	غلام محی الدین		

استفتا علماء دہلی و پنجاب در باب ضرب الاقدام

نحمدہ ونصلی علی نبیہ الاکرم وما قولہم رحمہم اللہ اندرین صورت کہ بعضے کسان بعد صلوٰۃ نیازدہ قدم بطرف عراق میرند برائے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ و می گویند کہ این عمل فرمودہ آن جناب ست و معمول بہ ست در طریقہ قادریہ چہ حکم ست فاعل آنرا

مرتکب صغیره است یا کبیره یا کفر یا مستحب یا مباح **جواب** باید دانست که فضائل و کمالات حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی و مناقب و مفاخر ایشان مثل آفتاب ست و کمالات و کرامات ایشان بحد تواتر رسیده تا آنکه گفته اند ما بلغه من احد من شیوخ الآفاق در علم و عمل و زهد و تقوے و حقائق و معارف اکمل کاملین و مقبول بارگاه رب العلمین بودند و عظمت و جلالت مرتبت ایشان بنا بر آن ست که در اتباع سنت و تمسک بکتاب الله و رسوله و تمشیت فیما شرعه الله و رسوله و اقتفائے سیرت و اعمال صحابه عظام و توقے تمام از محدثات امور و توکل و اعتماد در جمیع احوال بر خدا جل شانه و اخلاص کامل در طاعات استقامت تمام داشتند پس امر یکه خلاف این امور قولاً یا فعلاً از آنجناب مروی و منقول شود آن را مسلم نباید داشت که از اکابر دین اینچنین نباید مثل آنکه از آنجناب روایت کرده اند که هر که بعد نماز مغرب پانزده قدم جانب عراق بتعظیم تمام حرکت کند و در هر قدم توجه بدالنظر آورده نام من بر زبان آرد و حاجت خود خواهد حاجت او روا گردد چرا که این فعل خلاف ماثبت بالکتاب والسنة وطریقة الخلفاء الراشدین المهدیین ست که فرموده در حق آنها رسول خدا صلے الله علیه وآله وسلم علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین من بعدی و هم بر طبق سیرت و عمل دیگرے از اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم نیز نبوده که در حق آنها وارد شده اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم بلکه از هیچک تابعین و دیگر مشائخ کرام و ائمه عظام مثل آن منقول و مروی نیست و این که عوام این عمل را از اعمال مشائخ می گویند قابل التفات نیست چه کسی از مشائخ کرام که اهل علم و فقها و ائمه دین اند مثل آن تصریح نکرده و قول و فعل بعضے غیر موثوق به معمول به نتواند شد اتباع سواد اعظم باید و اگر همچو عمل موجب ثواب و قربت الی الله بودی هر آئینه سلف کرام بلکه خود حضرت عبد القادر جیلانی تقدیم آن سمت مدینه منوره اختیار کردندی زیرا که هیچک مزار بر صفحه زمین بزرگ تر از مزار فائض الانوار حضرت نبوی صلے الله علیه وآله وسلم نبوده و صحابه رضی الله عنهم در محبت و تعظیم آن حضرت صلی الله علیه وسلم نسبت بما مردم غالب تر و در تحصیل ثواب و ابتغاء مرضات الله حریص تر بودند الحاصل بعد صلوة مفروضه انحراف از قبله کردن و تعیین سمت مزار هیچک از نبی یا ولی نمودن و قدمی چند بهیئت نماز گزارندگان یا تعظیم کنندگان بآن طرف رفتن

وتذلل وخشوع تمام نمودن هرگز درست نیست اگرچه بعضے علماء این فعل را شرک وکفر گفته اند چنانچه
روایات آن مرقوم میشود مگر چون حکم کفر بدون جزم این معنے که ترکب این فعل مرآن شخص را که
روی التجا بوے آورده مؤثر تام وحاجت روائی مستقل انگاشته نمیتواند شد لامحاله این فعل
حرام واثم وگناه عظیم ست آری اگر صرف بردو رکعت نماز اقتصار کند وثواب آن برفتوح آن
جناب ببخشد روا باشد که ثواب اعمال صالحه باتفاق اکثر ائمه بارواح اموات میرسد واگر هنگام
دعا وقبله توسل آنجناب دعا بدرگاه او سبحانه کرده باشد هم درست باشد زیرا که توسل بصلحی
در دعا درست ست فقط فِی دَافِعِ الْمُبْطِلِیْنَ مِنْ تَصْنِیْفِ الْفَاضِلِ الْکَامِلِ عَلَّامَۃِ
الْوَرٰی اَفْضَلِ الْمُتَاخِّرِیْنَ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَحْمُوْدِ الْبَلْخِیِّ الْحَنَفِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ مَا قَوْلُ
اَئِمَّۃِ الدِّیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ اندر آنچه جماعت عادت خود ساخته اند وبر آن اصرار
مے نمایند وممتنع می شوند وحجت میگیرند که در شهرهاء معظم چنین می کنند ما نیز هم چنین
مے کنیم مثل یا فلان فلان مشائخ ومثل ضرب اقدام نحو عراق بعد صلوة آیا مجرد این قول
حجت می شود یا نی واین فعل از حرمت بدر آید یا نه وایشان معذور باشند یا نه جواب بے کتبه
محمد بن محمود الکشانی رحمه الله نی کتبه ابو المفاخر بن محمود البلخی رح نی کتبه محمد بن طاهر بخاری
نی کتبه یوسف بن محمد سمرقندی نی کتبه مظفر بن منصور البلخی نی کتبه محمد بن فخر الدین الحلوائی نی کتبه
عبد العزیز بن نجم الدین شیرازی نی کتبه ابرهیم بن اسمعیل النیشاپوری نی کتبه محمد بن ابی بکر الهندی
نی کتبه علی بن محمد بن قاضی حمید الدین ناگوری هٰکَذَا فِی مَحَلِّ الطَّالِبِیْنَ فِی فَضْلِ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ
لِلشَّیْخِ مُحَمَّدٍ سَعِیْدِ الْقَادِرِیِّ الْمَعْرُوْفِ بِعَبْدِ السَّلَامِ حُسَامِ الدِّیْنِ بْنِ حَبِیْبِ الْعُلَوِیِّ
الْاَمْوِیِّ الْجَلَالِیِّ الْعَرَبِیِّ ثُمَّ الْکَرْدَرِیِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ الْقَاضِیْ شِهَابُ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ
قَدْ قَرَّرْنَا مِنْ قَبْلُ اَنَّ ضَرْبَ الْاَقْدَامِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ نَحْوَ الْعِرَاقِ کُفْرٌ قَائِلُہٗ وَفَاعِلُہٗ وَاقِعَانِ
فِیْ جَرِیْمَۃٍ عَظِیْمَۃٍ هٰکَذَا نُقِلَ مِنْ تَحْقِیْقِ اَحْکَامِ الْفَتَاوٰی فِیْ مَدَارِجِ السَّالِکِیْنَ شَرْحِ مَنْزِلِ السَّائِلِیْنَ
وَمَا اُقِرَّ عَلَی الْمَتَاخِّیْ الْعِظَامِ مِنْ نَحْوِ ضَرْبِ الْاَقْدَامِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ نَحْوَ الْعِرَاقِ فَهُوَ کُفْرٌ وَلٰکِنَّ
الَّذِیْنَ یَعْلَمُ اللّٰہُ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِیْ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِیْغًا نَبِّهْهُمْ مَا بَعْدَهُمْ عَنْ
حَقِیْقَۃِ الْاِیْمَانِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ تَمَّ بِمَعُوْنَۃِ الْعَبْدِ الْمُسْکِیْنِ مُحَمَّدٍ صَدْرُ الدِّیْنِ

اعطی اللہ کتابہ بیمینہ فی یوم الدین

سید رحمت علی خان

العدالت العالیہ سلطانی

سراج العلماء ضیاء الفقہاء

محمد بشیر و نذیر احمدہ ۱۲۶۷	فقیر خواجہ ضیاء الدین احمد ۱۲۶۱	قاضی محمد فضل الرحمن خان ۱۲۶۱	گناہان مرا ابو خدا بخش	عبد الرحیم
محمد بن بارک اللہ				
حفیظ اللہ حسبنا اللہ بس	محمد یعقوب ۱۲۶۷	مسکین علی والد ۱۲۶۷		
الحق ما اجاب المجیب الفقیہ	اصاب من اجاب	المجیب مصیب	الجواب صحیح کتبہ عبد الرزاق	
کتبہ الاثیم احمد دین عفی عنہ	مشتاق احمد	محمد مخدوم عفی عنہ	بن ہدایت النبی سہارنپوری	
نعم الجواب وھذا المجیب	صح المکتوب	ہذہ المسائل صحیحۃ	ہذا الجواب صحیح فقیر	
الراقم عبد القادر	الراقم نور الدین	غلام رسول قصوری	عبد اللہ	

الحق ان ضرب الاقدام نحو العراق ممنوع عند الفقہاء وما یقولونہ عن جناب الشیخ عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ فی بہجۃ الاسرار محمول علی السکر لانہ لم یوافق السنۃ کما ہو القاعدۃ المقررۃ عند المحققین السکر لا یصحح المسائل

فقیر غلام محمد لاہوری

استفتا آخر در باب ضرب الاقدام

سوال ضَرْبُ الْاَقْدَامِ نَحْوَ الْعِرَاقِ یعنے یازدہ قدم زدن بسوئے عراق وندا کردن نامہائے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بر ہر قدم کہ بعمل بعض صوفیہ این زمان ست وعند السوال بعضے روایت بہجۃ الاسرار وغیرہ می آرند ملتمسہ از محققین ومحدثین آنکہ جواز وعدم جواز این فعل مذکور بوجہ تحقیق بیان فرمایند جَزَاھُمُ اللّٰہُ عَنَّا وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرَ الْجَزَاءِ

جواب در صورت مرقومہ بر ارباب فطانت واصحاب دیانت مخفی نیست کہ آنچہ در بہجۃ الاسرار جواز ضرب الاقدام منقول ست از الحاقات بعض فسقہ مبتدعین باشد برای اغوائے عوام چہ بسیاری از مفترین ملعونین در کتاب ثقات از طرف خود خرافات

درج کردہ چنانکہ در بعضے تصانیف شیخ اکبر و بعضے تصانیف شیخ عبد الوہاب شعرانی وغیرہ اینچنین
الحاقات مسطورہ یافتہ شد لکنا نتیقن ان بعض الیہود افتراہا علی الشیخ قدس سرہ
انتہی ما فی الدرر و تنبیہ الغبی فلیس اول قارورۃ کسرت فی الاسلام
ولہذا حرر عبد القادر کابلی در رسالہ قادریہ مصنفہ خود کہ قریب ہفت ہشت جزو ست
در حرمت ضرب الاقدام از نہر و دستخط سی چہل علماء ثقات بخارا و سمرقند و خوارزم و ہرات وغیرہ نقل
کردہ بلکہ فاعل آن را کہ بوجہ عبادت بعمل مے آرد و حاجت روائی و مشکل کشائی خود دران
پندارد کافر نوشتہ و این رسالہ مذکورہ قبل غدر در ینجا موجود بود در ایام غدر بتاراج رفت
و ہم چنین در نافع المرشدین و مدارج السالکین و شرح منازل السالکین و مشارق شرح
رقیمہ وغیرہ مذکور ست مسئلہ ضرب الاقدام الی العراق کما ہو دأب بعض المفترین
علی المشائخ الکرام قدس ارواحہم ۱۲ مدارج السالکین ۱۲ من ضرب الاقدام بعد
الصلوۃ علی زعم ان ہذا زیارۃ فہو کافر و علیہ الفتوی نقل من مشارق ۱۲ ضرب الاقدام
نحو العراق من انواع الکفر لانہ عبادۃ و العبادۃ لغیر اللہ کفر ۱۲ نافع المرشدین ۱۲ و من
اعتقد بتخلیل ضرب الاقدام بعد الصلوۃ للشیخ عبد القادر الجیلانی قدس سرہ فہو
کافر و علیہ الاعتماد کذا قال ملا رشید فی شرح منازل السائرین ۱۲ قطع نظر ازین
کل قول و فعل بلا دلیل مردود علی صاحبہ لقولہ علیہ الصلوۃ و السلام من عمل
عملا لیس علیہ امرنا فہو رد کذا فی صحیح البخاری وغیرہ من کتب الحدیث و
دلیل مانعین و مکفرین انیست کہ این عمل کنندگان بمقابلہ ہر قدم یک اسم مقرر کردہ اند کہ بآن اسم ندا
می کنند و حاجت خود از پیران پیر میطلبند و باین الفاظ ندا مینمایند یا قاضی الحاجات یا دافع البلیات
یا کاشف الکربات و علی ہذا القیاس ظاہر ست کہ این صفات خاصہ خدا تعالی ست بلاریب
ازین اعتقاد شرک جلی لازم مے آید و در ورطہ پیر پرستی مے افتند و از نہی لا تدعوا
مع اللہ احدا محض غافلند و غیر خدا را درین صفات ہمسر خدا مے کنند کما قال اللہ تعالی
و من اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیمۃ و ہم عن
دعائہم غفلون لانہم اما جماد و اما عباد مشتغلون بامورہم کذا فی البیضاوی

منتخب المومنین از محمد حسین

5196

قال الله تعالی والذین اتخذوا من دونه اولیاء ما نعبدهم الا لیقربونا الی الله زلفی قال الله تعالی اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربهم الوسیلة ایهم اقرب ویرجون رحمته ویخافون عذابه ان عذاب ربک کان محذورا الایة پس مومن بالله والیوم الاخر را واجب که بمضامین آیات کریمه مذکوره بالا عمل نماید واز شرک جلی وخفی واخفی اعمال بدعیه بسیار حذر واجتناب نماید تا ذائقه ایمان وتوحید خالص دریابد وما علینا الا البلاغ و از اقوال وافعال بدعیه وسنگها بگریزد وجهلا ومبتدعین بر اکابر افترای وبهتان می نبندند بسوئے ایمان التفات نکنند در باب توحید تمسک بکتاب وسنت باشند تا از دنیا سلامت برود والله اعلم بالصواب حرره سید محمد نذیر حسین ۱۲ هذا الجواب صحیح لاریب فیه وبالفرض اگر روایات جواز ضرب الاقدام ثابت هم شوند بمقابله چندین روایات منع که بسیار اند بحسب قاعده اصول اذا اجتمع الحلال و الحرام غلب الحرام که در اشباه وغیره هست منع وعدم جواز ضرب الاقدام ثابت است پس هیچ جای تحیر نیست فقط حرره محمد قطب الدین عفی عنه محمد قطب الدین ۱۲ جواب صحیح است وبحیث ترجیح عدم جواز وبودنش بدعت کفریه که مختار ومفتی به است اقتدا بپس عامل این عمل ممنوع است وغیر جائز هذا اذا لم یؤد فی الفسق او البدعة الی حد الکفر اما اذا ادی الیه فلا کلام فی عدم جواز الصلوة خلفه انتهی کذا فی شرح العقائد ۱۲ والله اعلم فقیر خواجه ضیاء الدین احمد محمد شاه ۱۲ بسم الله حسبنا الله حفیظ

استفتاء در بیان مسئله رفع سبابه

الحمد لله رب العلمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی رسوله محمد وآله واصحابه اجمعین اما بعد باعث تحریر این استفتاء آن بود که فقیر غلام رسول بن فضیلت پناه میان رحیم بخش بن حافظ نظام الدین خادم بعد مطالعه رساله مولانا علی القاری صاحب مرقات شرح مشکوة ورساله نور الحق بن شیخ عبد الحق دهلوی ورساله شیخ علی المتقی وشرحین بر مشکوة از شیخ دهلوی وشرح سفر السعادت وشرح مولانا علی القاری بر موطا امام محمد شیبانی وتحریرات مولانا عبد العزیز محدث دهلوی وتحریرات محقق قندهاری حبیب الله مقبول الله الباری وسوی شرح موطا از مولانا ولی الله دهلوی ورد المحتار شرح در مختار مشهور بشامی

۲۹۷۵۲

وطحطاوی شرح درمختار وفتح القدیر شرح ہدایہ از شیخ ابن ہمام وعرفانی شرح مجموعہ سلطانی از عنایت اللہ لاہوری صاحب غایۃ الحواشی بر شرح وقایہ واز کتب صحاح ستہ وغیرہا صحیح مسلم مع شرح نووی وترمذی ونسائی وسنن ابی داؤد وابن ماجہ وموطا امام مالک ومشکوۃ المصابیح وسائر کتب فقہیہ حنفیہ مطالعہ کردہ دید کہ رفع انگشت راسنت زائدہ واستحباب نوشتہ اند ودر احیای این سنت ترغیب دادہ اند ومواعید اجر جزیل بر آن باحادیث صحیحہ بثبوت رسانیدہ در خاطر این حقیر ہوس آن شد کہ بتوفیق اللہ تعالی بترویج این سنت متروکہ واحیای این سنت مردہ احراز ثواب نماید ومردم پنجاب را کہ این را از علامات مبتدعین ورافضی میدانند ورفع را تشنیع وتقبیح وتضلیل مے کنند ازین شناعت آگاہ کند کہ عیاذاً باللہ کہ از سنت سنیہ چہ قدر تنفری پیدا شدہ ومنشا آن مطالعہ بعضے روایات ضعیفہ است کہ در بعض کتب وارد شدہ وچونکہ فراغت تحقیق ونیات ندارند بہ تعصب میگریزند چنانچہ مولوی کرم بخش علی پوریہ کہ اکثر از علم معقول فراغت کتب دینیہ ندارد وزیادہ درین باب دست وپازد وبطعن وتشنیع رفع لب کشاد وبجرمت قائل شد بگمان آنکہ بزور معقول سنت را رد کردہ آید وندانست کہ **بیت** بوریا باف گرچہ بافندہ ست ✤ نبرندش بکارگاہ حریر۔ لہذا از علمای ربانی سوال کردہ استفتاء مرتب ساختہ تا کہ متبع سنت سنیہ بہ کسے وجہ لغزش نخورد ✤ ✤ ✤

استفتاء

چہ میفرمایند علمای دین در باب رفع انگشت شہادت در تشہد کہ صاحب خلاصہ کیدانی مسمی بلطف اللہ النفعی حرام نوشتہ وصاحب مسعودی از مشیخہ عدم رفع مذہب طرفین ورفع مشرب بہ یوسف ہم گفتہ ومتصل مے نویسد کہ رفع مذہب متقدمین ست ومتاخرین ازان نہی کردہ اند ومنسوخ شد برائے نفی تہمت چرا کہ روافض درین غلو کردہ اند وبعضے میگویند کہ مبنی نماز بر سکون ووقارست واین رفع خلاف وقارست وبسیاری از فقہا بر عدم رفع علیہ الفتوی نگاشتہ اند مسئولا نامعلی القاری رسالہ در باب سنیت رفع ساختہ بکتاب وسنت سند گرفتہ واحادیث صحیحہ آوردہ ومذہب ائمہ ثلاثہ واصحاب ہمین گفتہ وشیخ عبد الحق دہلوی در شرح سفر السعادت ومدارج النبوۃ وشرح مشکوۃ شریف سنیت رفع را ترجیح دادہ وعلی متقی رسالہ درین باب تصنیف نمودہ وصاحب فتح القدیر کمال الدین ابن الہمام کہ از محققین حنفیہ است گویا روح وجان این مذہب ست ونظیرش بعد او نگذشتہ در شرح ہدایہ عدم رفع را خلاف

در آیه و روایت تحریر ساخته و اکثر محققین بهمین راه رفته اند آیا از روی ادله شرعیه ترجیح کدام جانب است که بعضی
مردمان رافعین را مرتکب حرام و سنت دانسته را کافر میگویند و رساله اعلی قاری را مذیان گویند و اقتدا
پس رافع در نماز جائز ندانند و بقضاء صلوة ماضیه حکم کنند بینوا توجروا **جواب** از علماء پشاور۔
یقول العاصی بانواع المعاصی العبد الجانی الحافظ **غلام حیدانی** غفر الله تعالی له
ولاسلافه وتجاوز عن تقصیره واسرافه ان الحق الصریح الذی لامحیص عنه ولا مناص
والصواب البلیغ الذی یعض علیه بالنواجذ والاضراس هو القول بسنیة الاشارة بالسبحة
فی التشهد فالمومن یکون دائما علیها علی التعهد فورد فیها اخبار کثیرة واثار شهیرة
طوبناها علی غیرها ویدل علیها نصوص الائمة المجتهدین ونصوص العلماء الراسخین ویکفی
للمنصف المحق العنید لا للمتعسف العنید ما اکتب من کتب الثقات وصحف الاثبات قصیرة من
طویلة فی التحفة الاشارة مستحبة وهو الاصح علی ما ثبت فی الحدیث ۱۲ ومن شرح کنز عن ابی یوسف
انه یعقد الخنصر والبنصر ویحلق الوسطی والابهام ویشیر بالسبابة وعن محمد انه صلی الله علیه
وسلم کان یشیر ونحن نصنع بصنعه ۱۲ رمز شرح کنز مشهور یعنی ذکر ابو یوسف فی الامالی
انه یعقد الخنصر والبنصر ویحلق الوسطی والابهام ویشیر بالسبابة وذکر محمد انه صلی الله علیه وسلم
کان یشیر ونحن نصنع بصنعه قال وهو قول ابی حنیفة شمنی شرح مختصر برجح فی فتح القدیر القول
بالاشارة وانه مروی عن ابی حنیفة کما قال محمد فالقول بعدهما مخالف للروایة والدرایة
وروها فی صحیح مسلم عن فعله صلی الله علیه وسلم وفی المجتبی لما اتفقت الروایات وعلم من اصحابنا
جمیعا کونها سنة وکذا عن الکوفیین والمدنیین وکثرة الاخبار کان العمل بها اولی بحر الرائق ظاهر
انها سنة کما فی البرجندی وعند الشافعی یعقد الخنصر والبنصر ویحلق الوسطی والابهام ویشیر بالسبابة
عند التلفظ بالشهادتین مثل هذا جاء عن عمار ایضا ۱۲ شرح وقایة ذکر محمد بن الحسن روایة الاصول حدثنا
عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الاشارة قال هذا قولی وقول ابی حنیفة قال الفقیه ابو جعفر ان الاشارة بالسبابة
روایة عن ابی حنیفة وفی الامالی عن ابی یوسف کما تقدم وعن الحلوانی یقیم اصبعه عند قوله لا الٰه ویضعه
عند قوله الا الله لیکون النصب کالنفی والوضع کالاثبات وفی المحیط قیل رفع سبابة الیمنی فی التشهد
ابی حنیفة ومحمد من السنن کفایة ۱۲ قال محمد نصنع بصنع رسول الله صلی الله علیه وسلم ونأخذ بفعله وهذا قول

ابحنيفة وقولنا عناية اشارة الى ما ذكره الزيلعي حيث قال ولو اشار برأسه او بعينه فعلى الخلاف
وذكر في المنتقى عن ابي يوسف لا يكون شارعا وهو الصحيح وفي الخانية وهو المختار وفي الخلاصة
وهو الاصح وفي الظهيرية وهو الاشبه وفي الذخيرة وهو الاحوط وفي المحيط وهو الاوجه وفي
التحفة وهو الاقيس وفي البدائع وهو الاظهر وفي الكافي وهو الاصح وفي الهداية وهو الاشبه
بالفقه وفي الكفاية وهو الاصح وفي الكافي وهو الاصح وفي الهداية وهو الاشبه بالفقه وفي
الكفاية وهو الاصح وفي الكافي وهو الاصح وفي الهداية وهو الاشبه بالفقه وفي الكفاية
وهو الاصح وفي الكافي وهو الاصح وفي الهداية وهو الاشبه بالفقه وفي الكفاية وهو الاصح
وفي الكافي وهو الاصح وفي الهداية وهو الاشبه بالفقه وفي الكفاية وهو الاصح وفي الكافي
وهو الاصح وفي الهداية وهو الاشبه بالفقه وفي الكفاية وهو الاصح وفي الكافي وهو الاصح
وفي الهداية وهو الاشبه بالفقه وفي الكفاية وهو الاصح وفي الكافي وهو الاصح وفي الهداية
وهو الاشبه بالفقه وفي الكفاية وهو الاصح

اللہ تعالیٰ وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا والی ھذا المعنی اشار الطحاوی بقولہ فی
اول عقیدتہ لا ندخل فی ذلک متاولین بارائنا ولا مستوھمین باھوائنا فانہ ما سلم فی دینہ
من سلم اللہ تعالیٰ ورسولہ انتھی اولیت شعری کیف نترک ما ثبت لنا من الاحادیث المستفیضۃ
والروایات الصحیحۃ بقول احد لا نعرف دلیلہ ولا یکلفنا اللہ باتباع سبیلہ نعم لو اتی بدلیل اقوی منھا
نطبق بھا او نعمل بھما مخصوصا بما لم یرض بھا المحققون من اصحابنا وصرحوا بخلافہ وانکروا علی
اعتسافہ وتقولوا صحتہ عن امامنا الاعظم وصاحبیہ رضوان اللہ علیھم اجمعین کما صرح فی فتح القدیر
وقال الشیخ ولی اللہ المحدث الدھلوی فی شرحہ المسوی من احادیث الموطا بعد نقل احادیث الاشارۃ
بالمسبحۃ فی التشھد قلت اکثر اھل العلم علی ثبات الاشارۃ بالمسبحۃ الیمنی عند کلمۃ التھلیل وکثیر
عند قولہ لا الہ الا اللہ وھو الصحیح من مذھب ابی حنیفۃ ذکرہ محمد فی الموطا انتھی وقد بسط العلامۃ
القاری فی شرح المشکوۃ ونقل شھادۃ علمائنا الحنفیۃ علی رفع الشھادۃ من شاء فلیرجع الیہ ولکن
ضیق الوقت لبسطت بسطا واللہ یحق الحق ویبطل الباطل الراقم الاثیم فقیر **غلام علی** قصوری
قولہ وبسط اصابعہ ذکر محمد رح فی غیر روایۃ الاصول حدیثا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاشارۃ
ثم قال ھذا اقولی وقول ابی حنیفۃ رح وحکی عن الفقیہ ابی جعفر یعقد الخنصر والبنصر ویحلق
الوسطی مع الابھام ویشیر بالسبابۃ وفی الجامع الصغیر المرتب وعن ابی یوسف رح فی املائہ
یروی الاشارۃ عن النبی ﷺ فسرہ بما فسر بہ ابو جعفر رض ثم قال وقال غیرہ من اصحابنا یشیر ثلاثۃ
وخمسین ثم قال وان الاشارۃ روایۃ عن ابی حنیفۃ وفی الاملاء عن ابی یوسف رح کما تقدم
وفی قول المدنیین یجب ان یعقد الثلاث والخمسین ویشیر بالسبابۃ وعن الحلوانی یقیمھا
اصبعہ عند قولہ لا الہ ویضعھا عند قولہ الا اللہ لیکون النصب کالنفی والوضع کالاثبات وفی
المحیط وقیل رفع سبابۃ الید الیمنی فی التشھد عند ابی حنیفۃ ومحمد والشافعی رحمھم اللہ تعالیٰ
من السنن وفی ظاھر الاصول لا یرفعھا کذا روی عن ابی یوسف قال العلامۃ نجم الدین
الزاھدی لما اتفقت الروایات عن اصحابنا جمیعا فی کونہ سنۃ وکذا عند الکوفیین والمدنیین
وکثرۃ الاخبار والاٰثار کان العمل بھا اولی ۱۲ کفایۃ حاشیہ ھدایہ حررہ حافظ **غلام محمد**
لاہوری مسلہ اشارت بانگشت شہادت در تشہد نماز ثابت و متحقق ست ہم باحادیث صحیحہ و آثار

صریحہ وہم باجماع صحابہ کرام وائمہ اربعہ وغیرہم علی ما صرح بہ علی القاری فی شرح موطا محمد والشیخ المحدث عبد الحق دھلوی وغیرھما واختلافیکہ در بعض کتب فقہ از بعض متاخرین حنفیہ منقول ست ہیچ اصلے قابل اعتماد ندارد چنانچہ امام ابن الہمام تصریح بامیغنے فرمودہ فالحق ان الاشارۃ سنۃ زائدۃ لادلیل فیھا وبسیاری از محققان علماء حنفیہ در اثبات سنیت اشارت رسالہ ہا تالیف کردہ اند ۱۲ حررہ العبد الملتجی الی اللہ محمد بن مخدومی بارک اللہ عفی عنہ روزے از جناب محمد خلیل الرحمن خوشکی اللھم اغفرہ کہ استاذ استاذان این حدود بودند بخلف می نگارم کہ پرسیدہ بودم فرمودند کہ من خود رفع سبابہ نمی کنم مگر کسیکہ رافع ہم نمیستم کہ عمل بحدیث نبوی می آرد ودر ہیوقت اعتقاد من اینست کہ در حق رفع کنندہ نسبت نامناسب او بدگوئی گناہ عظیم ست فکیف اضافۃ الکفر الی فاعل فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ من شرور انفسنا وکسانیکہ رافع را در منصب کفر نصب کردند الامان بالله خود در چاہ معصیت مجرور شدند کہ بر اہل آثار طاعن آمدند وحالانکہ جناب عبد القادر جیلانی قدس سرہ در غنیہ میفرمایند واعلم ان لاھل البدع علامات یعرفون بھا فعلامۃ اھل البدع الوقیعۃ فی اھل الاثر وعلامۃ الزنادقۃ تسمیتھم اھل الاثر الخ مسلمہ مومن را حکم بکفر کردن بلا ثبوت محقق عند الشرع اثبات کفر بر خود ست ۱۲ خلاصۃ الفقہ الراقم محمد عالم ساکن کہوڑی شاگرد مولوی جان محمد لاہوری ۱۲ ورود احادیث مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بلا اشتباہ در حق رفع مسبحہ در تشہد بصحاح ستہ مثل صحیح مسلم کہ مملو از افعال نبویہ ست علیہ الصلوۃ والتحیۃ ومثل موطا کہ در فن حدیث بس مصفات باضبط شرائط درجات بلقات وحفظ مراتب ثقات برعاشقان سنت سید المرسلین اظہر من الشمس ست ومالعنین کہ از اشارت ہنی میکنند نمیتوانند کہ آیا افعال خاتم النبیین را منکر قرار دادہ نسبت بحرمت میسازند چنانکہ امام محمد در موطا خود می نگارد وبصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ وھو قول ابی حنیفۃ وباوجود این تحقیق از قول امام اعظمت بر دارند کہ منع رفع انگشت شہادت می کنند ۱۲ حافظ ولی اللہ لاہوری ۱۲ فی مسئلۃ کیفیۃ رفع السبابۃ اختلف المجتہدون فعند الفقیر یلیق بالقول حقیق ان من رفع لا یمنع ومن لا یرفع لا یجبر لکن فعلہ افضل لان ھذا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکتب الاحادیث مشحونۃ فمن اراد العلم فلیتامل تحریر مولوی غلام رسول ساکن ڈیرہ اسمعیلخان ۱۲ وفی الشرنبلالیۃ عن البرھان الصحیح

انه یشیر بمسبحة وحدها یرفعها عند النفی ویضعها عند الاثبات واحتر زنا بالصحیح عما قیل لا یشیر لانه خلاف الروایة والدرایة وفی المسبحة وحدها عما قیل یعقد عند الاشارة انتهی وفی العین عن التحفة الاصح انها مستحبة وفی المحیط انها سنة ۱۲ درمختار تحریر مولوی شیر محمد صاحب بنده والاشاگرد مولوی جان محمد چونکه سنیت رفع نزد اکثر فقها و محدثین ثابت شده پس رافع را مرتکب السنت گفته میشود نه مرتکب الحرام فضلا ان یکفر ویستم نعوذ باللہ منها الراقم مولوی عبد العلی الدہلوی هذه الروایات صحیحة والاشارة سنة مولوی محمد علی ولد مولوی نظام الدین فتحگڈھ یه هذه الروایات صحیحة لا ریب فیه مولوی قدرت اللہ دہلوی ۱۲ امریکه وجه ثبوت آن بدون ترتب نسخ وتبدیل مشروع بلکه مسنون باشد بکدام حجت نامشروع تواند گردید وچگونه قول غیر معصوم را بر قول معصوم ترجیح میدهند مولوی حمایت اللہ کشمیری صدق رسول اللہ الحمید صلی اللہ علیه وسلم هی اشد علی الشیطان من الحدید فقیر احمد اللہ کاشمیری رفع سبابه مختلف فیها ست ومن قلد مجتهدا فی مجتهد فیه فلا اشار ولا اغبار علیه ۱۲ غایة الحواشی شرح وقایه تحریر مولانا صاحب نور محمد کهیڑه ۱۲ این بنده خود رفع سبابه بتجلل مطابق روایت حنفی مذهب میکند ورافع را از روی احادیث صحیحه وروایات فقهیه از علماء کرام که معتقد بنده اند مستحسن ومستحب میداند وچونکه سوای خلاصه حرمت آن در هیچ کتابے معلوم نبده نشده آنرا اعتبارے نمیکند مگر تارک را بسبب اختلاف بعضے علما برین کار نمیشود وتارک سنت نمیداند کفر چه وتکفیر چه دستخط مولوی نور محمد چیلا ۱۲ منع کردن رفع سبابه منع میدانم چه برای خارش تن منع من هم جاری نمے شود برای رفع احکام حدیث چگونه منع کنم اگر کرده شود بسیار جایز داشته اند واگر نه کرده شود تا کوتاهی از چه فرائض متروک مستحبات را کدام کس در نظرے آرد متعصبین حنفیه انگشت برای شهادت بر نمیدارند وبرای خارش تن دست بسیار بردارند فقیر عبید اللہ ملتانے در مسئله رفع سبابه هیچ شکے وشبهے نیست که سنت زائده است بر فاعل آن وغیر فاعل آن هیچ انکارے نے که سنت زائده اقرب بمستحبات ست ۱۲ حرره مولانا نور الدین چکوڑنی والا ۱۲ وآنکه بعضے میگویند که جناب امام ربانی ترجیح عدم نموده اند جواب از شمس الدین مرزا جانجانان

مجددی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب پانزدہم دربیان رفع سبابہ نوشتہ شد نوشتہ بودید کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ در مکتوبے از مکتوبات خود منع رفع سبابہ کردہ اند و لو تابوجود دعوے محبت بجناب ایشان رفع سبابہ میکنی و محب را اتباع محبوب لازم ست مخذولا او سبحانہ جل شانہ اتباع کتاب وسنت برعباد فرض گردانیدہ مے فرماید مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم میفرماید لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ وحضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالے عنہ کہ نائب کامل آنحضرت اند بنای طریقہ خود را بر اتباع کتاب وسنت گذاشتہ اند وعلما در اثبات رفع سبابہ رسالہا مشتمل بر احادیث صحیحہ وروایات فقہیہ تصنیف کردہ اند تا بجائیکہ حضرت یحیے فرزند اصغر حضرت مجدد نیز درین باب رسالہ تحریر نمودہ اند و در نفی رفع یک حدیث بہ ثبوت نرسیدہ و ترک رفع از جناب حضرت مجدد بنا بر اجتہاد واقع شدہ سنت محفوظ از نسخ بر اجتہاد مجتہد مقدم ست و بعد ثبوت سنت رفع ترک آن باین حجت کہ حضرت مجدد ترک فرمودہ اند معقول نیست حضرت مجدد بر ترک سنت تحذیر کثیر فرمودہ اند و حضرت مجدد ہم مذہب حنفی داشتند و امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ گفتہ اِذَا ثَبَتَ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ وَاتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس امید آنست کہ حضرت مجدد از ترک این امر اجتہادی و اخذ باحادیث صحیحہ متغیر نشوند و اگر گویند کہ حضرت مجدد با آن علم واسع از احادیث بثبوت رفع مگر آگاہ نبودند گوییم تا زمان مبارک حضرت ایشان این کتب و رسائل در دیار ہند شہرت نیافتہ بود و از نظر مبارک ایشان نگذشتہ کہ ترک نمودہ اند وگرنہ ہرگز ترک رفع نمیفرمودند کہ ایشان حریص ترین اکابر ان امت بر اتباع سنت بودہ اند و اگر گویند عدم رضای حضرت رسالت علیہ التحیۃ را باین عمل از کشف دریافتہ ترک فرمودہ باشند گوییم کہ کشف در امور طریقہ معتبر ست و در احکام شریعت حجت نیست سہل ست آن مکتوب احتجاج بکشف نکردہ اند امید آنست کہ این مخالفت جزئی برعایت قاعدہ کلی ایشان کہ بمجرد تمام ترغیب بر اتباع پیغمبر علیہ السلام فرمودہ اند مثمر نتائج گردد والسلام مقامات مظہری ۱۲ تمام شد عبارت استفتاء مولوی غلام رسول صاحب ۱۲

حدیثین پنج مقدمہ رفع سبابہ کے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ

وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَالْيُمْنٰى عَلَى الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ
بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِالَّتِيْ تَلِي
الْاِبْهَامَ روایت ہو ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مقرر بیٹھے خدا رحمت خدا کی اُنپر اور سلام جب بیٹھتے
تھے واسطے تشہد کے رکھتے تھے ہاتھ اپنا بایاں اپنے بائیں گھٹنے پر اور داہنا داہنے پر اور گرہ باندھتے
تھے تین کی اور اشارہ کرتے اپنی کلمہ کی انگلی سے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور ایک روایت
میں اوسکی اور بند کرتے ساری انگلیاں اپنی اور اشارہ کرتے اُسے جو نزدیک ہو انگوٹھے کے
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِدْ اَحِدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ
الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تحقیق ایک مرد
تھا اشارہ کرتا اپنی دو انگلیوں سے تب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک انگلی سے
اشارہ کر ایک سے کر روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور نسائی اور بیہقی نے بیچ دعوات کبیر کے
وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ
الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهٗ فَرَاَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا
يَدْعُوْ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہو وائل بن حجر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اُسنے نقل کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ پھر بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بچھایا بایاں پاؤں اپنا اور رکھا بایاں
ہاتھ اپنا بائیں ران پر اور تیز کیا داہنی کہنی کو اپنے داہنے ران پر اور بند کیا دو انگلیاں اور باندھا حلقہ
پھر اوٹھایا انگلی اپنی کو پھر دیکھا میں نے اونکو ہلاتے تھے اسکو دعا کرتے اُسے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد
اور دارمی نے وَعَنْ نَّافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض اِذَا جَلَسَ فِي
الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ وَاَتْبَعَهَا بَصَرَهٗ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہو نافع رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تھے عبداللہ بن عمر رض جب بیٹھتے نماز میں کہتے اپنے دونو ہاتھ اپنے دونو زانو پر اور اشارہ کرتے
اپنی انگلی سے اور رکھتے اوسکے پیچھے اپنی نگاہ پھر کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق

وہ زیادہ سخت ہی شیطان پر ہوے سے یعنے اشارہ کرنا کلمے کی انگلی سے روایت کیا اسحدیث کو احمدؒ نے

استفسار دربارہ آنکہ بعد از فراغ نماز جنازہ

گرداگرد میت استادہ فاتحہ میخوانند ونیز بعد فراغ دفن میت برچند قدم آمدہ متوجہ بسوی قبرستان شدہ باز فاتحہ مے خوانند سوال چہ میفرمایند علماء دین وأمنائے شرع متین اندر اینکہ در بعضے بلاد مروجست کہ بعد از نماز جنازہ بمجرد فراغ از آن گرداگرد جنازہ استادہ دست برداشتہ فاتحہ میخوانند چون خواندن الحمد در نماز جنازہ وتکرار آن وخواندن تشہد وغیرہ بجز چہار تکبیر وادعیہ مروجہ نزد علماء حنفیہ ممنوعست آیا این فاتحہ ممنوع ست یا نہ واحداث فی الدین مے توان گفت یا نہ ودر حالیکہ این امر در زعم عوام حکم فرضیت پیدا کند وتارک را باشد ملامت پیش آیند در مصورت حکم آن چیست ودر صورت اولے حکم آن چہ مینیوا توجروا دیگر بعد از دفن وفراغ از آن چون چند قدم باز پس آیند بطرف قبرستان متوجہ شدہ باز فاتحہ میخوانند حکم این فاتحہ چیست ودر صورت اصرار والتزام حکم آن چہ بشہادت کتب معتبرہ جواب نویسند کہ عند اللہ اجر عظیم ست **جواب** در زمان حضرت سید الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام وقرون ثلثہ کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بخیریت آنہا ارشاد فرمودہ ہیچ از ین اوضاع مروی نیست آری بطلق استغفار ودعا راحیا برای اموات ثابت ست پس در محدث بودن این اوضاع ہیچ شکے نیست ومعتقد فرضیت آن کافرست وچون در زعم عوام اعتقاد فرضیت آن پیدا شدہ ترک آن واجب بودہ واللہ اعلم واثبات این اوضاع در ہیچ کتاب بے غیر معتبر بنظر نیامد چہ جاے کتب معتبرہ واللہ اعلم وعلمہ احکم الراقم احقر عباد اللہ فقیر حسن شاہ قادری

سید حسن شاہ قادری اصول این مسائل در کتب معتبرہ فقہ شریعت یافتہ نہ شد احقر العباد شہاب الدین ثبالوی

سید شہاب الدین احمد المکتوب حق لاریب فیہ صوفی شاہ ثبالوی عفی عنہ

ماحررہ التحریر حری بان یقبل بالقلب المفتقر الی اللہ الصمد فقیر غلام احمد عفی عنہ آنچہ مؤلف التحریر فاضل بے نظیر حضرت حسن شاہ قادری ثبالوی در جواب این مسئلہ نوشتہ حق ست درست است ومطابق واقع ونفس الامر وعلامہ ابن عابدین در رد المحتار باخر باب جنائز گفتہ اقتصار خود ن فقہا در ذکر مسائل بر آن چہ وارد گشتہ دلیل ست برین کہ بانگ نماز وقت دفن

میت بدعت و مستحدث فی الدین ست و ھذا عبارتہ فی الاقتصار علی ما ذکر من الوارد اشارۃ الی انہ لا یسن الاذان عند ادخال المیت فی قبرہ کما ھو معتاد العام و قد صرح ابن الحجر فی فتواہ انہ بدعۃ سیئۃ الی اخر ما قال پس بہین استدلال فاتحہ و دعا کہ بعد از فراغ نماز جنازہ میت را گرد گرفتہ میکنند و نیز فاتحہ بعد از دفن بمسافت چند قدم مثل اذان عند الدفن بدعت و مستحدث توان گفت صاحب کبیری از سراجیہ منع صریح این فاتحہ نقل نمودہ فی السراجیۃ اذا فرغ من الصلوۃ لا یقوم بالدعاء کذا فی الکبیری زاد اللبیب و در اجابۃ الدعوات است و اذا دفن المیت رجع اھل الجنازۃ عن القبر او انفک من موضع الدفن بقدر مائۃ خطوۃ او اکثر او اقل فقاموا و ینظرون الی قبر المیت و یدعون فھو لا یجوز لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ھذہ الافعال انتھی محمد عمران رامپوری شاگرد مولوی حیدر علی در رسالہ تجہیز و تکفین بعد از نقل حدیث صحیح گفتہ پس ازیں معلوم ہوا وہ کہ بعضے دیار کے اس زمانہ مین رسم ہے کہ میت کو دفن کر کے چالیس قدم چلے جاتے ہین پھر وہان سے لوٹکر قبر پر آکر فاتحہ پڑہتے ہین بدعت مخالف سنت کو اور محض مذموم ہے میت ہی۔ اس مسئلہ کو یاد رکھنا چاہیے انتھے عبارتہ از ابیات الانواع کہ تصنیف مولوی عبد اللہ لاہوری ست غفر اللہ لہ ہمچنین مستفاد ست و اللہ اعلم بالصواب

استھین پچھے کرے نہ رخصت جہیدی پھر سلام ✤ رخصت کرنی خلقان تامین اذن کری کل عام
قبر سلام نہ کیجیے ڈہل اذن کلے کراہ ✤ جو راضے سو وینجے نال یا قبر پکڑے راہ۔

انواع مولوی بارک اللہ رحمہ اللہ بعد سلام نماز جنازہ ڈہل دعا نکریہ ✤ نال شتابی جا کر میت کول قبر دی دہریے

الراقم فقیر ابو عبد اللہ غلام علی قصوری عفی عنہ فی الواقع چونکہ سنیت این امر مین مسطور ین از معتبرے بخبر ثبوت نرسیدہ پس التزام بان و اصرار بر آن خالی از احداث فی الدین نیست و ملتزم و مصر در عموم من احدث فی امرنا ھذا مندرجست و اللہ اعلم و علمہ اتم و احکم فقیر عبد العلی عفی عنہ

لا شک ان التزام الفاتحۃ بعد صلوۃ الجنازۃ و الدفن احداث فی الدین فیجب ترکھا بھذہ الکیفیۃ فقیر سعد الدین لاہوری عفی عنہ ھذہ مسئلہ صحیحہ حافظ محمود لاہوری در مشکوۃ شریف کہ مطبوعہ مطبع احمدی دہلوی فی باب الجنائز صفحہ ۱۳۹

سطر ۱۹ بہ حاشیہ ۱۲ حدیث مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ است وَلَا یُدْعٰی لِلْمَیِّتِ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ لِاَنَّہٗ یُشْبِہُ الزِّیَادَۃَ فِیْ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ ذَکَرَہٗ مَوْلٰنَا عَلِیُّ الْقَارِیُّ فِیْ شَرْحِ الْمِشْکٰوۃِ حَرَّرَہٗ سِرَاجُ الدِّیْنِ الْکَرْوَلِیُّ عُفِیَ عَنْہُ وَعَنْ اَسْلَافِہٖ وَاین اوضاع کہ در عوام الناس موجود اند در ہیچ کتابے یافتہ نے شود فقیر محمد علی شاہ حنفی قادری فتحگڈھی عفی عنہ اصاب فیما اجاب محمد محی الدین مدرس مدرسہ سرکاری امرتسر عَزَّ مَنِ اتَّبَعَ سُنَّۃَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَذَلَّ مَنْ اَحْدَثَ شَیْئًا فِیْ اَمْرِ الدِّیْنِ فقیر عبد العزیز انصاری صَحِیْحٌ کُلُّھَا فقیر قدرت اللہ دہلوی اَلْحَقُّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ فقیر احمد اللہ

الجواب سوال کیا فرماتے ہین علمای شریعت اس بات مین کہ ایک شخص نے اپنے ہندی رسالہ مین یہ لکھا ہے کہ بوسہ دینا قبر کا شرک ہی اور اسکو شرک فی العبادت کہتے ہین آیا شریعت مین یہ شرک ہی یا نہین اور بوسہ دینے والا قبر کا مشرک ہو جاتا ہے یا نہین اور درصورتیکہ شرک نہین ہے تو حال اُس صاحب رسالہ کا کیا ہے بَیِّنُوْا تُؤْجَرُوْا **جواب** سائل نے مطلب رسالہ کا نہین سمجھا مراد اسکی اس شرک سے وہ نہین ہے کہ جس سے خروج دین سے لازم آوے اور ملت اسلام سے نکلجاوے اور وعید اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ مین داخل ہو جاوی معاذ اللہ ایسا گمان بہ نسبت صاحب رسالہ کے ناشی جہل و نادانی سے ہے بلکہ مراد اسکی اس شرک سے وہ ہی جو احادیث صحیحہ مین وارد ہوا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَحْلِفُوْا اٰبَآءَکُمْ فَمَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ مقصود صاحب رسالہ کا یہ ہے کہ بوسہ دینا قبر کا یہ ایک تعظیم ہے کہ شریعت مین عبادت خاص حق سبحانہ تعالےٰ مین مقرر ہوئی جیسا بوسہ دینا حجر اسود کا افعال حج مین پس جس شخص نے کہ سوا اسکے جو منصوص شرع مین ہے کسی قبر کو یا کسی چیز کو چھٹ یا آستانہ کو بوسہ دیا تو اُسنے مشابہ کیا اس تعظیم کو تعظیم خاص حق سبحانہ تعالےٰ سے اور یہ معصیت اور حرام ہے اور ایسا ہی لکھا ہے کتب معتبرہ حنفیہ مین قول صاحب رسالہ کا موافق مذہب حنفی کے ہے اور جو بعضے روایات مین آیا ہے کہ بوسہ دینا قبر والدین یا قبر استاذ کو مباح ہے یہ بات بھی لائق اعتبار کے نہین اور جو کسی اہل علم سے کبھی ایسا فعل صدور ہوا ہے تو شاید غلبہ محبت و شوق

نماز جنازہ کے بعد میت کے لیے دعا
میت کے لیے دعا کا جواز نماز جنازہ کے بعد
بدعت کی زیادہ کی قسمیں
بدعت کی تعریف
بدعت کی تقسیم
بدعت کی تقسیم
بدعت کی تقسیم
بدعت کی تقسیم
بدعت کی تقسیم
بدعت کی تقسیم

مین ہوا ہوگا یا اُنکے نزدیک کوئی ایسی توجیہ کامل ہوگی کہ ہمکو اس سے اطلاع نہین ہوا واللہ اعلم بالصواب صحمد محی الدین ۱۲ یہ عمل جسمین کلام ہو رہی ہے یہ سب پیر پرستون کی عادتین اور رسمین ہین کہ اُنھون نے ہندؤن سے مشابہت پیدا کی ہے لیکن مسلمان مشائخ خدا کی رحمت ہووے اُنپر ایسی جاہلیت کی رسمون سے الگ ہین چنانچہ خواجہ بہاؤالدین نقشبندی قدس سرہ نے ایک صوفی کے حق مین کہ ایک قبر کی طرف مراقب تھا شعر اگلا فرمایا ہے ؎ تو تا کے گور مردان را پرستی ✣ بگرد کار مردان کن دو دستے ۔ اور ایسا ہی کتاب نفحات الانس مین ہے علاء الدین عطار کے ذکر سے سید محبوب علی جعفری ایسی بودے کام کرنے والا اس حدیث کے مضمون مین داخل ہے یعنے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس دین مین اور وہ بات نہ ہو دین سے تو وہ شخص مردود ہے یا وہ فعل مردود ہے محمد قطب الدین یہ فعل عام لوگون کا حجت نہین ہے ہو الخالق رحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہ بیشک یہ عمل مشابہت پرستون کے عمل کے ہے ولد سید محبوب علی صاحب اخوند ولایتی حال ساکن نارنول ۱۲ فقط

بیان بُرائی چومنے انگوٹھے کا وقت سننے اشہدان محمد ارسول اللہ کے اور اثبات بدعت ہونے اس فعل کا ۔ معلوم کرنا چاہیے کہ بعضے بدعتی ناواقف علم حدیث سے جنکو صحیح اور سقیم اور ضعیف اور قوی مین کچھ امتیاز نہین وقت سننے کلمہ اشہدان محمد ارسول اللہ کے موذن سے انگوٹھے چوم کے آنکھون پر لگاتے ہین اور اس فعل کو چند احادیث جھوٹی اور موضوع اور بناوٹ ۔ کتب طبقہ رابعہ سے حجت لاکر سنت جانتے ہین اور درحقیقت یہ عمل بدعت ہے ۔ سو اول ان احادیث جھوٹی اور موضوع اور بناوٹ کی کو کہ جنسے بعضے بدعتی استدلال کرتے ہین سنو اور بعد اوسکے حال اون احادیث کا مع جواب شہادت کے دریافت کرو اور حقیقت مسئلہ کو سمجھو حدیث پہلی اِنَّ اَبَا بَکْرِ الصِّدِّیْقَ لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّقَبَّلَ بَاطِنَ اَنْمَلَتَیِ السَّبَّابَتَیْنِ وَمَسَحَ عَیْنَیْہِ فَقَالَ مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِیْلِیْ فَقَدْ حَلَّتْ عَلَیْہِ شَفَاعَتِیْ یعنے تحقیق

حضرت ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سنا قول موذن کا اشہد ان محمد ارسول اللہ تو کہا اشہد
ان محمد عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا اور بوسہ دیا باطن دو
انگشت شہادت کو اور لگا دیا دونو آنکھون کو پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کریگا
جیسا کہ کیا دوست میرے نے پس بے شک واجب ہوگی اسپر شفاعت میری سو یہ حدیث جھوٹی
اور بالکل موضوع ہے **حدیث دوسری** قال الخضر ع من قال حین سمع المؤذن یقول
اشہد ان محمدا رسول اللہ مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ثم یقبل ابہامیہ ویجعلہما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد ابدا یعنے فرمایا خضر
علیہ السلام نے جو شخص کہے جو وقت سنے موذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمد ارسول اللہ یہ لفظ مرحبا
بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ پھر بوسہ دے دو انگوٹھون کو اور پھیرے ان دونو کو دونو آنکھون اپنی
پر تو نہ اندھا ہوگا اور نہ دکھین گی آنکھین اسکی کبھی۔ خدا خراب کرے بنانے والے کو سو یہ
حدیث بھی بالکل موضوع ہے اور بناوٹ ہے **حدیث تیسری** قال الحسن من قال
حین سمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول اللہ ومرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد
ابن عبد اللہ ویقبل ابہامیہ ویجعلہما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد یعنے فرمایا حسن رضی
اللہ عنہ نے جو شخص کہے جو وقت کہ سنے موذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمد ارسول اللہ اور کہے یہ لفظ مرحبا
بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ اور بوسہ دے دونو انگوٹھون کو اور پھیرے انکو دو آنکھون اپنی پر تو نہ اندھا
ہوگا اور نہ دکھین گی آنکھین اسکی سو صریح جھوٹی حدیث اور طوفان ہے **حدیث چوتھی**
من قبل عند سماعہ من المؤذن کلمۃ الشہادۃ ظفری ابہامیہ ومسحہما علی عینیہ
وقال عند المسح اللہم احفظ حدقتی ونورہما ببرکۃ حدقتی محمد ونورہما لم
یعم یعنے جو شخص بوسہ دے وقت سننے کے موذن سے کلمہ شہادت کو دونو ناخن انگوٹھون اپنے کو اور
لگاوے انکو دونو آنکھین اپنی پر اور کہے وقت لگانے کے اللہم احفظ حدقتی ونورہما ببرکۃ حدقتی محمد و
نورہما نہ اندھا ہوگا سو یہ بھی جھوٹی حدیث اور بہتان ہے **حدیث پانچوین** ان علیا رض کان
اذا سمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول اللہ قال ذلک وقال رضیت باللہ ربا
وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا ویقبل باطن انامل سبابتیہ ویضعہما علی عینیہ یعنے

تحقیق علی رضی اللہ تعالے عنہ تھے آپ جب سنتے تھے موذن کو کہ کہتا اشہدان محمدا رسول اللہ تو
فرماتے آپ بھی ویسا ہی اور کہتے رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا اور بوسہ دیتے
باطن سرون دو انگشت شہادت کو اور رکھتے انکو اپنی دونو آنکھون پر سو یہ بھی بالکل باطل اور
جہوٹی حدیث ہے **حدیث چھٹی** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
قَبَّلَ ظُفُرَیْ اِبْہَامَیْہِ عِنْدَ سَمَاعِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فِی الْاَذَانِ اَنَا قَائِدُہٗ وَ
مُدْخِلُہٗ فِیْ صُفُوْفِ الْجَنَّۃِ یعنے تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بوسہ
دے دونو ناخن انگوٹھون اپنے کو وقت سننے اشہدان محمدا رسول اللہ کے اذان مین تو مین
کہینچنے والا اور داخل کرنیوالا ہون اسکا صفون جنت مین سو یہ بہی جہوٹی حدیث ہے گویا کسی
شیطان نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان رکہا ہے **حدیث ساتوین** اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِیْ عَشْرِ الْحَرَامِ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَۃِ حَذَاءَ اَبِیْ بَکْرٍ
فَقَامَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَقَبَّلَ اَبُوْ بَکْرٍ ظُفُرَیْ اِبْہَامَیْہِ
وَوَضَعَہُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ وَقَالَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَلَمَّا فَرَغَ بِلَالٌ مِّنَ الْاَذَانِ
تَوَجَّہَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتَ یَا اَبَا بَکْرٍ
غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی ذُنُوْبَہٗ بِحَدِیْثِہَا وَقَدِیْمِہَا وَعَمْدِہَا وَخَطَاَہَا یعنے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
داخل ہوئے مسجد کے عشرہ محرم مین پاس اسطوانہ کے مقابل ابوبکر رض کے پس کہڑے ہوئے بلال پس
اذان دی انہون نے پہر جب پہونچے بلال اشہدان محمدا رسول اللہ پر بوسہ دیا ابوبکر رض نے دونو ناخن
انگوٹھون اپنے کو اور رکہا انکو دونو آنکھون اپنی پر اور کہا قرۃ عینے بک یا رسول اللہ پہر جب
فارغ ہوئے بلال رض اذان سے تو متوجہ ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم طرف ابوبکر رض کی پس
فرمایا جو شخص کرے جیسا کہ کیا تو نے اے ابوبکر رض بخشدیگا اللہ سب گناہ اسکے نئے اور پرانے
جانے اور انجانے سو یہ بھی جہوٹ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگایا ہے **حدیث**
آٹھوین عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ مَنْ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ یَقُوْلُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاَجَابَ
وَقَالَ مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَبَّلَ اِبْہَامَیْہِ
یُفْعَلُ وَاَمَرَّہُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَعْمَ وَلَمْ یَرْمَدْ اَبَدًا یعنے روایت ہے عبداللہ

رضی اللہ عنہ سے کہ جو شخص سنے مؤذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمدا رسول اللہ پس جواب دے اسکو
اور کہے مرحبا بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبد اللہ اور پوچھے دونو انگشت کو اپنے منہ سے اور
پھیرے انکو آنکھون اپنی پر نہ اندھا ہوگا نہ آنکھین دکھین گی اسکی کبھی سو یہ بھی بناوٹ ہے
حدیث ناقوین روی ان آدم اشتاق الی لقاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کان
فی الجنۃ فاوحی اللہ تعالی الیہ ھو من صلبک ویظھر فی آخر الزمان فاظھر اللہ
تعالی لہ صورۃ محمد فی صفاظفر ی ابھامیہ فمسح علی عینیہ فصار اصلا لذریتہ
فلما اخبر جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ القصۃ قال من سمع اسمی فی
الاذان فقبل ظفری ابھامیہ ومسح علی عینیہ لم یرم ابدا یعنے روایت کیا گیا کہ تحقیق آدم
مشتاق ہوئے واسطے ملاقات محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جبوقت کہ تھے بیچ جنت کے پس وحی کی اللہ
تعالے نے طرف اسکی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم صلب تیری سے ہے اور ظاہر ہوگا آخر زمانہ
مین پس ظاہر کیا اللہ تعالے نے واسطے آدم علیہ السلام کے صورت محمد صلے اللہ علیہ وسلم صفای دونو
ناخن انگوٹھون آدم علیہ السلام مین پس لگایا آدم نے دونو آنکھون پر پس ہوا وہ فعل اصل واسطے
اولاد آدم کے پھر جب خبر دی حضرت جبرئیل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس قصہ کی تب
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص سنے نام میرا اذان مین پھر بوسہ دے دونو ناخن
انگوٹھون اپنے کو اور لگاوے انکو دونو آنکھون اپنی پر تو نہ اندھا ہوگا کبھی سبحان اللہ کیا
خوب استدلال احادیث سے ہے کہ ایک حدیث بھی صحیح نہین اور انکا کسی معتمد کتاب مین
پتہ اور نشان بھی پایا نہین جاتا ہے۔ محققین نے ان سب احادیث مین کلام کرکے تصریح
غیر صحیح اور موضوع ہونے کی کردی ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ اول یہ سب حدیثین کتب
احادیث طبقہ رابعہ سے ہین اور احادیث اس طبقہ کی اس قابل نہین ہین کہ کسی عقیدہ اور
عمل کے ثابت کرنے مین انپر اعتماد کیا جاوے اور انکو متمسک بھی نہیرایا جاوے چنانچہ حضرت
شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی عجالہ نافعہ مین فرماتے ہین طبقہ رابعہ احادیث کے کہ نام و نشان آنہا
در قرون سابقہ معلوم نبود و متاخران آنرا روایت کردہ اند پس حال آنہا نزد دوشق خالی نیست
یا سلف تفحص کردند و آنہارا اصلے نیافتند تا مشغول بروایت آنہا می شدند یا یافتند

و در آن قدحے دیا علمے دیدند کہ باعث شد ہمہ آنہا را بر ترک روایت آنہا و علے کل تقدیر این احادیث
قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا علمے بآنہا تمسک کردہ شود انتہے دوسرے
علامہ شمس الدین ابو الخیر محمد بن وجیہ الدین عبد الرحمن سخاوی نے مقاصد حسنہ مین حدیث
پہلی اور دوسری کو لا یصح لکہا ہے اور ایسا ہی کتاب مجمع البحار مین بھی ہے اور لفظ لا یصح
کا بمعنے ثابت نہ ہونے کے آتا ہے چنانچہ علامہ فتنی نے اپنے تذکرہ مین لکہا ہے قَوْلُنَا لَمْ
يَصِحَّ لَا يَلْزَمُ مِنْهُ اِثْبَاتُ الْعَدَمِ وَاِنَّمَا هُوَ اِخْبَارٌ عَنْ عَدَمِ الثُّبُوْتِ اِنْتَهٰے یعنے قول
ہمارا لم یصح نہین لازم ہوتا ہے اُسسے اثبات نہ ہونے کا اور نہین وہ قول مگر خبر دینا ہے نہ ثابت
ہونے سے اور شیخ الاسلام نے ترجمہ صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ در فردوس از حدیث
ابی بکر صدیق رض آوردہ کہ وی چون شنید قول موذن اشہدان محمدا رسول اللہ گفت
ہمچنین و بوسید باطن انملہ دو انگشت سبابہ را و مسح کرد بدان دو چشم خود را پس فرمود
آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسے کہ بکند مانند تو پس شفاعت بر و واجب شدہ و از
حسن بن علی رض آرند کہ ہر کہ بگوید نزد سماع این کلمہ از موذن مرحبا بحبیبے و قرۃ عینے محمد بن
عبد اللہ و ببوسد دو ابہام خود را و بگرداند آنرا بر دو چشم خود نابینا و در دو چشم نباشد ہرگز صحیح نشدہ
نزد محدثین چیزے از آن انتہے غرض شیخ الاسلام نے حدیث پہلی اور تیسری کو نقل
کر کے کہا کہ محدثین کے نزدیک نہین صحیح اور ثابت نہین ہوا ہے کچہہ اوسمین سے اور بھی
علامہ شمس الدین سخاوی نے اسی مقاصد حسنہ مین بعد نقل حکایت محمد بن یاما اور قول مجد
مصری اور بعض شیوخ عراق یا عجم کی حدیث تیسری اور چوتہی کو ذکر کر کے کہا وَلَا يَصِحُّ فِي
الْمَرْفُوْعِ مِنْ كُلِّ هٰذَا شَيْءٌ یعنے نہین ثابت ہے مرفوع مین انمین سے کچہہ اور ابن ربیع
شافعی اور زرقانی مالکی نے کتاب مختصر المقاصد مین اور ابن طاہر فتنی حنفی نے تذکرہ موضوعات
مین بھی ایسا لکہا ہے اور حسن بن علی مہدی صاحب سبیل الجنان نے تعلیقات مشکوۃ
المصابیح مین بعد نقل حدیث پہلی اور پانچوین اور نوین کے لکہا ہے كُلُّ مَا رُوِيَ فِي وَضْعِ
الْاِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ عِنْدَ سَمَاعِ الشَّهَادَةِ مِنَ الْمُؤَذِّنِ لَمْ يَصِحَّ یعنے جو کچہہ روایت کیا گیا ہے
رکہنے انگوٹہون مین آنکہون پر وقت سننے کلمہ شہادت کے موذن سے ثبوت کو نہین پہونچا ہے

اور شیخ فتح محمد پانپوری نے بعد حدیث پانچوین کے اپنے فتوح مین لکھا ہے اور زادہ صاحب
تذکرۃ الموضوعات ولم یتکلم فیہ بجرح اصلا کما تکلمہ فی خبر الصدیق انتہے یعنے
لایا ہے اسحدیث کو صاحب تذکرہ موضوعات مین اور نہین کلام کیا اسمین جیسا کہ کلام کیا
خبر صدیق مین لانا صاحب تذکرہ کا اسحدیث کو بیان موضوعات مین دلیل صریح وضع کی ہے
اور نہ کلام کرنا اوسکا شاید بسبب جلی ہونے وضع اُسکی کے ہے اور ملا علی قاری نے مختصر موضوع
مین بعد نقل کلام سخاوی کے لکھا ہے اگر صحیح ہو جاوے عمل صدیق اکبرؓ کا تو دلیل کافی ہے واسطے
عمل کرنے ہمارے کے کیونکہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم پکڑو تم سنت میری اور
سنت خلفائے راشدین کی مگر عمل صدیق اکبر کا بالکل ثبوت کو نہین پہونچا چنانچہ سخاوی نے لکھا ہے
تو نہ رہی کوئی دلیل واسطے عمل کے اور بھی ملا علی قاری کے بعض اور رسالون اپنے مین بتصریح موضوع
ہونے ان احادیث کی کی ہے اور جلال الدین سیوطی نے کتاب تیسیر المقال مین لکھا ہے
والاحادیث التی رویت فی تقبیل الانامل وجعلہا علی العینین عند سماع اسم صلے
اللہ علیہ وسلم عن المؤذن فی کلمۃ الشہادۃ کلہا موضوعات انتہے یعنے جو حدیثین کہ
روایت کی گئی ہین چومنے انگلیون اور پہیرنے اُنکے مین آنکھون پر وقت سننے نام آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے مؤذن سے کلمہ شہادت مین سب موضوع ہین اور بہی امام سیوطی کی کتاب الدرۃ المنتثرۃ
فی الاحادیث المنتشرۃ مین ایسا ہی لکھا ہے اور علامہ ابو اسحاق بن عبد الجبار کابلی نے شرح
رسالہ عبد السلام لاہوری مین بعد نقل حدیث چھٹی اور ساتوین اور آٹھوین کے لکھا ہے قد
تکلموا فی احادیث وضع الہامین علی العینین فلم یصح شیء منہا بروایۃ ضعیفۃ ایضا
ولہذا صرح بعضہم بوضع کلہا یعنے تحقیق کلام کیا ہی محدثین نے حدیثون رکھنے انگوٹھون کی مین
آنکھون پر پس نہین ثابت ہوا ہے کچھ انہین سے ساتھہ روایت ضعیفہ کے بھی اور سیوا سطے تصریح کی ہی
بعض محدثین نے ساتھہ موضوع ہونے کل احادیث کے اور امام ابو الحسن عبد الفاخر فارسی
صاحب مفہم نے شرح صحیح مسلم مین اور مجمع الغرائب نے کتاب ذوال الاکاذیب مین بعد نقل
احادیث فردوس دیلمی کے لکھا ہے والروایات فی ہذا الباب کثیرۃ لا اصل لہا بسند
ضعیف ایضا وقال الحافظ ابو نعیم الاصفہانی ما روی فی ذلک کلہ موضوع

انتہے یعنے روایات چومنے انگوٹھون اور کہنے اُنکے مین آنکھونپر بہت ہین کہ نہین ہے کچھ اصل
انکی سند ضعیف سے بھی اور فرمایا حافظ ابونعیم اصفہانی نے کہ جو اسمین روایت کی گئی ہین
سو سب موضوع ہین۔ اور محمود بن احمد عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کے باب ما
یقول اذا سمع المنادی مین لکھا ہے یَجِبُ عَلَی السَّامِعِیْنَ تَرْکُ کُلِّ عَمَلٍ غَیْرَ الْاِجَابَۃِ
اِنْتَہٰی مُلَخَّصًا یعنے واجب ہے سننیوالون اذان پر چھوڑنا ہر کام کا سوای جواب اذان کے
اور یہی شرح مذکور کے اسی باب مین لکھا ہے یَنْبَغِیْ اَنْ لَّا یُکَلِّمَ السَّامِعُ فِیْ خِلَالِ الْاَذَانِ
وَالْاِقَامَۃِ وَلَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَلَا یُسَلِّمُ وَلَا یَرُدُّ السَّلَامَ وَلَا یَشْتَغِلُ بِشَیْءٍ مِنَ الْاَعْمَالِ
سِوَی الْاِجَابَۃِ اِنْتَہٰی یعنے لائق یہ ہے کہ کلام نہ کرے سننے والا درمیان اذان اور اقامت
کے اور نہ پڑھے قرآن اور نہ سلام کرے اور نہ سلام کا جواب دے اور نہ مشغول ہو ساتھہ کسی
عمل کے سوائے دینے جواب اذان کے اور محمد یعقوب بنیالی نے خیر جاری شرح
صحیح بخاری مین بعد نقل عبارت عینے کے لکھا ہے وَاعْلَمْ اَنَّہٗ یُسْتَفَادُ مِنْ کَلَامِ الْعَیْنِیِّ
الْمَذْکُوْرِ فِیْہِ مَنْعُ وَضْعِ الْاِبْہَامَیْنِ عَلَی الْعَیْنَیْنِ عِنْدَ سَمَاعِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰہِ اِنْتَہٰی یعنے جان تو یحقیق مستفاد ہوتا ہے کلام عینی سے جو یہان مذکور ہے منع ہونے
رکھنے انگوٹھون کا آنکھونپر وقت سننے اشہد ان محمدا رسول اللہ اور فتوی جامع الروایات
مین بعد نقل حدیث چھٹی کے لکھا ہے۔ این حدیث ملا جلال الدین سیوطی در موضوعات
آوردہ است موجب عمل نیست انتہے۔ اور حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ
العزیز اور مولوی مرزا حسن علی لکھنوی سے لوگون نے اس مقدمہ مین استفسار کیا تہا دونو
نے جواب مین تحریر فرمایا کہ ہرگز یہ قول حدیث سے ثابت نہین ہوتا ہے استفسار
محدث دہلوی کا یہ ہے **سوال** در وقت اذان و باوقات دیگر ہرگاہ نام محمد
صلے اللہ علیہ وسلم مے شنوند ہر دو دست بگیرامی بوسند و بر چشمان مے نہند این عمل جائز ست
یا نہ **جواب** در وقت اذان سوای جواب کلمات اذان چیزے دیگر ثابت نشدہ و در
وقت ذکر نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سوای فرستادن درود و سلام بر آن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم چیزے دیگر ثابت نشدہ و این عمل از روی احادیث معتبرہ در زمانہ خلفاء

راشدین نبودہ پس این عمل را بوقت اذان یا بوقت شنیدن نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنت یا مستحب دانستہ کردن بدعت ست ازاین امر احتراز باید کرد و آنچہ در بعضے کتب فقہ این مینویسند آن کتب چندان اعتماد ندارند انتہے بلفظہ ملخصًا اور استفتاء محدث لکھنوی کا یہ ہے سوال آنکہ اکثر مردمان بوقت شنیدن محمد رسول اللہ در اذان ہر دو نر انگشت خود را بوسہ دادہ بر چشم نہند ممنوع ست یا مسنون جواب ممنوع ست و از قبیل بدعت و آنچہ درین باب حدیث از جناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم در عمل کردن صدیق اکبر رض نقل کنند ہمہ موضوع ست کذا ذکرہ الشیخ جلال الدین السیوطی وغیرہ من المحدثین و بجمیع روایات فقہ معتبرہ ہم اصلا ثبوت ندارد انتہے بلفظہ الحاصل کلام شمس الدین سخاوی اور ابن طاہر فتنی اور ابن ربیع شافعی اور زرقانے مالکی اور حسن ابن علی ہندی اور شیخ فتح محمد بہاپوری اور ملا علی قاری اور امام جلال الدین سیوطی اور ابو اسحاق کابلی اور ابو الحسن عبد الغافر فارسی شارح صحیح مسلم اور شیخ الاسلام اور محمود بن احمد عینے اور شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اور مرزا حسن علی محدث لکھنوی وغیرہ محدثون سے بخوبی ثابت ہے کہ جو احادیث انگوٹھے چومنے مین لائی جاتی ہین سب موضوع ہین اور یہ فعل ممنوع اور غیر مشروع پس قول بعض فقہا طبقہ رابعہ کا جنہون نے احادیث موضوعہ سے حجت پکڑکر اس فعل کو جائز کیا ہے سو ایسا فعل اور قول قابل اعتبار اور لائق التفات کے نہین ہے بلکہ سراسر بہتان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ يَقُلْ مَالَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنے جو کوئی وہ بات کہے جو مینے نہ کہی ہو تو چاہیے کہ وہ بنالیوے اپنی جگہ دوزخ مین اور دوسری حدیث مین یون وارد ہے کہ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ یعنے جو کوئی کرے ایسا عمل کہ اسپر ہمارا حکم نہین ہے سو وہ مردود ہے

استفتا متضمن بر شش مسائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اما بعد مے گوید فقیر ابو عبد اللہ غلام العلی القصوری کہ درین وقت سائل از شش سوال جواب طلب نمودہ پس فقیر اظہارًا للحق مُتَشَبِّثًا بِاَذْیَالِ التَّوْفِیْقِ بجواب آن پرداخت سوال اول اعتقاد داشتن

باینوجہ کہ ذات سرور کائنات در حالت برزخ بر اقوال و احوال و عقائد ہمہ اُمّت واقف و مطلع اند و آن ذات شریف را بر ہمہ احوال امت اطلاع مے دہند بایں وجہ کان صحیح ست یا نیست و اگر نیست کفر ست یا فسق ہر چہ نزد آن صاحب مقرر ست بنویسند معتبر و عبارت کتاب بعینہ **جواب اولاً** باید دانست کہ در اثبات امور عقائد ادلہ قطعیہ یقینیہ معتبر داشتہ اند و ادلہ غیر قطعیہ مثل احادیث صحاح و حسان و متواترات غیر منصوصہ و آیات محتملہ مبنی اعتقادیات نمے تواند شد و آنچہ از ینہا ثابت شود از متعلقات نمے شمارند و لفظ اعتقاد بر آن اطلاق نمے کنند و اینقدر کہ مذکور شد بدیہی الثبوت و مستغنی البیان ست چہ کتابی از کتب کلام و عقائد از تصریح آن خالی نیست اما چون سائل طالب عبارت کتاب ست از ینجہت عبارت شرح فقہ الاکبر کہ حاضر الوقت ست نوشتہ مے شود و در جواب ہر مسئلہ ہمین اسلوب ملتزم باشد مولانا علے قاری قدس سرہ الباری در شرح فقہ اکبر در مسئلہ عذاب قبر نوشتہ **وَلَا یَخْفٰی** اَنَّ الْمُعْتَبَرَ فِی الْعَقَائِدِ ھُوَ الْاَدِلَّۃُ الْیَقِیْنِیَّۃُ وَاَحَادِیْثُ الْاٰحَادِ لَوْ ثَبَتَتْ اِنَّمَا تَکُوْنُ ظَنِّیَّۃً اَللّٰھُمَّ اِلَّا اَنْ تَعَدَّدَ طُرُقُہٗ بِحَیْثُ صَارَ مُتَوَاتِرًا مَعْنَوِیًّا فَحِیْنَئِذٍ قَدْ تَکُوْنُ قَطْعِیًّا اِنْتَھٰی بِعَیْنِہٖ وَبِتَمَامِہٖ پس خود مطلع و واقف بودن ذات شریف سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در حالت برزخ بر ہمہ احوال و عقائد امت از حسان ہم ثابت نیست چہ جاے صحاح و متواترات بلکہ بحکم لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ خلاف آن ثابت ست لیکن اطلاع دادن و عرض احوال شدن بوسائط ملائکہ از مواہب لدنیہ کہ از کتب سیر تصنیف قسطلانی ست مفہوم میشود و شیخ عبد الحق در مدارج النبوۃ ہم از مواہب نقل کردہ اما از کتب اصول مثل بخاری و مسلم و ترمذی و ابن ماجہ وغیرہ نشانے ازین حدیث پیدا نیست پس ما دامیکہ صحت آن از کتب اصول حدیث ثابت نمے شود بمجرد نقل ارباب سیر کہ از ہر قسم احادیث در آن منقول مے شود اعتماد را نمے شاید بسیما در اعتقادیات کہ مدار آن بر یقینیات ست نعم اگر بہ سند متصل صحیح ثابت شود مجال انکار نیست بلکہ واجب التسلیم ست باوجود اینہمہ ہم از ایمانیات و یقینیات نمے تواند چہ اگر از آحاد ست صورت ظن ست بیقین علے ما لا یخفی علے

محفوظ نہیں کہ یہ عقائد کس درجہ کے ہیں
عقائد کیلئے یقینی ادلہ ضروری ہیں
ادلہ احادیث آحاد
آحاد کا ثبوت بھی ظنی ہوتا ہے
اگر بحیثیت مجموعی تواتر ثابت ہو جائے
ایسی احادیث سے عقائد ثابت ہو سکتے ہیں
یہ حدیث کہ تواتر
معنوی کی حد تک
پہنچ جائے تو
یقینی ہو جاتی ہے
شاید یقین کا فائدہ
دیوبندیوں کو
غیب کی کوئی نہیں
جانتا کے سوا
نشانے لگے ہیں

الماہرین واگر از متواترات ست باز ہم ازین قسم نخواہد بود کہ جہل و غفلت از آن قادح ایمان و غیر ایقانی باشد بلکہ از آن قسم ست اگر ہمہ عمر در خاطر کسے ہم نگذرد و مومن کامل تصور تواں نمود تفصیل این اجمال از نقل عبارت شرح فقہ اکبر لعلماے اعلام و فضلاے عالی مقام معلوم مے شود و ہذا عبارتہ وَھٰھُنَا مَسَائِلُ مُلْحَقَاتٌ لَابُدَّ مِنْ ذِکْرِھَا فِی بَیَانِ الْاِعْتِقَادِیَّاتِ وَلَوْکَانَتْ مِنَ الْاُمُوْرِ الْخِلَافِیَّاتِ لِیَتِمَّ بِہِ الْمَقَاصِدُ وَتُکْمَلَ بِہِ الْعَقَائِدُ وَذٰلِکَ لِاَنَّ حَدَّ اُصُوْلِ الدِّیْنِ عِلْمٌ یُبْحَثُ فِیْہِ عَمَّا یَجِبُ بِہِ الْاِعْتِقَادُ وَھُوَ قِسْمَانِ قِسْمٌ یَقْدَحُ الْجَھْلُ بِہِ فِی الْاِیْمَانِ کَمَعْرِفَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَصِفَاتِہِ الثُّبُوْتِیَّۃِ وَالسَّلْبِیَّۃِ وَالرِّسَالَۃِ وَالنُّبُوَّۃِ وَاُمُوْرِ الْاٰخِرَۃِ وَقِسْمٌ لَا یَضُرُّ کَتَفْضِیْلِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَی الْمَلٰئِکَۃِ فَقَدْ ذَکَرَہُ السُّبْکِیُّ فِی تَالِیْفٍ لَہٗ وَمَکَثَ الْاِنْسَانُ مُدَّۃَ عُمُرِہٖ لَمْ یَخْطُرْ بِبَالِہٖ تَفْضِیْلُ النَّبِیِّ عَلَی الْمَلَکِ لَمْ یَسْاَلْہُ اللّٰہُ عَنْہُ اِنْتَھٰی وَعَرَّفَ صَاحِبُ الْمَقَاصِدِ عِلْمَ الْکَلَامِ بِاَنَّہُ الْعِلْمُ بِالْعَقَائِدِ الدِّیْنِیَّۃِ عَنِ الْاَدِلَّۃِ الْیَقِیْنِیَّۃِ فَالْقِسْمُ الثَّانِیْ مِنَ الْمُلْحَقَاتِ فَمَنْ شَاءَ فَلْیَقْتَصِرْ عَلٰی مَا قَدَّمْنَاہُ وَمَنْ شَاءَ زِیَادَۃَ الْفَائِدَۃِ مِنْھَا فَلْیَتَعَلَّقْ بِمَا اَلْحَقْنَاہُ فَمِنْھَا تَفْضِیْلُ بَعْضِ الْاَنْبِیَاءِ عَلٰی بَعْضٍ وَھُوَ قَطْعِیٌّ بِحَسَبِ الْحُکْمِ الْاِجْمَالِیِّ حَیْثُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیِّیْنَ عَلٰی بَعْضٍ اَیْ بِمَزِیْدِ الْعِلْمِ اللَّدُنِّیِّ لَا بِوُجُوْدِ الْمَالِ الدُّنْیَوِیِّ وَاَمَّا بِحَسَبِ الْحُکْمِ التَّفْصِیْلِیِّ فَالْاَمْرُ ظَنِّیٌّ وَالْمُعْتَمَدُ الْمُعْتَمَدُ اَنَّ اَفْضَلَ الْخَلْقِ نَبِیُّنَا حَبِیْبُ الْحَقِّ وَقَدِ ادَّعٰی بَعْضُھُمُ الْاِجْمَاعَ عَلٰی ذٰلِکَ فَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اِنَّ اللّٰہَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلٰی اَھْلِ السَّمَاءِ وَعَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَفِیْ حَدِیْثِ مُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِیِّ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ پس این عبارت مصرح ست کہ اگر کسے را در عمر خود فضیلت

بعض را بعض اگرچہ معتقد و معتمد آنست کہ لیس احد افضل الخلق و سید البریات الا
نبینا حبیب الحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم محظور نشود و ہمیشہ ازین امر
و جہل مطلق باشد قادح ایمان نیست پس عرض احوال کہ ثبوت آن متحقق نیست از
اعتقادیات چگونہ توان شمرد علاوہ آنکہ علماء عقائد بذکر آن نپرداختند نہ در مسائل اعتقادیات
و نہ در ملفوظات آن بلکہ معظم مسائل کلامیہ و اکثر ابحاث آنرا کہ معرکہ آرای اہل دین ست از
ضروریات عقائد نمی شمرند قال فی شرح المواقف ان المسائل التی اختلف فیہا
اہل القبلۃ من کون اللہ عالما بعلم و موجدا لفعل العبد او غیر متحیز و
لا فی جہۃ و نحوہا کوہیۃ مرئیا او لا لم یجب النبی علیہ السلام من اعتقاد من
حکم باسلامہ فیہا و لا الصحابۃ و لا التابعون فعلم ان صحۃ دین الاسلام
لا یتوقف علی معرفۃ الحق فی تلک المسائل و ان الخطا فیہا لیس قادحا
فی حقیقۃ الاسلام و تفصیل این مسئلہ در رسالہ خود کلام الرفیع کہ در ورود شیئا للہ متقرر
ست بیان کردہ شد فمن شاء فلیرجع الیہا پس سوال سائل بعنوان مذکور ناشی ست از عدم
تتبع کتب عقائد و عدم توغل بمکتب دین **تقریر سوال** باین عنوان و
باین عبارت واجب بود کہ مطلع بودن سرور کائنات در حالت برزخ بہمہ اقوال و احوال
و عقائد امت بعرض ملائکہ یا بغیر عرض ملائکہ ثابت ست یا نہ و اگر ثابت ست از امور اعتقادیات
است یا نہ و اگر از امور اعتقادیات ست پس از کدام قسم ست از ضروریات فی
الدین ست کہ جہل و انکار آن قادح در حقیقت اسلام ست یا غیر آن کہ انکار و جہل قادح
در حقیقت اسلام نیست و درین صورت جواب این ست کہ مطلع بودن آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم بغیر اروساطت ملائکہ بدیہی البطلان ست و مستلزم اثبات علم غیب کہ بحکم وعندہ
مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو الایۃ خاصہ علام الغیوب ست با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
و آن شرک جلی ست و بوساطت ملائکہ غیر متیقن و غیر ثابت چہ اکثر از ارباب سیر احدی بنقل آن
نپرداختہ اند و کسے بتصحیح آن تصریح نکردہ بلکہ احادیث بخلاف آن وارد اند از آن جملہ حدیث مسلم کہ در مشکوۃ شریف
در کتاب الطہارۃ واقع ست عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی المقبرۃ

فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ
أَصْبَنَا إِخْوَانَنَا قَالُوا أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ
لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ قَالُوا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا
يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ
وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ازین حدیث مصرح ست کہ در صحابہ کرام عرض احوال
در بعض رنج متعارف نبود و نیز ظاہر ست کہ بعد از ثبوت عرض احوال و شناخت باین علامات جزوی
چہ احتیاج بود و از آن جملہ حدیث متفق علیہ ست کہ در مشکوۃ در باب الحوض و الشفاعۃ آمدہ
وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ
مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي
ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ
فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي و ازین حدیث نص ست بر نفی عرض احوال ہان اگر ثابت شود و
حدیثے صحیح در بیان یافتہ شود واجب التسلیم ست با ازین ہمہ مستلزم صحت ندای حقیقی نیست چہ در
صحت حقیقت ندا و خطاب حضور حقیقی شرط ست نہ مطلع بودن بعرض یا غیر آن نعم عرض
صلوۃ و سلام بوساطت ملائکہ ثابت و متحقق ست چہ درین باب احادیث وارد اند معاضد و مشاہد
یکدیگر شدہ حکم حسان پیدا کردند عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَغَيْرُ ذَلِكَ وَأَمَّا حَدِيثُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا وُكِّلَ اللَّهُ
مَلَكًا يُبَلِّغُنِي اه فِي سُنَنِ الصَّغِيرِ كَذَّابٌ قُلْتُ لَهُ شَوَاهِدُ كَحَدِيثِ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ
فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ وَغَيْرُ ذَلِكَ كَذَا ذَكَرَ ابْنُ طَاهِرٍ فِي تَذْكِرَتِهِ قُلْتُ لَيْسَ هَا
لِآخِرِ الْحَدِيثِ لَا لِأَوَّلِهِ فَتَدَبَّرْ خلاصہ جواب آنکہ مطلع بودن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بر
احوال بدون عرض باطل و اعتقاد آن متروک و بعرض ملائکہ در بعض کتب سیر منقول ست اما چون
معارض احادیث صحیحہ واقع شدہ لائق اعتماد نیست و اثبات مسائل عقائد و اعمال بآن

نے توان کرد بفرض صحت مجوز صحت ندائی حقیقی نیست سوال دوم اعتقاد کردن کہ ارواح
را ادراک و سماع ست و در حالت برزخ احوال شان مانند احوال شان قبل از موت
است چنانچہ احیار اگر مانعے از ادراک و سماع و مانند اشتغال باشغال یا غیر این باشد
ادراک و سماع در بعض اوقات مے کنند ہمچنان اموات را ہیچ فرقے نیست و درمیان ایشان
مشروعست یا غیر مشروع اگر اول ست کدام قسم ست و اگر ثانی ست کدام قسم ست جواب
چنانکہ مسئلہ اول از مسائل اعتقاد نبودن این مسئلہ نیز از مسائل اعتقاد نیست قطع نظر
ازین ہمہ جوابش آنکہ ارواح مفارقہ را ادراکے بخلق نوعے حیات بقدر مَا یَتَأَلَّمُ وَیَتَلَذَّذُ
بہ است حاصل ست قَالَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ رضی فِی الْفِقْهِ الْاَکْبَرِ وَاِعَادَةُ الرُّوْحِ اِلَی
الْعَبْدِ فِیْ قَبْرِهٖ حَقٌّ وَقَالَ الْعَلَّامَةُ الْقَارِیُّ فِیْ شَرْحِهٖ بَعْدَ اِتْمَامِ الْقَوْلِ اِعْلَمْ اَنَّ
اَهْلَ الْحَقِّ اتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَخْلُقُ فِی الْمَیِّتِ نَوْعَ حَیٰوةٍ فِی الْقَبْرِ قَدْرَ
مَا یَتَأَلَّمُ وَیَتَلَذَّذُ الخ راقم سیگوید کہ نَصٌّ علے ما فسرہ اکثر المفسرین قَوْلُهٗ تَعَالٰی قَالُوْا رَبَّنَا
اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ الایۃ بِاَنَّ الْمَوْتَ الْاَوَّلَ فِی الدُّنْیَا وَالثَّانِیْ فِی الْقَبْرِ وَالْحَیٰوةَ
الْاَوَّلَ فِی الْقَبْرِ وَالثَّانِیَ عِنْدَ الْبَعْثِ امابقدر این ادراک از احادیثے کہ در نعیم ارواح و
عذاب آن و منبط بودن آن وقت وصول ثواب صدقات وارد اند مفہوم میشود علے القاری
در اختلاف موت و حیات روح نوشتہ وَقَدْ دَلَّ عَلٰی ذٰلِكَ الْاَحَادِیْثُ الْوَارِدَةُ فِیْ نَعِیْمِ
الْاَرْوَاحِ وَعَذَابِهَا بَعْدَ الْمُفَارَقَةِ اِلٰی اَنْ یَّرْجِعَهُ اللّٰهُ اِلٰی اَجْسَادِهٖ اِنْتَهٰی واما سماع
موتی پس ایمہ حنفیہ متفق اند بر نفی آن چنانکہ در کتاب ایمان باتفاق تصریح کردہ اند کہ میت را سماع
نیست و آنکہ شیخ عبد الحق در مشکوۃ نوشتہ اکثر فقہا منکر اند و بعضے فقہا و اکثر مشائخ
قائل اند ادعائی محض ست بشہادت یک روایت کہ مفید مدعا ئش باشد و موجب اذعان سامع
گردد تصدیق دعوی ننمودہ بتحقیق معلوم گشتہ کہ در عدم سماع موتے اختلافے نیست اختلافے
کہ ہست در سماع موتے قلیب ست ام المؤمنین حضرت عائشہ و من تبعہا از آن منکر اند و
بحدیث خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ محمول بر سہو و نسیان کردند و بعضے دیگر
آنرا قبول نمودہ بحمل اعجاز و خرق عادت فرود آوردہ اند و بجواب از استدلال ام المؤمنین

پرداختہ اند چنانچہ از مواہب لدنیہ مفہوم میشود و در نفی سماع مطلق از موتے ہیچ تمسکے نیست
چنانچہ در رسالہ المعان استقصای روایات نمودہ ایم در اینجا نبذے از آن ایراد کردہ
میشود و احادیثے کہ در شرح صدور در اثبات سماع موتے وارد اند قابل تمسک نمیتوان شمرد
کہ اکثر احادیث رسائل جلال الدین سیوطی از طبقہ رابع مے باشند و احادیث طبقہ رابع
قابل آن نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملے تمسک بآن کردہ شود چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب در عجالہ نافعہ مے فرمایند کہ مایہ تصانیف شیخ جلال الدین سیوطی رح در رسائل و نوادر
خود ہمین کتابہا ہست پس ما و امثالہ تصحیح احادیث متحقق نمے شود استدلال باینہا از ارباب
تحقیقین نیست حالا بنقل روایات فقہیہ کہ در عدم سماع موتے در کتب متداولہ واقع اند پرداختہ
می آید در در المختار نوشتہ فَلَوْ قَالَ اِنْ ضَرَبْتُكَ اَوْ كَسَوْتُكَ اَوْ كَلَّمْتُكَ اَوْ دَخَلْتُ
عَلَيْكَ اَوْ قَبَّلْتُكَ تُقَيَّدُ كُلٌّ مِّنْهَا بِالْحَيَاتِ حَتّٰى لَوْ عَلَّقَ بِهَا طَلَاقًا
اَوْ عِتْقًا لَمْ يَحْنَثْ بِفِعْلِهَا بَعْدَ مَوْتِهِ و علامہ سید محمد امین معروف بابن عابدین در رد المحتار
حاشیہ در المختار نوشتند قَوْلُهُ تُقَيَّدُ كُلٌّ مِّنْهَا بِالْحَيَاةِ اِلَخْ اَمَّا الضَّرْبُ فَلِاَنَّهُ اِسْمٌ
لِفِعْلٍ مُّؤْلِمٍ يَتَّصِلُ بِالْبَدَنِ اَوِ اسْتِعْمَالُ اٰلَةِ التَّاْدِيْبِ فِيْ مَحَلٍّ يَقْبَلُهُ وَالْاِيْلَامُ
وَالْاَدَبُ لَا يَتَحَقَّقُ فِي الْمَيِّتِ وَلَا يُرَدُّ تَعْذِيْبُ الْمَيِّتِ فِيْ قَبْرِهٖ لِاَنَّهُ تُوْضَعُ فِي
الْحَيٰوةِ عِنْدَ الْعَامَّةِ بِقَدْرِ مَا يُحَسُّ بِالْاَلَمِ وَالْبِنْيَةُ لَيْسَتْ بِشَرْطٍ عِنْدَ اَهْلِ
السُّنَّةِ بَلْ يَجْعَلُ الْحَيٰوةَ فِيْ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ الْمُتَفَرِّقَةِ الَّتِيْ لَا يُدْرِكُهَا الْبَصَرُ وَاَمَّا الْكِسْوَةُ
فَلِاَنَّ التَّمْلِيْكَ مُعْتَبَرٌ فِيْ مَفْهُوْمِهَا كَمَا فِي الْكَفَّارَةِ وَلِهٰذَا لَوْ قَالَ كَسَوْتُكَ هٰذَا الثَّوْبَ
فَكَانَ هِبَةً وَالْمَيِّتُ لَيْسَ اَهْلًا لِلتَّمْلِيْكِ وَقَالَ الْفَقِيْهُ اَبُو اللَّيْثِ رح لَوْ كَانَ بِالْفَارِسِيَّةِ
يَنْبَغِيْ اَنْ يَحْنَثَ لِاَنَّهُ يُرَادُ بِهِ اللُّبْسُ دُوْنَ التَّمْلِيْكِ وَلَا يَرِدُ قَوْلُهُمْ اِنَّهُ لَوْ نَصَبَ
شَبَكَةً فَتَعَلَّقَ بِهَا صَيْدٌ بَعْدَ مَوْتِهٖ مَلَكَهُ لِاَنَّهُ مُسْتَنِدٌ اِلٰى وَقْتِ الْحَيٰوةِ وَ
النَّصْبُ اَوِ الْمُرَادُ اَنَّهُ عَلٰى حُكْمِ مِلْكِهٖ فَتَمْلِكُهُ الْوَرَثَةُ حَقِيْقَةً لَا هُوَ وَاَيْضًا هٰذَا مِلْكٌ لَا
تَمْلِيْكٌ هٰذَا مَا ظَهَرَ لِيْ وَاَمَّا الْكَلَامُ فَلِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ مِنْهُ الْاِفْهَامُ وَالْمَوْتٰى لَا يَفْهَمُوْنَ وَلَا يُرَدُّ
مَا فِي الصَّحِيْحِ مِنْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ قَلِيْبِ بَدْرٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمْ

ربکم حقا فقال عمر اتکلم المیت یا رسول الله فقال علیه السلام والذی نفسی
بیده ما انتم باسمع من هؤلاء او منهم فقد اجاب عنه المشائخ بانه غیر
ثابت یعنی من جهة المعنی وذلک لان عائشة ردته بقوله تعالی وما
انت بمسمع من فی القبور انک لا تسمع الموتی وانه انما قاله علی وجه الموعظة
للاحیاء وبانه مخصوص باولئک تصغیرا للحسرة علیهم وبانه خصوصیة
له علیه السلام معجزة لکن یشکل علیهم ما فی مسلم ان المیت یسمع قرع نعالهم
اذا انصرفوا الا ان یخصوا ذلک باول الوضع فی القبر مقدمة للسوال جمعا
بینه وبین الایتین فانه شبه فیهما الکفار بالموتی لافادة عدم سماعهم
وهو قرع سماع الموتی هذا حاصل ما ذکره فی الفتح ههنا وفی الجنائز ومعنی
الجواب الاول انه وان صح سنده لکنه معلول من جهة المعنی بعلة تقتضی
عدم ثبوته عنه علیه السلام وهی مخالفته للقرآن فافهم انتهی ودر جامع
صغیر نوشته وکذلک الکلام لان معناه الافهام والموت ینافیه الا تری
الی قوله وما انت بمسمع من فی القبور ودر هدایه نوشته من قال ان ضربتک
فعبدی حر فمات فضربه فهو علی الحیوة لان الضرب اسم لفعل
مؤلم یتصل بالبدن والایلام لا یتحقق فی المیت ومن یعذب فی القبر
یوضع فیه الحیوة فی قول العامة وکذا الکلام والدخول لان المقصود من الکلام
الافهام والموت ینافیه ودر عنایه مے نویسد قوله وکذلک الکلام بان حلف
لا یکلم فلانا ولا یدخل دار فلان لان المقصود من الکلام الافهام وذا
بالاسماع وذا لا یتحقق بعد الموت الخ ودر شرح مواقف نوشته که تجویز کلام
علم وقدرت وارادة وسمع وبصر میت مذهب فرقه صالحیه از معتزله است عبارتش این ست
الصالحیة اصحاب الصالحی وهذا مذهبهم انهم جوزوا قیام العلم و
القدرة والارادة والسمع والبصر بالمیت ویلزمهم جواز ان یکون الناس
مع اتصافهم بهذه الصفات امواتا وان لا یکون تعالی حیا انتهی وشرح مقاصد

علامہ تفتازانی مرحوم ست امّا قولہ وما انت بمسمع من فی القبور فتمثیل لحال الکفرۃ بحال الموتی ولا نزاع ان الموتی لا تسمع انتہی و در غرائب فی تحقیق المذاہب نوشتہ رای الامام الاعظم ابو حنیفۃ من یاتی القبور اہل الصلاح فیسلم ویخاطب ویتکلم ویقول یا اہل القبور ہل لکم من خبر وہل عندکم من اثر انی اتیتکم وناداہم من شہور ولیس سوالی منکم الا الدعاء فہل درتم ام غفلتم فسمع ابو حنیفۃ یقول مخاطبتہم فقال ہل اجابوا لک قال لا فقال سبحان اللہ وتربت یداک کیف تکلم اجسادا لا یستطیعون جوابا ولا یملکون شیئا ولا یسمعون صوتا وقرأ وما انت بمسمع من فی القبور انتہی و در فصول فی علم الاصول می نویسد لو حلف لا یکلم فلانا وکلمہ بعد الموت لا یحنث بعدم معنی الافہام والایلام انتہی و در نظم الدلائل مے نویسد ان الذین فی القبور لا یسمعون ما یکونون موتی انتہی و در شاشی مے نویسد من حلف لا یکلم فلانا فکلمہ بعد الموت لا یحنث لعدم الاسماع انتہی و در تفسیر و رنتوری می نویسد اخرج ابو سہل السدی بن سہل الجنید النیشاپوری الخاسر من حدیثہ من طریق عبد القدوس عن ابی صالح عن ابن عباس فی قولہ تعالی انک لا تسمع الموتی وما انت بمسمع من فی القبور قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقف علی القتلی یوم بدر ویقول ہل وجدتم ما وعدکم ربکم حقا یا فلان یا فلان الم تکفر بربک الم تکذب بنبیک الم تقطع رحمک فقالوا یا رسول اللہ ایسمعون ما تقول فقال ما انتم باسمع منہم لما اقول فانزل اللہ فانک لا تسمع الموتی وما انت بمسمع من فی القبور انتہی و در تفسیر بیضاوی نوشتہ انما یستجیب الذین ای یستجیب الذین یسمعون بفہم وتامل کقولہ تعالی او القی السمع وہو شہید وہؤلاء کالموتی الذین لا یسمعون و در جامع القرآن تحت آیت کریمہ والموتی یبعثہم اللہ می نویسد ای الکفار کالموتی لا یسمعون انتہی و در جلالین تحت آیہ مے نویسد ای الکفار شبہہم فی عدم السماع انتہی و در شاہ ولی اللہ در کشاف تحت آیہ کریمہ انما یستجیب الذین یسمعون مے نویسد یعنی ان الذین محرص علی ان یصدقوا بمنزلۃ الموتی الذین لا یسمعون وانما یستجیب من سمع انتہی و در عالم التنزیل تحت آیہ

آیت می نویسد اِنَّهُمْ لَفَرَطِ اِعْرَاضِهِمْ عَمَّا یَدْعُوْنَ اللّٰهَ کَالْمَیِّتِ الَّذِیْ لَا سَبِیْلَ
اِلٰی سَمَاعِهٖ وَالصُّمِّ الَّذِیْ لَا یَسْمَعُ اِنْتَهٰی بالجملہ از کتاب و سنت و اجماع امت ثابت ست
کہ موتی را سماع حاصل نیست سوال سوم اعتقاد کردن کہ ارواح انبیاء کرام و اولیاء عظام
فیض و استفاضہ بر ما گنہگاران جاری ست و ایشانرا من جانب اللہ قدرت ست کہ
متصور شدہ راہ ہدایت بنمایند یا بدیگر وجہ بہر طرح کہ ارادہ باری تعالی باشد از ایشان برائے
خلق اللہ فیضانست درست ست یا نیست جواب فیض و استفاضہ یا در افعال اختیاریہ
مقدوریہ ست کہ در میان مردم در شراب و طعام و کسوت و تعلیم و تعلم و اخذ و عطاء جاری
است و این فیض و استفاضہ از ارواح مطلقا متصور نیست بلکہ بدیہی البطلان ست
شرعا و عقلا و الا بعثت انبیاء مرۃ بعد اخرے عبث و بفائدہ مے گردد چہ وجود شریف
ابو البشر آدم علی نبینا و علیہ السلام تا قیام قیامت برائے کائنات کفایت میکرد و محاربہ
و مجادلہ نوح علیہ السلام و ابراہیم علیہ السلام و موسی علیہ السلام و عیسی علیہ السلام و خاتم الانبیاء
صلے اللہ علیہ وسلم چہ ضرور بود سلمنا باوجود وجود شریف سرور کائنات افادہ و استفادہ
تعلیم و تعلم مردم کہ از زمان صحابہ متواترات ست بیجا میتوان گفت و تا این زمان منقول
نیست کہ مسئلہ از مسائل دین خواجہ دین صلوات اللہ علیہ از قبر شریف بہ یکے تعلیم فرمودہ
باشد اختلاف صحابہ در تعیین کفن و دفن و غسل با وجود موجود بودن عنصر شریف بر روئے زمین
و اختلاف در مسائل دیگر در عبادات و معاملات کہ ہر یک ادرین راہے دیگر بود و باہم مختلف
الا ماشاء اللہ و محاربات و منازعات شان و ہمچنین اختلاف تابعین و تبع تابعین از ائمہ
مجتہدین و مفسرین و محدثین چنانچہ بر ماہرین مسائل دین مخفی نیست در کدام محل فرو توان
آورد بلکہ کارخانہ قیاس و اجتہاد و استنباطات و تتبع روایات احادیث و فقہ درہم برہم میشود و نیست
آنرا اثرے الا در ذہن کسانی کہ مغلوب اوہام و منکوب خیالات منام اند ولا عبرۃ بہم یا
در امور غیر اختیاریہ از اقبال و ادبار و احیاء و اماتت و ترزیق و تخلیق و غیر ذلک این ہم
بدیہی البطلان ست و یا در دعاء و استغفار و اینہم بحکم حدیث اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ اِنْقَطَعَ
عَمَلُهٗ الحدیث یعنے موقب آثار و اجابت آن نہ نفس عمل کہ ثابت ست بطریق تلمذ

واعتبار چنانچه در حدیث معراج و حدیث رأیت موسی علیه السلام یصلی فی القبر واقعست
و بحکم حدیث صحیح مسلم عن جابر قال قیل لعائشة ان ناسا یتنا ولون اصحاب رسول
الله صلی الله علیه وسلم حتی ابا بکر و عمر وقالت ما تعجبون من هذه
انقطع عنهم العمل فاحب ان لا ینقطع و نیز بحکم روایت فقه که در شرح وقایه
در باب جنائز نوشته و انما قال فی الاول الاسلام و فی الثانی الایمان لان
الاسلام والایمان وان کانا متحدین فالاسلام مبنی علی الانقیاد فکانه
دعا فی حال الحیاة للاسلام والانقیاد واما عند الوفات فقد دعا بالتوفی
علی الایمان وهو التصدیق والاقرار وهو العمل فغیر موجود فی حال
الوفات و بعده انتهی و استفتار عالم ربانی خلیفه ثانی که باوجود قرب قبر جناب
رسول الله صلے الله علیه وسلم وحی بودن آنحضرت در قبر شریف چنانچه بعضے متاخرین به
اثبات آن پرداخته اند کرار طلب دعا استغفار از حضرت خواجه عالم اعراض نموده بحضرت عباس
رجوع نمودند و بحضور صحابه کرام که اجماع سکوتی بتعبیر آن ست گفتند اللهم انا کنا نتوسل
بنبینا وانا نتوسل بعم نبینا چنانچه در صحیح بخاری واقع ست
موید آنست یا بانیطریق که در وجود شریف ایشان تاثیرے و دلیعت نهادند که ببرکت
شریف آن ذرات عالم فیضیات میشوند و از حظیره قدس مستفیض میگردند و انیطریق مسلم ست
و حدیث ابدان بهم تزرقون و بهم تمطرون را با آنکه صحیح نیست بدین محل فرود آورده اند
سوال چهارم استمداد از اهل قبور محض باین وجه که یا حضرت دعا کنید برای حصول مطالب
مشروع ست یا غیر مشروع ذلک کذلک جواب این سوال در جواب سوال دوم و سوم
مندرج ست چرا که گفتن یا حضرت سماع را میخواهد و سماع از اهل قبور منتفی ست کما مر و نیز
بر دعا اهل قبور اثری مترتب نیست چنانچه گذشت پس طلب دعا ای از ایشان لغو افتاد
سوال پنجم سفر کردن برای مکنه متبرکه بقصد حصول تیمن مستحب ست یا بدعت ذلک کذلک جواب
سفر کردن بقصد تحصیل برکت بطرف آنکه ثلثه بحکم حدیث صحیح لا تشد الرحال منصوص ست
و بجز آن اگر متبرک بودن آن بیقین ثابت ست مثل طور و حوالی شام و قبور انبیاء غیر قسم

خاتم النبیین مختلف فیہ متصور نزد فقیر بحکم لا تشدوا الرحال عدم جواز ست واگر
متبرک بودن آن بہ یقین ثابت نیست بلکہ مظنون ست مثل قبور مشاہیر زمان ہم
داخل اختلاف مذکور ست اگر معبود خلائق و مسجود عوام و مظہر ظہور بدعات و محرمات
از چراغان و گنبذ و قبات و رقص مغنیات و بنگ نوشے و شراب خوری
نیست واگر معبود و مسجود خلائق ست حکم وثن دارد و احتراز از آن واجب واگر مظہر
بدعات ست پس حضور در ظہور بدعات محظور کما لا یخفی چنانچہ
حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی در بلاغ المبین تصریح کردہ اند و ہم آن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند و در صحاح موجود ست فرمودند آن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِیْ وَثَنًا یعنے مسازید گور مرا بتے و نیز بجناب
الٰہی مناجات مے کرد و عرض مے نمود اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُعْبَدُ یعنے
ای بار خدایا نگردانی قبر مرا بتے کہ پرستش کردہ شود و ازین جا دریافت شد کہ
وثن از صنم عام ست کہ اطلاق وے بر صورت و غیر صورت کردہ اند و نیز دریافت
شد کہ قبر ہم بر تقدیر پرستش در اوثان داخل ست و قولہ تعالے فَاجْتَنِبُوا
الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ یعنے پرہیز کنید از پلیدی بتان و در مصنف خود ابو بکر بن شیبہ
کہ از محدثین سلف ست آوردہ اند کہ مردے در مدینہ منورہ قریب روضہ قبر شریف
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ایستادہ چیزے عرض میکرد زین العابدین علی بن حسین
او را منع فرمود و گفت آن سرور فرمودہ است کہ لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِیْ وَثَنًا از اینجا از
چنین حدیث بیقین دریافت میشود کہ بت پرستان روبروی بتان خود میکنند
اصلا از آن چیز ہا پیش قبور نہ باید نمود کہ بعد کردن این کار روبروے قبور آن
قبور بے شبہ در حد اوثان داخل مے شود کہ اجتناب از آنہا واجب ست خواجہ
بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کہ طریقہ او در اصل بسر اتباع پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم گفتہ اند
درین معنے میگوید شعر تو تا کے گور مردان را پرستے ✦ بگرد کار مردان کن درستے
انتہے **سوال ششم** آنچہ در تقویۃ الایمان و نصیحت المسلمین از فوائد و عقائد

موافق متقدمین اہل سنت وجماعت اند یا نیست **جواب** آنچہ فوائد وعقائد در تقویۃ الایمان ونصیحت المسلمین بعد از تراجم آیات واحادیث واقعہ اند بعینہ مطابق مضمون آیات واحادیث اند اگر فرقے ہست فرق اجمال وتفصیل ست اگر تفسیر بیضاوی ومدارک وجلالین ومعالم وشرح مشکوۃ وترجمہ آن یک طرف نہادہ اولاً معنے آیات واحادیث کہ در تقویۃ الایمان ونصیحت المسلمین وارد ست بامعان نظر از کتب مذکورہ دریافتہ باز ترجمہ وفائدہ آن کہ بزبان اردو ست ملاحظہ کنند لطف این ہر دو رسالہ آن وقت خواہند دریافت ومعلوم خواہند کرد کہ از معانی معانی متفقہ اہل سنت وجماعت اختیار کردہ وہم جواب اعتراضات کہ بنظر ظاہر آیت وحدیث کہ بر عقائد اہل سنت دارند مدنظر داشتہ رقم کردہ مرۃ مرۃ این معاملہ نمودہ ہر بار فائدۂ دیگر برداشتہ واللہ الموفق والمعین ومنہ الہدایۃ والہام الیقین وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ از آنجا کہ این فتوے کہ باتفاق علماے ہند مرقوم ست فیصلے باین جواب سوال مناسبت داشت لہذا بطریق تتمہ در اینجا درین جا درج نمودند اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

استفتاء علماء دہلی وپنجاب در باب تقویۃ الایمان ونصیحت المسلمین

سوال علمائے دین وفضلاء محققین موحدین سے یہ ہے کہ کتاب مسمے بہ تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسمٰعیل صاحب کی اور کتاب نصیحت المسلمین مولوی خرم علی صاحب کی جسمیں شرک کی برائی کا بیان ہے ان دونو کا کیا حال ہے آیا اُنپر عمل کرنا اور اُنکے موافق عقیدہ رکھنا ہدایت ہے یا گمراہی اور اُنکا مضمون موافق اہل سنت کے ہے یا نہیں اور جو شخص کہ اُنکے مصنفون کو اور اُنپر عمل کرنے والون کو بسبب اس تصنیف کے اور عمل کے کافر اور گمراہ کہے اُسکا کیا حال ہے اور اُسکے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں **بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا**

جواب نصیحت المسلمین اس فقیر کی نظر سے نہیں گذری اور نہ اُس کے مصنف کا حال تفصیلی معلوم ہے۔ لیکن اگر اس کتاب مین شرک کی برائی کا بیان ہے

تو اُسکے پیچھے ہونے مین کس کو کلام ہے اور تقویۃ الایمان کو نظر اجمال سے دیکھا ہے باعتبار
اصول اور اصل مقصود کے بہت خوب ہے۔ اور مولوی اسمٰعیل صاحب کو ایسا دیکھا کہ پھر
کسی کو ایسا نہ دیکھا یہ لوگ اُنمین سے ہین کہ جنکے حق مین حق سبحانہ تعالےٰ نے فرمایا وَلْتَكُنْ
مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور یہ فرمایا إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن
يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۔ پس جو اُنکو کافر اور گمراہ کہے وہ آپ گمراہ ہے
واللہ اعلم بالصواب محمد صدر الدین مہر رسالۃ المحققین عمدۃ المدققین ہوئی
مفتی صدر الدین خان صاحب دہلوی ✣ سائل لکھتا ہے کہ کتاب تقویۃ الایمان
تصنیف مولوی اسمٰعیل صاحب کی اور کتاب نصیحۃ المسلمین مولوی خرم علی صاحب
کی جسمین شرک کی برائی کا بیان ہے الی آخرہ فقط **الجواب** سب خاص
وعام پر ظاہر ہے کہ شرک ایسی بُری بلا ہے جسکے دفع کرنے اور مٹانے کو اور اُسکی مذمت
کے بیان کیلئے سب انبیا اور رسولؑ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ تک
علےٰ نبینا وعلیہم السلام بھیجے گئے اور سب صحیفے اور کتابین آسمانی اور فرامین خدائی
توراۃ سے لیکر فرقان تک اسی شرک کی برائی ومذمت کے بیان مین
نازل ہوئے اور جو شخص زبان عربی واقف علوم دین ماہر قواعد اصول شرع
متین اول سے آخر تک قرآن شریف کو غور سے تلاوت کرے اور اسکے مضامین
عالی پر اپنے فکر صحیح اور سلیم نظر خرچ کرے اس مطلب کو صراحۃً پاویگا کہ مراد اور مقصود اور
مہتم بالشان حضرت رب العلمین جل ذکرہ کا نزول قرآن سے بھی دفع شرک اور اظہار
توحید اور اثبات وحدانیت اپنی ذات پاک کا ہے اور یہی خلاصہ مضمون سب اذکار
اور سب ادیان حقہ اور کلمہ طیبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا جسکو سب انبیاء اور اولیا
مقربین اور صوفیہ صافیہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نفی اور اثبات سے تعبیر فرماتے ہین باقی مضامین اثبات رسالت واحکام معاد واحکام عبادت ومعاش وغیرہ

مبادی اور وسائل تحصیل اسی توحید ذاتی اور صفاتی حضرت رب العالمین کے ہین اور
یہ توحید ذاتی اور صفاتی حضرت رب الارباب کی بلا فرق و تفاوت کے
سب دینون مذہبون حقہ مین چلے آئی ہے کسی دین مین اس کا نسخ اور تبدیل
نہین ہوا اور کلام برکت التیام حضرت خیر الاولین والاخرین رسول رب العالمین
کا جو چھہ کتابون وغیرہ مین مندرج ہے جسکو صحاح ستہ کہتے ہین وہ سب
اسی شرک و بدعت کے دفع کرنے اور اظہار توحید ذاتی اور صفاتی اور اعلاء کلمۃ اللہ اور
احیاء سنت رسول اللہ مین باواز بلند ناطق ہے اور حضرت خلفاے راشدین
اور سب صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علماے مجتہدین اور محدثین صوفیہ
صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین دفع شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتی
اور صفاتی اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین جس قدر سعی اور کوشش
کر گئے ہین مطالعہ کتابون اُنکی سے واضح و لائح ہے شکر اللہ سعیہم اور متاخرین
مثل امام غزالی اور امام رازی اور شیخ محی الدین عربی اور حضرت قطب الاقطاب
عبد القادر جیلانی اور حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ عبد الحق محدث دہلوے
اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث اور شاہ عبد العزیز شاہ رفیع الدین شاہ عبد القادر
محققین علماے دہلی نے اسی دفع شرک اور بدعت مین اور اثبات توحید
ذاتی اور صفاتی مین اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم مین طرح طرح سے مضمون رنگا رنگ بیان فرمائے ہین جسکو کچھ شک و شبہہ ہو
ان لوگون سابقین کی کتابین ملاحظہ کرین الغرض اس مضمون مین یعنے بیان مذمت
و برائی شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتی حضرت واجب الوجود
فائض الجود اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین وحی آسمانی
اور کلام نبوی اور جماہیر اہل سُنت و جماعت از سلف تا خلف متفق اور متحد
ہین کسی کو اسمین مجال اختلاف اور انحراف کا نہین کیونکہ یہ عین ایمان ہے اسکا
خلاف دین و ایمان کا خلاف ہے پھر اب غور کیا چاہیے کہ جب یہ امر مانند آفتاب

واضح ہوگیا کہ کتاب تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسمٰعیل صاحب مغفور مرحوم کے یا اور
کوئی رسالہ مولوی خرم علی وغیرہ کا جسمین دفع شرک اور بدعت اور اثبات توحید ذاتی
اور صفاتی اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا
بیان موافق قرآن مجید اور احادیث حمید کے ہوئی وہ سراسر مطابق مذہب اہل
سنت وجماعت کے ہے اسپر عمل کرنا اور اُسکے موافق عقیدہ رکھنا عین ہدایت ہے
مخالف اسکا مخالف اہل سنت وجماعت کا ہے مجیب نے تقویۃ الایمان کو اور رسالہ
نصیحت المسلمین کو مطالعہ کیا اسمین اول سے آخر تک آیات قرآن اور صحاح احادیث
نبوی مندرج ہین اقرار اُنپر عین ایمان اور انحراف اور اعراض اُن سے عین
کفر ہے مولوی خرم علی اپنی تحریر رسالہ مین و بیان مسائل مین اکثر تابع تحریر
اور تقریر مولانا صاحب کے ہین اور تحریر و تقریر مولانا صاحب کی تقویۃ الایمان مین مثل
تحریر و تقریر امام رازی مفسر تفسیر کبیر کے ہے اور مسائل اور احکام مندرجہ
تقویۃ الایمان موافق کتب سلف اہل سنت کے ہین اور جبکہ یہ مضمون عالی مقصود
اعظم متفق علیہ جماعت انبیا اور اولیا اور علماے اولین و آخرین کا یعنے مضمون
دفع شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتی و صفاتی اور اعلاء کلمۃ اللہ اور
احیاء سنت رسول اللہ اشرف مقاصد دینی قرار پایا پھر غور کیا چاہیے کہ جو کتاب
محتوی اور حامل اس مضمون شریف کو ہے وہ کس مرتبہ کی اشرف اور لائق تعظیم
و تکریم ہوگی اور تقویۃ الایمان مین اول سے آخر تک یہی مضمون شریف مندرج ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شرافت اس کتاب کی کس عالی درجہ مین علے الرغم مخالفان ثابت
ہوگئی اب جو منکر اور مخالف ہو تقویۃ الایمان کا لازم آیا اُسپر انکار اور خلاف مضمون
شریف توحید ذاتی اور صفاتی حضرت واجب الوجود کا اور جسپر لازم آیا یہ انکار
وہ شامل ہوا اشد اور اغلظ کفار اور منافقین مین پھر کیونکر ایسے بدعقیدہ
کے پیچھے نماز اہل سنت کی درست ہوگی ہان اگر وہ یون تقریر کرے کہ مجھکو بعض
مسائل فرعیہ مندرجہ تقویۃ الایمان مین شک و شبہ ہے تو انشاء اللہ تعالے ہم اسکے شک و

شبہ کو رفع کردینگے تین برس پہلے اس سے فضل امام بدایونی نے دس شبہے تقویۃ الایمان
اور صراط مستقیم پر تصانیف مولوی اسمعیل صاحب مرحوم کی مین لکھکر ایک رسالہ
مقولات عشر نام مشہور کیا تہا سو اُسکے جواب اور دفع شکوک مین ہمنے ایک کتاب
نشتر نام فارسی زبان مین لکھدی ہے جس صاحب کو شوق ہووے اُسکا مطالعہ کرکے
واضح ہو کہ اب چند اوصاف اور محامد حضرت مولوی اسمعیل صاحب مغفور و مرحوم
مصنف اس کتاب کے ذکر کرتا ہون اس راقم الحروف نے حضرت ممدوح کو بچپنے
دیکہا اور فیوض و برکات زبانی اُنکی صحبت سے اور انوار ایمانی اُنکی مجالس
وعظ و نصیحت مین پائے اور ہزارون منکرین خدای تعالے اور رسول صلے اللہ علیہ و
سلم کے مقر اور ہزارون فاسقین دائم الخمر اور زانی بدکار اُنکی صحبت کی برکت سے تائب
اور پارسا ہوگئے حضرت مولنا حافظ قرآن مجید ضابط احادیث رسول حمید حاجی
الحرمین الشریفین عالم ربانی باعمل عارف معارف سبحانی باجر غازی و مجاہد فی
سبیل اللہ مہاجر فی محبۃ رسول اللہ قامع بنیان شرک و بدعت باعث احیاء سنت
حامی دین و ملت غرض کہ اپنی جان و مال و عزت و آبرو کو اس والا صفات نے
محض محبت خدا اور رسول مین نثار کرکے رتبہ شہادت کبرے حاصل کیا اَللّٰھُمَّ وَصِلْ
فِیْ دَرَجَاتِ رِضْوَانِکَ بِفَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ نزدیک مجیب کے مولانا مرحوم مرتبہ اولیاء
کاملین کا سا رکہتے ہین اوصاف اولیاؤن سابقین کے سے اُنمین پائے جاتے ہین
کیونکہ موافق شرع شریف کے ولی خدا کا اور مقبول رسول کا وہی ہے کہ جسکی صحبت
مین محبت خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی زیادہ ہووے اور ایمان صیقل پاوے
گناہ چھوٹین عبادت بڑہے اللہ جل شانہ کا خوف اور مقبول کی راہ کی محبت دل
مین پڑے دنیا سے بیزاری اور آخرت کے کامون مین شوق زیادہ ہووے سو یہ سب
خوبیان حضرت مولانا ممدوح کی صحبت مین تہین اور اُنکی تصنیفات کتابون مین پائی جاتی
ہین جن لوگون کو دیدہ بصیرت اور نور ایمان اللہ کی ہدایت سے ہے وہ دریافت
کرتے ہین اور جو لوگ بغاوت اور شقاوت ازلی مین گرفتار ہین وہ اس نور کی روشنی

بار خدا یا اپنے فضل اور رحمت سے مولوی اسمعیل صاحب اپنی رضا مندی کے درجات سے پورا پورا حصہ

سے محروم اور بے نصیب ہین ایسونکے شان مین صادق ہے اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ
ھُمْ اَضَلُّ اکثر آیات فرقانی واشارات رحمانی اور احادیث صادقہ حضرت رسول م
مقبول کے مولانا کے حال صافی پر منطبق وصحیح مظنون ہین بخوف تطویل بعض کو ذکر کرتا
ہون قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ
فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ الایۃ لَاتَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ
رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ الایۃ الغرض مولانا صاحب کا شہید ہونا
اللہ کے راہ مین اور عالم دیندار متقی اور پرہیزگار اور محدث اور حافظ قرآن ہونا مانند آفتاب کے
ثابت ہی اور وہ جو حدیث مین وارد ہے اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وہ ایسی ہی علما
کے شان مین ہے فَنِعْمَ مَا قِیْلَ فَمَنْ سَبَّ الْعُلَمَاءَ فَکَاَنَّمَا سَبَّ الْاَنْبِیَاءَ وَمَنْ سَبَّ
الْاَنْبِیَاءَ فَدَخَلَ فِیْ حِزْبِ اَعْدَاءِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَاُولٰئِکَ حِزْبُ الشَّیْطَانِ اَلَا اِنَّ
حِزْبَ الشَّیْطَانِ ھُمُ الْخَاسِرُوْنَ۔ فقط کافر اور بد کہنا اور برا جاننا ایسے عالمون ودیندار
کو اور انکی کتابون کو کہ جسمین بالکل آیات قرآنی اور احادیث نبوی مندرج ہین برا کہنا
اشد فسق ہے بلکہ خوف کفر کا ہے ایسے عقیدہ والے پر ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر
مین اس روایت کو بیچ باب بیان کلمات ارتداد کے ذکر کیا ہے وَفِی الْخُلَاصَۃِ مَنْ اَبْغَضَ
عَالِمًا مِّنْ غَیْرِ سَبَبٍ ظَاھِرٍ خِیْفَ عَلَیْہِ الْکُفْرُ وَقِیْلَ یَکْفُرُ بِاسْتِخْفَافِ الْعُلَمَاءِ وَ
ھُوَ مُسْتَلْزِمٌ لِاسْتِخْفَافِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ لِاَنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ
اِنْتَھٰی مُلَخَّصًا اور نماز پڑہنا اور اقتدا کرنا ایسے عقیدے والے کے پیچھے جبکا فسق وبدعت حد کفر
کو پہونچا ہو جائز اور درست نہین جیسا کہ شرح عقائد نسفی مین ہے اَلْمَنْعُ عَنِ الصَّلٰوۃِ خَلْفَ
الْمُبْتَدِعِ مَحْمُوْلٌ عَلَی الْکَرَاھَۃِ اِذْ لَا کَلَامَ فِیْ کَرَاھَۃِ الصَّلٰوۃِ خَلْفَ الْفَاسِقِ وَالْمُبْتَدِعِ
ھٰذَا اِذَا لَمْ یَؤُدِّ الْفِسْقُ وَالْبِدْعَۃُ اِلٰی حَدِّ الْکُفْرِ فَاَمَّا اِذَا اَدّٰی فَلَا کَلَامَ فِیْ عَدَمِ جَوَازِ
الصَّلٰوۃِ فَقَطْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ کَتَبَہٗ عِلْمًا وَاَکْمَلَ کَتَبَہُ الْعَبْدُ الْمِسْکِیْنُ محمد تقی
خَتَمَ اللّٰہُ لَہٗ بِالْحُسْنٰی | محمد تقی خان | مہر مولوی محمد تقی خانصاحب ہلوی جامع معقول ومنقول
سید محمد نذیر حسین | مہر مولویصاحب بقیۃ السلف حجۃ الخلف محدث مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب

دہلوی | فقیر خواجہ ضیاء الدین احمد | مہر خواجہ ضیاء الدین احمد واعظ دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ یہ جواب صحیح اور بہت خوب لکھا ہے مجیبنے اور جناب مولانا اسمعیل علیہ الرحمۃ مصداق اس آیت کریمہ کے ہین اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰۃِ وَ الْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ترجمہ اسکا یہ ہے کہ اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اُنکی جانین ومال اِس قیمت پر کہ اُنکو بہشت ہی لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہو چکا اُسکے ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو اُس معاملت پر جو تمنے کی ہے اُسسے اور یہی ہے بڑی مراد ملنی فقط | قطب الدین محمد | مہر نواب قطب الدین خان صاحب سلمہ ربہ | حسبنا اللہ ونعم الوکیل

مہر مولانا حفیظ اللہ صاحب دہلوی یہ دونو جواب جو مجیبین فاضلین نے لکھے ہین نسبت کرنا ساتھہ بد اعتقادی اور کفر وغیرہ کلمات ناملائم کے ایسے فاضل اجل واکمل واتقی واورع قامع شرک وبدعت ومجاہد فی سبیل اللہ اعنی مولانا وبالفضل اولنا مولوی اسمعیل علیہ الرحمۃ کو سراسر کذب وبہتان ہے اکثر لوگ اُنکی فیض بیان سے موفق بصوم وصلوۃ اور مجتنب شرک وبدعات سے ہوئے اور کہ اُنکی تصانیف کا دریافت کرنا کام ہر کسی کم استعداد خفاش منش کا نہین یہ جناب مقدس تو متصف بجمیع حسنات علماء ربانی حقانی ہین اور متبع سنت نبوی سے ہین اور مصداق اس آیت کریمہ کے یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ہ سورہ وصافات ذمیمہ کے لیکن حقتعالے لغزش دیتا ہے راہ راست سے بے انصافون کو وَیُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیْنَ وَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✤ چشمہ آفتاب چہ گناہ ✤ برا کہنا ہر مسلمان کو نا فرمانی ہے خداجل اسمہ کی سیما ایسے اعلم اوحد العصر کو سباب المسلم فسوق اور داخل ہونا ہے اس وعید مین اَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِیْہِ کَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِھَا اَحَدُھُمَا ۱۲ فَاعْلَمْ اَنَّ الْمَوْقُوْفَ الْعَثَرَۃَ کَتَبَھَا فَضْلُ الرَّسُوْلِ کُلُّھَا مَرْدُوْدَۃٌ خَارِجَۃٌ عَنْ عَقَآئِدِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ فَمَنْ لَہٗ طَبِیْعَۃٌ بَالِغَۃٌ وَقَرِیْحَۃٌ بَارِعَۃٌ یَکْتَفِیْ بِھَا عَنْ فَوَائِدِ الْفُنُوْنِ الْغَازِھَا

۱ سوتون کو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت مین ثابت رکھے قول کے ساتھ ثابت رکھنے کے

۲ اور گمراہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ظالمون کو

۳ کرے اللہ تعالیٰ اسکو جو چاہتا ہے

۴ جب کسی کا ایسا ہی عقیدہ ہو

۵ فضل باین معنی کہ ہی ہے

۶ مخالف ہین حق کے

۷ ہے

من یشاء اللہ یویدہ — محمد علی — محمد حسن — محمد عبدالواحد — سید رحمت علی خان نے عدالت العالیہ سلطانی مفتی سراج العلماء صنیار الفقہا — مہر مفتی سلطان سید رحمت علی خان مفتور دہلوی

مہر مولوی رامپوری — مہر مولوی محمد علی رامپوری — مہر مولوی محمد حسن رامپوری — مہر مولوی محمد عبدالواحد رامپوری

مولانا محمد اسمعیل صاحب اور مولوی خرم علی صاحب حق پر تھے اور کتابون مین اُنکی شرک وبدعت کی برائی ہے اور آیتین قرآن شریف کی ہین اُنکا ترجمہ ہے پھر جو کوئی نسبت گمراہی کی کرے یا اُنکی کتابون کو برا کہے وہ خود گمراہ ہے اور برا ہے فقط جواب بُرا ہے اور جو کوئی مولوی اسمعیل صاحب ولی کامل کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے اور مصداق ہو حدیث مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ فِی الْمُحَارَبَۃِ فقط

محمد اکبر علی خان — مولوی محمد اکبر علیخان رامپوری — ہوالخالق القادر — مہر مولوی عبدالقادر دہلوی

زبانی بسیارکسان شنیدہ ام کہ پیشتر ازوجود باجود مولنا مرحوم باوجود کثرت علماء وصوفیان کہ دم تقرب باخدای تعالی میزدند قلت نمازیان بدین درجہ بود کہ بروز جمعۃ الوداع در جامع دہلوی دالان اوہم خالی مے بود ند صرف ببرکت ذات والاصفات مولانا صاحب نمازیان بکثرت آمدند وخوب می دانم ومرا تجربہ است کہ در خانہاے شرفاء وعلماء وصوفیان مرسم کہ درہنود ست علے الاعلان جاری بود ند دیگر اعتقاد اشتراک باللہ را از حق میدانستند ویا از استحسان آنرا درنگذشتند وظاہرست کہ حج کردند وبیوہ را نکاح کنانیدند وبدرجہ شہادت رسید ند پس کسے کہ ہمچو عالم باعمل را بے حجت مخاصمت کند کافر باشد وَمَنْ بَغَضَ عَالِمًا اَوْ فَقِیْھًا مِنْ غَیْرِ سَبَبٍ ظَاھِرٍ خِیْفَ عَلَیْہِ الْکُفْرُ اہ وَمَنْ خَاصَمَ فَقِیْھًا فِیْ حَادِثَۃٍ وَبَیَّنَ الْفَقِیْہُ لَہٗ وَجْھًا شَرْعِیًّا فَقَالَ الْمُخَاصِمُ اِنْ دانشمندی کہ من کردی خاف علیہ الکفر واذا کان الفقیہ یذکر شیئا من العلم او یروی حدیثا صحیحا فقال اخر این ہیچ نیست اورده اہ فھذا کفر فقط واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم

محمد ہاشم — مہر مولوی محمد ہاشم

جواب حضرت استاذی سیدی مفتی محمد صدرالدین صاحب کا موہ تقریظات سب حضرات کے حق ہے اور فماذا بعد الحق الا الضلال اور مولوی اسمعیل صاحب حاجی اور مہاجر اور مجاہد اور شہید اور حافظ اور عالم اور محی الدین تھے اور مصداق تھے اس آیۃ کریمہ کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اہ پس اُنکو کافر کہنے والا خود کافر ہے اور مصداق ہے اس

حدیث کا مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰہَ بِالْمُحَارَبَۃِ اور کتاب تقویۃ الایمان
لب لباب ہو قرآن اور حدیث کا تو منکر اور طاعن اوسکا منکر ہے قرآن اور حدیث کا
اور جس صاحب کو تقویۃ الایمان کی کسی بات پر کچھ اعتراض ہو اوسکو لازم ہے کہ اپنے
شک اور اعتراض کو ہمارے سامنے بیان کرے نہ یہ کہ مجمل دعوے سے اہل حق کی
تکفیر اور تغلیظ کرے ۱۲ منہ العبد الاحقر ابو سعید المدعو بمحمد حسین رزقہ اللہ اتباع
سید الثقلین محمد حسین ۱۲ مولوی اسمٰعیل صاحب کے کافر کہنے والے کا کفر رجوع
کرتا ہے طرف اُسیکی محمد عبد الحکیم ساکن عظیم آباد پٹنہ ✤ مکفر مولوی اسمٰعیل صاحب
کا خود کافر ہے ✤ حررہ خادم حسین عفی اللہ عنہ ساکن اعظم گڈھ ✤ مکفر مولانا مولوی محمد
اسمٰعیل صاحب کا خود کافر ہے ✤ حررہ عبد المتاق الی اللہ الہادی الاحد المدعو بہ بخشش
احمد القاضی فوری عفی عنہ بخشش احمد قاضی پوری مہر جناب عدالت مآب جامع معقول و منقول
حضرت قاضی بخشش احمد صاحب سلمہ ربہ متوطن قاضی پور پورب مکفر مولوی اسماعیل صاحب
صاحب کا خود کافر و مردود ہے۔ تقویۃ الایمان سراسر خلاصہ قرآن و حدیث ہی۔ حررہ
محمد اسد علی متوطن اسلام آباد از اضلاع کلکتہ صدر اسد علی مکفر مولوی اسمٰعیل
صاحب کا خود کافر ہے ✤ راقم سید محمد ابراہیم غفر اللہ لہ ساکن باپڑہ فقط مولوی اسمٰعیل
حاجی شہید فی سبیل اللہ مہاجر الی اللہ کا حال جو اپنے والد ماجد مولوی محمد عبد الخالق مرحوم سے
اور علماء سے سُنا گیا وہ ایسا نہین کہ یہ صفحہ قرطاس اسکی تحریر کو وفا کرے حضرات کو
اُنکے اشتیاق مین یہی کہتے سُنا ؎ وہ صورتین الٰہی کس ملک بستیان ہین ✤ اب جنکے
دیکھنے کو آنکھین ترستیان ہین ✤ اور اُنکی وصف قرآن شریف اور حدیث سے ثابت و ظاہر
ہوتی ہین اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ
یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پھر ایسے شخص کو جو کافر کہے وہ کمال
خسران اور ضلال مین ہے یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَّتُوْبَ وَیَدْعُوَ لَهٗ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِ الراجی محمد عبد
مہر مولوی عبد الرب صاحب دہلوی عمدۃ الواعظین سلمہ ربہ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید محدث
غازی دہلوی رحمہ اللہ تعالےٰ در اعتقاد ما از علمائے ربانی و صلحائے حقانی

بودہ اند و کتاب ایشان تقویۃ الایمان بنظر این احقر گذشتہ کتابے بس عجیب و غریب ست جزاہ
اللہ تعالیٰ عنّا و عن سائر المسلمین خیر الجزاء فی الدارین و تکفیر کنندگان ایشان برادران
تکفیر کنندگان خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالے عنہم اند ہدانا اللہ تعالیٰ [بارک اللہ علیٰ محمد و آلہ] مہر مولوی
حافظ محمد بن مولانا بارک اللہ صاحب ساکن لکھوکے ضلع فیروزپور متعلق پنجاب ✤ سائل میگوید
کہ ہر دو کتاب برائے استیصال شرک و بدعت اند و موید توحید و اتباع سنت پس در خوبی این
امر چہ شک ست و چہ شبہ پس اعتراض معترضین بر فہمید خود ست کہ بسیبہ زودی تاویلات
فاسدہ مخالف اہل سنت و جماعت مینمایند ہداہم اللہ تعالے الی الصراط المستقیم اذکار و مراقبات
ہمہ بتفصیل نوشتہ اند فقیر عبد اللہ المشہور بغلام رسول ۵ بارہا گفتہ ام بار دگر
میگویم ✤ کہ من دل شدہ این راہ نخود مے پویم ✤ و در بر آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند ✤ آنچہ
استاد ازل گفت بگو میگویم ✤ کہ کتاب تقویۃ الایمان بیشک موجب تقویۃ ایمان و ایقان
ست و نصیحت المسلمین بلاریب نصیحت مسلمین و خیر خواہی شان ست کہ در ہند و عرب
و خراسان موجب احیاء سنت نبویہ و امحاء بدعات و رسوم شرکیہ گردیدہ اما مصنف الاول
رحمہ اللہ فقل من اجتمع فیہ ما اجتمع فیہ من الفضائل و الکمالات کان کما سمعتما
عالما عاملا حافظا و مفسرا و محدثا فقیہا و واعظا و مہاجرا قد اشتری اللہ نفسہ
بان لہ الجنۃ و فضلہ اللہ علی القاعدین درجۃ و کذا مصنف الثانی ثبت انہ
کان محدثا فقیہا متورعا فمن عاداہما فقد بارز اللہ بالمحاربۃ و انا احقر الخلیقۃ
بل لا شیئ فی الحقیقۃ احمد اللہ جعل اللہ اخرہ خیرا من اولہ فقط ذلک
کذلک لا ریب فیہ و ایضا سمعت بہذا الوجہ من لسان شاہ عبد الغنی مسکین
محمود عفی عنہ ✤ ما کتب فی ہذا القرطاس من مناقب امام الشریعۃ قامع البدعۃ
محی سنۃ رسول اللہ ماحی آثار الشرک و الکفر محمد اسمٰعیل الدہلوی الغازی
الشہید قدس اللہ سرہ فہی قطرۃ من بحرہا و رشفۃ من دیمتہا للہ درہ کاتبہا و
محررہا و تقویۃ الایمان فمادتہ ہذا المسکین بالنظر التقصیری لکنی رأیت فی
مقدمتہ انہ کتب فی دفع الشرک و قمع البدعۃ فلا ریب فی صحتہ و اما

نَصِيحَتُ الْمُسْلِمِينَ فَمَا رَأَيْتُهُ إِلَى الْآنَ فَلَوْ كَتَبَ أَيْضًا عَلَى نَمَطِ تَقْوِيَةِ الْإِيمَانِ
فَهُوَ شَقِيقُهُ فِي الصِّحَّةِ وَقَدْ سَمِعْتُ مِنْ حَالِ مُصَنِّفِهِ أَنَّهُ كَانَ عَالِمًا مُحَدِّثًا وَرِعًا
فَتَكْفِيرُ هٰؤُلَاءِ الْأَبْرَارِ لَا يَأْتِي إِلَّا مِمَّنْ هُوَ مِنَ الْأَشْرَارِ وَالْفُجَّارِ الرَّاقِمُ احْقَرُ الْأَنَامِ مِيرْ حَسَنْ شَاهْ
قَادِرِي فقیر سید حسن شاہ عمدۃ المحققین وزبدۃ المتاخرین شمس العلماء وقمر الاتقیاء مولانا محمد اسمٰعیل
صاحب رحمۃ اللہ علیہ حق پر تھے اور کتابوں میں اُنکی شرک اور بدعت کی برائی ہے اور
آیات قرآن شریف کا ترجمہ ہے پھر جو کوئی اُنکو نسبت گمراہی کی کرے یا اُنکی کتابوں کو
برا کہے وہ خود گمراہ ہے عیاذا باللہ من ذلک ✤ الراقم صوفی شاہ بٹالوی آنکہ حضرات علماء دین
در جواب این سوال افادہ فرمودہ اند باعتقاد فقیر ہمہ حق ست اما ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ✤ وَلَا تَلْتَفِتْ إِلَى مُتَفَوِّهَاتِ الْمُتَعَصِّبِينَ فَإِنَّهُمْ خَائِفُونَ فِي
الدِّينِ وَأَنَا الْعَبْدُ الْمِسْكِينُ حَافِظُ عِمَادِ الدِّينِ هُوشْيَارپُورِي عَفَا اللهُ عَنْهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيمِ بر ناظرین این پرچہ قرطاس پوشیدہ مباد کہ کتاب تقویۃ الایمان و نصیحت المسلمین ہر دو
در رد شرک و بدعت و اثبات توحید و سنت بے نظیر اند و مولوی اسمٰعیل صاحب مغفور و مرحوم کہ بکمالات
ایشان اظہر من الشمس اند و در راہ خدا شہید شدہ اند و در حق شہداء خدا تعالےٰ مے فرماید وَلَا
تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝
و این فقیر از استاذ و پیر خویش کہ اسم سامی شان عبد الغنی ست صفت و ثنا مولوی
صاحب موصوف بگوش خویش شنیدہ است پس در حق چنین عالم ربانی بدگمان بودن نباید
و از خدای تعالےٰ خوف باید نمود کہ آخر فتنہ ست امروز باشد یا فردا پس کسے کہ چنین کتب و
چنین مولوی را بد گوید او خود گمراہ است بلکہ خوف ایمان ہم ہست الراقم اکمترین عباد اللہ
محمد قدرت اللہ دہلوی یکم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ ہجری مَا حُرِّرَ فِي هٰذَا الْقِرْطَاسِ مَقْبُولٌ
وَّمَقْبُولٌ عِنْدَ الشَّرْعِ عَلَى لِسَانِ مَحْوِلِ الْأَفَاضِلِ مِنَ النَّاسِ كَيْفَ لَا وَقَدْ كَانَ مَوْلَانَا
اِسْمٰعِيلُ عَلَيْهِ رَحْمَةُ الْجَلِيلِ مِصْدَاقًا لِقَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ وَذٰلِكَ ظَاهِرٌ
مِنْ مُؤَلَّفَاتِهِ الشَّرِيفَةِ الدَّالَّةِ عَلَى أَمْرِ الدِّينِ سِيَّمَا النُّسْخَةِ الْمُبَارَكَةِ الْمَشْهُورَةِ بَيْنَ الْأَعْيَانِ
الْمَوْسُومَةِ بِتَقْوِيَةِ الْإِيمَانِ وَلَا رَيْبَ أَنَّ هٰذِهِ النُّسْخَةَ الْكَرِيمَةَ مَمْلُوَّةٌ مِنْ

ف۱ تصحیح کے بجواس کی طرف التفات نکرے ف۲ اور اس قسم کی بیہودہ باتیں ف۳ یعنی کتاب ف۴ یعنی اس کتاب میں ف۵ یعنی اس کتاب کے مضمون ف۶ یعنی اس کتاب کے مضمون ف۷ یعنی اس کتاب کے مضمون

توحید رب الانام وسنۃ سید المرسلین علیہ السلام ولا عبرۃ لمن انکر ما فیہا
من المسائل التوحید واتباع السنن والترھیب عن البدعات المذمومۃ والرسوم
الشنیعۃ والشرک القبیح ولا یعبأ لمن کفر مسلما حافظا واعظا ومحدثا ومفسرا و
شہیدا فی سبیل اللہ وحکم بضلالتہ بل یرجع الکفر والضلالۃ الیہ فبقی انہ ھل یجوز
الصلوۃ خلف من کفر ومثل ذلک الفاضل ام لا والمعتمد عند الفقہاء لا کما فی غایۃ
المعتبرات وانا الفقیر الحقیر محب العلماء العرفاء باللہ حمایۃ اللہ عفی عنہ وعن
من احبہ للہ آنچہ در کتاب تقویۃ الایمان رئیس المحدثین وتاج المفسرین غازی ومجاہد
وحاجی وشہید فی سبیل اللہ جناب مولانا صاحب اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ وعلی اتباعہ ارقام
فرمودہ اذعین موافق سنت وکتاب ست ونصیحۃ المسلمین در رفع شرک وبدعت مثلہا کتبہ

احقر العباد الراجی الی مغفرۃ رب العالمین شہاب الدین احمد عفی عنہ

ما کتب فی ھذہ الاجوبۃ من الفضائل لمولانا الشہید المرحوم الغانی الباذل مالہ
ونفسہ فی سبیل اللہ وحقیقۃ تالیف المسماۃ بتقویۃ الایمان فھو حق وحقیق
خلافہ لا یلیق کتبہ مسکین نظام الدین ساکن دیرہ افغانان ۱۲ ماحررہ رئیس المحدثین
وتاج المفسرین مولانا محمد اسمعیل الشہید الدہلوی رحمہ اللہ تعالی فی
تقویۃ الایمان ومولانا مولوی حرم علی فی نصیحۃ المسلمین عین مذہب اہل
السنۃ والجماعۃ وانی معتقد لہما اعتقادا راسخا جازما وانا الفقیر المذنب
المسکین سعد الدین اللاہوری عفی اللہ عنہ ذنوبہ وعیوبہ انی قد اطلعت
بعض ما فی ھذا القرطاس فرایتہ صحیحا کما قال وحرر مولنا محمد صدر الدین
سلمہ اللہ تعالی علی رؤس المؤمنین فقد کتبہ عاجز فقیر ابراھیم عفی عنہم ثم الحمد
للہ الذی ذکرنی ذکرا بعد تحریر ھذا التقریر وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ وھو ذکر یوم
کنت فی حضرۃ وقتی واستاذی مولائی سیدی سندی مولانا فضل
امام رحمۃ اللہ علیہ وکان تذکرۃ فی بحث الذی فی مولنا شہید و
مولائی فضل حق عفر اللہ ذنوبہما وستر عیوبہما فقال استاذی لا ینبغی لو لدیہ

۱۲ حررہ نہیں
۱۳ مولوی اسمعیل
صحت اور درجہ
۱۴ فضل علی قریشی
عین اہل سنت
۱۵ عبارت کے موافق
۱۶ عین
۱۷ ان کا غذوں کا
۱۸ مطالعہ کرکے
۱۹ یہ لکھا

وَقُرَّةَ عَيْنِيْ فَضْلُ حَقٍّ اَنْ يَّنْجَحَتْ مَعَ الَّذِيْ هُوَ اِمَامُ مُحَقِّقِ عَصْرِهٖ وَمُدَقِّقِ دَهْرِهٖ
وَهُوَ صَادِقٌ فِيْ دَعْوَاهُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ الْعَبْدُ مُحَمَّدُ اِبْرَاهِيْمَ بِهٰنْدَهْ ثُمَّ مَالَكْتَبَهُ الْعُلَمَاءُ فِيْ حَقِّ تَقْوِيَةِ الْاِيْمَانِ وَفَضِيْلَةِ
الْفَاضِلِ النِّحْرِيْرِ اِسْمٰعِيْلَ صَحِيْحٌ وَكَذَا الْاَشْبَهُ فِيْ نَصِيْحَةِ الْمُسْلِمِيْنَ
وَفِيْ فَضْلِ مُصَنِّفِهٖ فَقَطْ فَقِيْرُ عَبْدُ اللّٰهِ سَاكِنُ قَصْبَةِ سَوْرِيَان

جو علماء نے مولوی محمد اسماعیل
اور اوکی کتاب تقویۃ
الایمان کی بابت اور اسی
کتاب
خیر علی الاطلاق اسی کتاب
نصیحت المسلمین کی
بابت لکھا ہے فقط عبد اللہ
لائق ہے سوریان
ساکن سوریان ۱۲
علامہ حنفیہ نے امام شافعی
اور امام مالک کے مذہب
پر مسائل مسلمین میں
فتوی دیا ہے عصر
میں اور عصر
میں اور شفق
پر اور رسول
میں اور سورج
میں اور بیچنے
میں اور بیچنے کی
میں اور بیچنے
میں اور بیچنے
میں اور بیچنے

فِي الْمَدِينَةِ وَنَفَى بِهِ إِمَامًا فَلِأَنَّهُ يَمْنَعُ حَقَّهُمَا بِالْغَيْبَةِ فَيَفْرِقُ الْقَاضِي بَيْنَهُمَا بِعَفْوِ هٰذِهِ الْمُدَّةِ حَسْبَ الْغَيْبَيْنِ فِي الْمَفْقُودِ وَاگر حنفی المذہب مذہب شافعی عمل نماید در بعضے احکام بیکے از سہ وجہ جائز ست اول آنکہ دلائل کتاب وسنت در نظر او در آن مسئلہ مذہب شافعی رحمہ اللہ راجح آید دوم آنکہ حنفی معتاد نشود کہ گذارہ بدون مذہب شافعی نماند مثل احکام میاہ درین دیار یا احکام مفقود در رسالہ مولوی شاہ عبد العزیز دہلوی در جواب مسئلہ پادشاہ بخارا وَعَنْ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَى ثَلَاثِينَ سَنَةً وَعَنْ بَعْضِهِمْ إِلَى سِتِّينَ وَقِيلَ إِلَى سَبْعِينَ وَعَنِ الثَّلَاثَةِ إِلَى تَمَانِينَ سَنَةً وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى فِي زَمَانِنَا وَعَنْهُمَا إِلَى مِائَةٍ وَعَنِ الْمُتَقَدِّمِينَ إِلَى مِائَةٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً الْكُلُّ فِي الْمُضْمَرَاتِ وَهٰذَا ظَاهِرُ الْأُصُولِ كَمَا فِي النَّظْمِ وَعَنْ مُحَمَّدٍ إِلَى مِائَةٍ وَعِشْرِينَ وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ رح إِلَى مِائَةٍ وَخَمْسِينَ كَمَا فِي صُنْعِ السِّرَاجِيَّةِ وَعَنْ أَبِي مُطِيعٍ إِلَى مِائَةٍ وَسَبْعٍ كَمَا فِي الْمَشَارِعِ وَفِي ظَاهِرِ الْمَذْهَبِ إِلَى مَوْتِ الْأَقْرَانِ كَمَا فِي الْهِدَايَةِ وَهٰذَا مَرْوِيٌّ عَنْ مُحَمَّدٍ رح فَقِيلَ مَوْتُ جَمِيعِ الْأَقْرَانِ فِي جَمِيعِ الْبِلَادِ وَقِيلَ فِي بَلَدٍ وَهٰذَا أَوْفَقُ وَقَالَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ هٰذَا أَحْوَطُ وَأَقْيَسُ كَمَا فِي الذَّخِيرَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُفَوَّضُ إِلَى رَأْيِ الْقَاضِي كَمَا فِي الْيَنَابِيعِ وَقَالَ مَالِكٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ إِلَى أَرْبَعِ سِنِينَ فَتَكُمُّ عُرْسُهُ بَعْدَهَا كَمَا فِي النَّظْمِ فَلَوْ أُفْتِيَ بِهِ فِي مَوْضِعِ الضَّرُورَةِ يَنْبَغِي أَنْ لَا بَأْسَ بِهِ عَلَى مَا أَظُنُّ ۱۲ جَامِعُ الرُّمُوزِ مِنْ عَيْنِهِ ۱۲ هٰذِهِ الرِّوَايَةُ صَحِيحَةٌ خَلِيفَهُ غُلَامُ اللهِ لَاهُورِي هٰذِهِ الرِّوَايَةُ صَحِيحَةٌ غُلَامُ مُحْيِ الدِّينِ لَاهُورِي مَسْجِدْ خَانِسْيَان وَالَّا هٰذِهِ الرِّوَايَةُ تُرَجَّحُ إِذَا قَضَى الْقَاضِي بِهَا غُلَامُ مُحْيِ الدِّينِ غَرِيبُ الْوَطَنِ بَگَّه وَالَّا هٰذِهِ الرِّوَايَةُ صَحِيحَةٌ مُفْتِي إِمَامُ الدِّينِ لَاهُورِي هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ صَحِيحَةٌ نِظَامُ الدِّينِ مُتَعَكِّرِيه چون خوف زنا ودرین بلیه غالب ست بلکہ زن خود میگوید از من صبر نمیشود چہ بلا تعصب ست کہ حنفیہ ما بروایات معتبرہ در کتب خویش ہم مے یابند بمذہب امام فتوی نمی دہند وبمقتضائے إِذَا ابْتُلِيَ بِبَلِيَّتَيْنِ فَلْيَخْتَرْ أَهْوَنَهُمَا عمل مے کنند ہر چند تعصب کنند زنا حرام قطعی ست واین مسئلہ مجتهد فيه مَنْ عَمِلَ بِمُجْتَهَدٍ فِيهِ فَلَا عِتَابَ عَلَيْهِ وَلَا نِزَاعَ غَايَةُ الْحَوَاشِي

بر شرح وقایہ عبد اللہ الشہیر بغلام رسول مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ فَقِدَتْ زَوْجَهَا فَلَمْ تَدْرِ اَيْنَ هُوَ فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ اَرْبَعَ سِنِيْنَ ثُمَّ تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ثُمَّ تَحِلُّ فقط حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی در بیان این حدیث در مسوی شرح موطا کلام طویل دل چسپ فرمودہ واین مذہب مالک را ترجیح دادہ نقل عبارت اینجا گنجایش ندارد ۱۲

فقیر ابو عبد اللہ عرف غلام العلی القصوری

غلام علی خادم شرع جلی فقیر	خلیفہ غلام اللہ لاہوری	غلام محی الدین مسجد خراسیان	مفتی امام الدین لاہوری
غلام محی الدین بگہ والا	نظام الدین فتحگڑھیہ	بارک اللہ علی محمد و آلہ محمد بن بارک اللہ	ثناگو محمد حسین
احمد اللہ	عبد الحکیم	سید محمد نذیر حسین	حافظ عمر الدین ہوشیارپوری

هَدِيَّةُ الْمَكَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بعد حمد وصلوۃ بے نہایت کو کہنا ہو مسکین محمد قطب الدین دہلوی کہ بعضے مسئلون مین جو یہان اختلاف ہو رہا تہا علما کے درمیان مین جب یہ عاجز مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا مین پہونچا تو وہان دریافت کیا کہ یہان خوب حق گو عالم کونسے ہین لوگون نے کہا کہ مفتی صاحب مکہ معظمہ کے کہ نام انکا عبد اللہ میر عنی ہے پس اس عاجز نے ملاقات کی تو واقع مین بہت بیغرض و بے طمع اور حقگو پایا بعد ازان ایک چند سوال ایک ان پڑہ کے ماتہہ انکی خدمت بابرکت مین بہیجے انہون نے جواب انکے لکہکر عنایت فرمائے اس عاجز نے چاہا کہ انکا ترجمہ کرکر چہپوا دے تاکہ فائدہ ہو بہای مسلمانون کو پس سوال مذکور مع انکے جوابون کے بعینہ نقل کیے اور بعد سوال اور جواب کے ترجمہ ہر ایک کا ہندی زبان مین کرکر بطور رسالہ کے مرتب کیا اور نام اسکا ہدیۃ المکہ رکہا اللہ تعالے سب کو اس سے بہرہ مند کرے اور یہ استفتا مہری مفتی صاحب موصوف کی اس عاجز کے پاس موجود ہین جس کسی شبہ ہو آکر دیکہہ لے جزی اللہ احسن الجزاء للمفتی وللمحقق المستفتی والمؤلف بمنہ وکرمہ

سوال هَلْ يَجُوْزُ الْاَذَانُ عِنْدَ الْقَبْرِ بَعْدَ دَفْنِ الْمَيِّتِ فِي الْمَذْهَبِ الْحَنَفِيِّ اَمْ لَا بَيِّنُوْا تُؤْجَرُوْا وَمَنْ اَصَرَّ عَلَيْهِ وَاعْتَقَدَهٗ مِنَ السُّنَّةِ وَذَمَّ تَارِكَهٗ فَمَا حُكْمُهٗ اَمُصِيْبٌ اَمْ خَاطِئٌ مُبْتَدِعٌ فَبَيِّنُوْا بِالصَّوَابِ یعنے کیا جائز ہے اذان دینی قبر کے پاس بعد دفن کرنے میت کے مذہب حنفی مین یا نہین بیان کرو اجر دیے جاؤگے اور جو کوئی اصرار کرے اسپر اور اعتقاد کرے اسکو سنت سے اور مذمت کرے اُسکے تارک کی پس کیا ہے حکم اُسکا آیا حق پر ہے یا خطا کار مبتدع ہے پس بیان کرو اسی طرح سے **جواب** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ذُكِرَ فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ مَا نَصُّهٗ وَيُكْرَهُ عِنْدَ الْقَبْرِ كُلُّ مَا لَمْ يُعْهَدْ مِنَ السُّنَّةِ وَالْمَعْهُوْدُ مِنْهَا الْيَسِيْرُ اِكْثَارُ زِيَارَتِهَا وَالدُّعَاءُ عِنْدَهَا قَائِمًا كَمَا كَانَ يَفْعَلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُرُوْجِ لِلْبَقِيْعِ اِنْتَهٰى وَمِنْهُ يُعْلَمُ الْجَوَابُ اَللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ اَمْرَ بِرَقْمِهِ الْمُقَصِّرُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ مِيْرْ غَنِيُّ الْحَنَفِيُّ مُفْتِيْ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ كَانَ اللّٰهُ لَهُمَا حَامِدًا مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا عبد اللہ امیر غنی یعنے سب تعریف ہے اللہ رب العلمین کے لیے اے رب میرے زیادہ دے مجھکو علم ذکر کیا گیا ہے بحر الرائق مین صراحۃً اور مکروہ ہے نزدیک قبر کے ہر وہ چیز کہ نہین ثابت ہوئی سنت سے اور ثابت سنت سے نہین مگر زیارت قبرون کی اور دعا کرنی پاس اُنکے کھڑے ہوکر جیسا کہ کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وقت نکلنے کے جنت البقیع کے لیے کہ نام مقبرہ کا ہے مدینہ منورہ مین تمام ہوا مضمون بحر الرائق کا اور اس سے معلوم ہوا جواب اور اللہ سبحانہ وتعالے خوب جانتا ہے حکم کیا اسکے لکھنے کا تقصیر وار عبد اللہ بیٹے محمد کے نے کہ لقب اُسکا میر غنی ہے اور مذہب مین حنفی مفتی مکہ مکرمہ کا ہووے اللہ کا رساز ان دونو کا یعنے باپ بیٹون کا دعا کرتا ہون یہ حمد کرتا ہوا اللہ کی اور صلوۃ وسلام بھیجتا ہوا اُسکے رسول پر **سوال** اَلطَّعَامُ الْمَنْذُوْرُ لِغَيْرِ اللّٰهِ حَلَالٌ اَمْ حَرَامٌ وَاِنْ كَانَ حَرَامًا فَبِاَيِّ سَبَبٍ حَرَامٌ بَيِّنُوْا تُؤْجَرُوْا یعنے طعام منت مانا گیا غیر اللہ کے لیے حلال ہے یا حرام اور اگر حرام ہے تو کس سبب سے حرام ہے بیان کرو تو اجر دیے جاؤگے **جواب** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا حَرَامٌ بَاطِلٌ كَمَا فِيْ عَامَّةِ الْكُتُبِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ اَمَرَ بِرَقْمِهِ الْمُقَصِّرُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ مِيْرْ غَنِيُّ الْحَنَفِيُّ مُفْتِيْ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ كَانَ اللّٰهُ لَهُمَا حَامِدًا مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا عبد اللہ امیر غنی یعنے سب تعریف ہے اللہ کے لیے کہ جو صاحب ہے ساری جہانکا

اے رب میرے زیادہ دے مجھکو علم حرام ہے باطل ہے یعنے طعام نذر لغیر اللہ کا جیسا کہ اکثر کتابون
مین ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی خوب جانتا ہے حکم کیا اسکے لکھنے کا تقصیر وار عبد اللہ بیٹے محمد
کے نے کہ لقب اسکا میر غنی ہے اور مذہب مین حنفی مفتی مکہ مکرمہ کا ہووے اللہ کارساز اُن
دونو کا دعا کرتا ہون یہ حمد کرتا ہوا اللہ کی اور درود وسلام بھیجتا ہوا اُسکے رسول پر سوال ۳
مَا قَوْلُ الْعُلَمَاءِ فِي تَقْبِيلِ قَبْرِ الْوَالِدَيْنِ وَغَيْرِهِمَا مِنْ قُبُورِ الْأَكَابِرِ فَيَجُوزُ أَوْ لَا كَابِرٍ فَيَجُوزُ أَوْ لَا قَالَ فِي
الْقُنْيَةِ هُوَ مِنْ عَادَةِ النَّصَارَى وَقَالَ عَلِيٌّ الْقَارِيُّ فِي شَرْحِ عَيْنِ الْعِلْمِ وَلَا يَمَسُّ
الْقَبْرَ وَالتَّابُوتَ وَلَا الْجِدَارَ فَوَرَدَ النَّهْيُ عَنْ مِثْلِ ذَلِكَ لِقَبْرِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
فَكَيْفَ لِقُبُورِ سَائِرِ الْأَنَامِ وَلَا يُقَبِّلُ فَإِنَّهُ زِيَادَةٌ عَلَى الْمَسِّ فَهُوَ أَوْلَى بِالنَّهْيِ فَالتَّقْبِيلُ مُخْتَصٌّ
بِالْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَبِالْأَيْدِي الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالْعُلَمَاءِ وَالصُّلَحَاءِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ
فَبَيِّنُوا جَوَازَهُ أَوْ عَدَمَهُ فِي الْجَوَابِ تُؤْجَرُوا مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى يَوْمَ الْحِسَابِ یعنے کیا فرماتے
ہین علما ایسے مقدمہ بوسہ دینے قبر ماں باپ کی کے اور سوا اُنکے کے بزرگون کی قبرون کو پس جائز
ہے یا نہین کہا ہے قنیہ مین کہ یہ عادت نصاری کی سی ہے اور کہا ملا علی قاری نے عین العلم
کی شرح مین اور نہ چھوئے یعنے قبر کو اور نہ تابوتون کو اور نہ دیوار کو پس وارد ہوی ہے نہی مانند اسکی سے
واسطے قبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کیونکر جائز ہووے واسطے قبور تمام مخلوق کی کے اور نہ بوسہ
دے قبر کو اسلیے کہ وہ زیادہ ہے چھونے سے پس وہ اولے ہے ساتھہ نہی کے یعنے بطریق اولے منع ہے
اسلیے کہ بوسہ دینا خاص کیا گیا ہے ساتھہ حجر اسود کے اور ساتھہ ہاتھون انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے
اور ساتھہ ہاتھون علما اور صلحا رحمہم اللہ کی پس بیان کرو جائز ہونا اسکا یا نہ جائز ہونا اسکا جواب مین
ثواب دیے جاوگے اللہ کیطرف سے روز حساب کے **جواب** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا مَا ذُكِرَ بِدْعَةٌ غَيْرُ مُسْتَحْسَنَةٍ فَيَكُونُ مَكْرُوهًا كَمَا يُسْتَفَادُ مِنْ كَثِيرٍ
مِنَ الْمُعْتَبَرَاتِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ أَمَرَ بِرَقْمِهِ الْمُقَصِّرُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ مِيرْ غَنِي
الْحَنَفِيُّ مُفْتِي مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ كَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمَا حَامِدًا مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا [میر عبد اللہ] یعنے تعریف
ہے اللہ رب العلمین کے لیے اے رب میرے زیادہ دے مجھکو علم جو کچھ کہ ذکر کیا گیا یعنے بوسہ دینا قبرون کو بدعت
بُری ہے پس ہوگا یہ مکروہ جیسا کہ سمجھا جاتا ہے بہت معتبر کتابون سے اور اللہ سبحانہ وتعالی

خوب جانتا ہے حکم کیا اُسکے لکھنے کا تقصیر وار عبد اللہ بیٹے محمد کے نے کہ لقب اُسکا میر غنی ہے
مذہب مین حنفی مفتی مکہ مکرمہ کے ہووے اللہ تعالے کا رسا اُنکا دعا کرتا ہون مین یہ حمد کرتا ہوا
اللہ کی اور درود و سلام بھیجتا ہوا اُسکے رسول پر صلے اللہ علیہ وسلم **سوال** ۴ مَا قَوْلُ
الْعُلَمَاءِ فِي اسْتِغَاثَةِ الْأَحْيَاءِ بِالْمَوْتَى فِي طَلَبِ الْجَاهِ وَسَعَةِ الرِّزْقِ وَالْأَوْلَادِ
مَثَلًا يُقَالُ لَهُمْ عِنْدَ الْقُبُورِ اِنْ تَدْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى لَنَا فِي دَفْعِ فَقْرِنَا وَبَسْطِ رِزْقِنَا وَ
كَثْرَةِ اَوْلَادِنَا وَشِفَاءِ مَرْضَانَا وَفَلَاحِنَا فِي الدَّارَيْنِ لِاَنَّكُمْ سَلَفُنَا مُسْتَجَابُ الدَّعْوَاتِ
عِنْدَ اللّٰهِ فَهَلْ يَجُوْزُ الْاِسْتِغَاثَةُ بِالْاَمْوَاتِ بِهٰذَا الطَّرِيْقِ الْمَذْكُوْرِ اَمْ لَا فَبَيِّنُوْا جَوَابَهٗ
وَعَدَمَ جَوَازِهَا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِيْنَ تُؤْجَرُوْا مِنَ اللّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ یعنے کیا فرماتے ہین علماء بیچ مدد مانگنے زندون کے ساتھ مردون کے بیچ طلب
کرنے جاہ کے اور فراخی رزق کے اور اولاد کے مثلاً کہا جاوے اُنکے لیے قبرون کے پاس یہہ کہ
دعا کرو تم اللہ تعالے سے ہمارے لیے بیچ دفع کرنے فقر ہمارے کے اور فراخی رزق ہمارے کے اور کثرت
اولاد ہمارے کے اور شفا پانے بیمارون ہمارے کے اور مطلب یاب ہونے ہمارے کے دارین مین یعنے
دنیا اور آخرت مین اسلیے کہ تم پیشتر و ہمارے ہو تمہاری دعا قبول ہوتی ہے اللہ تعالے کے نزدیک
پس آیا جایز ہے مدد مانگنی اور فریاد رسی چاہنی ساتھ مردون کے اس طریق ذکر کیے گئے سے یا
نہین پس بیان کرو جایز ہونا اُسکا اور نہ جایز ہونا اُسکا کتاب و سنت سے اور اقوال مجتہدین
سے تو اب دیے جاؤ گے اللہ رب العالمین کی طرف سے **جواب** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا اَلْاِسْتِغَاثَةُ بِالْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ مَطْلُوْبَةٌ اِلَّا اَنَّهَا لَمْ تُشْرَعْ فِي
الْمَوْضِعِ الْمَذْكُوْرِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ اَمَرَ بِرَقْمِهِ الْمُقْصِرُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
مِيْرْ غَنِي الْحَنَفِيُّ مُفْتِي مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ كَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمَا حَامِدًا مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا [عبد الله میر غنی] یعنے نسبت تعریف ہے
اللہ کے لیے کہ جو صاحب ہے ہمارے جہان کا اے رب میرے زیادہ دے مجھکو علم۔ فریاد رسی چاہنی ساتھ انبیا
اور اولیا کے یعنے اُنکی زندگی کی حالت مین طلب کی گئی ہے مگر تحقیق وہ نہین ثابت ہی شرع سے
جگہ ذکر کی گئی ہے مین یعنے قریب اور اللہ سبحانہ و تعالی خوب جانتا ہے حکم کیا اسکے لکھنے کا تقصیر وار عبد اللہ
بیٹے محمد کے نے کہ لقب اُسکا میر غنی ہے مذہب مین حنفی مفتی مکہ مکرمہ کا ہو اللہ تعالی کا رسا

اُن دونو کا دُعا کرتا ہون یہ حمد کرتا ہوا اللہ تعالی کی اور درود و سلام بھیجتا ہوا اُس کے
رسول پر **سوال ۵** مَا قَوْلُ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ بِالسُّنَّةِ السَّنِيَّةِ وَالْمُتَمَسِّكِيْنَ
بِكَلَامِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ فِي الْقَوْمِ الَّذِيْنَ اعْتَادُوْا بَعْدَ اَدَاءِ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مِنَ الْفَرْضِ وَالسُّنَّةِ
الرَّاتِبَةِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ وَيُسَمُّوْنَهَا الصَّلٰوةَ الْغَوْثِيَّةَ فَبَعْدَ اَدَائِهِمَا يَنْحَرِفُوْنَ عَنِ الْقِبْلَةِ
وَيَتَوَجَّهُوْنَ نَحْوَ الْبَغْدَادِ وَيَتَقَدَّمُوْنَ مِنَ الْمُصَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ قَدَمًا قُدَّامَهُمْ وَيَرْجِعُوْنَ
رَجْعَةَ الْقَهْقَرٰى وَيَقْرَءُوْنَ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ
مُسْتَغِيْثِيْنَ بِجَنَابِ شَيْخِ الْكَامِلِ وَالْمُكَمَّلِ سَيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ جِيْلَانِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَعْلَمُوْنَ بِزَعْمِهِمْ
اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ مُوْجِبُ الْبَرَكَاتِ فِي الدُّنْيَا وَسَبَبُ الْحَسَنَاتِ فِي الْاُخْرٰى وَيَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ الشَّيْخَ
الْمَرْحُوْمَ يَعْلَمُ هٰذَا الصَّنِيْعَ مِنْ ضَرْبِ الْاَقْدَامِ وَيَسْمَعُ اَقْوَالَنَا وَاسْتِغَاثَتَنَا مِنَ الْاَمَاكِنِ
الْبَعِيْدَةِ وَيَقْضِيْ حَاجَاتِنَا وَيُصْلِحُ اَحْوَالَنَا وَلِهٰذَا الزَّعْمِ يُوَاظِبُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ
يَا شَيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ جِيْلَانِيْ شَيْئًا لِلّٰهِ يَا شَيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ جِيْلَانِيْ شَيْئًا لِلّٰهِ فِي الْغُدُوِّ وَ
الْاٰصَالِ بِطَرِيْقِ الْعَجْزِ وَالْاِبْتِهَالِ لِكَثْرَةِ الرِّزْقِ وَالْاَوْلَادِ وَالْمَالِ وَالْمَنَالِ فِيْ كُلِّ حَالٍ
وَقَالَ الْقَارِيْ فِيْ شَرْحِ فِقْهِ اَكْبَرَ ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يَعْلَمُوا الْمُغَيَّبَاتِ مِنَ الْاَشْيَاءِ
اِلَّا مَا اَعْلَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحْيَانًا وَذِكْرُ الْحَنَفِيَّةِ تَصْرِيْحًا بِاَنَّ يَكْفُرُ بِاعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْلَمُ الْغَيْبَ لِمُعَارَضَةِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ كَذَا فِي
الْمُسَامَرَةِ اِنْتَهٰى كَلَامُهٗ وَقَالَ الْاِمَامُ فَخْرُ الدِّيْنِ الرَّازِيُّ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ تَحْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الْكَرِيْمَةِ
اَنَّهٗ لَمَّا بَيَّنَ اَنَّهُ الْمُخْتَصُّ بِالْقُدْرَةِ فَكَذٰلِكَ بَيَّنَ اَنَّهُ الْمُخْتَصُّ بِعِلْمِ الْغَيْبِ لِاَنَّهٗ سِيْقَ لِاخْتِصَاصِهٖ
تَعَالٰى بِعِلْمِ الْغَيْبِ وَاَنَّ الْعِبَادَ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِشَيْءٍ مِّنْهُ وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَمَا يَشْعُرُوْنَ فَهُوَ صِفَةٌ
لِاَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نَفٰى اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمْ عِلْمُ الْغَيْبِ اِنْتَهٰى كَلَامُهٗ مُخْتَصَرًا وَاَيْضًا فِيْ تَحْتِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ
الْكَرِيْمَةِ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ يَدُلُّ عَلٰى كَوْنِهٖ تَعَالٰى مُنَزَّهًا عَنِ الضِّدِّ وَالنِّدِّ
وَتَقْرِيْرُهٗ اَنَّ قَوْلَهٗ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ يُفِيْدُ الْحَصْرَ اَيْ عِنْدَهٗ لَا عِنْدَ غَيْرِهٖ وَلَوْ حَصَلَ
مَوْجُوْدًا لَكَانَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ حَاصِلَةً اَيْضًا عِنْدَ ذٰلِكَ الْاٰخَرِ وَحِيْنَئِذٍ يَبْطُلُ الْحَصْرُ الْمَفْهُوْمُ مِنْهُمَا فِي
الْكَبِيْرِ وَقَالَ صَاحِبُ الْبَحْرِ الرَّائِقِ فِيْ بَابِ نَفْرِ الْمَعْصِيَةِ وَمِنْهَا اَنَّ الْمَنْذُوْرَ لَهٗ مَيِّتٌ وَالْمَيِّتُ

لَا يَمْلِكُ وَمِنْهَا اَنَّهٗ ظَنَّ اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰهِ وَاعْتِقَادُهٗ ذٰلِكَ كُفْرٌ اَنْتَهٰى
كَلَامُهٗ وَقَالَ صَاحِبُ الْبَيْضَاوِيِّ تَحْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الْكَرِيْمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غٰفِلُوْنَ لِاَنَّهُمْ
اِمَّا جَمَادٌ اَوْ عِبَادٌ مُسَخَّرُوْنَ مُشْتَغِلُوْنَ بِاَحْوَالِهِمْ اِنْتَهٰى مَا فِي الْبَيْضَاوِيِّ فَمَنْ يَفْعَلُ هٰذِهِ
الْاَفَاعِيْلَ وَيَقُوْلُ تِلْكَ الْاَقَاوِيْلَ وَيَعْتَقِدُ عَلٰى مَا حَرَّرْنَا فِيْ شَاْنِ الْاَوْلِيَاءِ فَمَا
حُكْمُهٗ اَهُوَ فَاسِقٌ مُؤْمِنٌ اَوْ مُشْرِكٌ وَّكَافِرٌ وَّهٰذَا مِنَ الْبِدْعَةِ الْفِسْقِيَّةِ اَوِ الشِّرْكِيَّةِ
وَالْكُفْرِيَّةِ اَوْ لَا يَبُتُّوْا فِي الْجَوَابِ حَسْبَةً لِلّٰهِ بِفَصْلِ الْخِطَابِ تُؤْجَرُوْا عِنْدَ رَبِّ الْاَرْبَابِ
يَوْمَ الْحِسَابِ یعنے کیا فرماتے ہین علماء استوار ساتھہ سُنت روشن کے اور سند پکڑنے والے ساتھ
کلام بہترین خلق کے اُس قوم کے حقیقین کہ عادت پکڑی ہے بعد ادای نماز فرض وسنت معمولی
مغرب کے اوپر پڑھنے دو رکعتون کے اور کہتے ہین اُنکو نماز غوثیہ پھر بعد ادا کرنے اُن دونو رکعتون کے منحرف
ہوتے ہین قبلہ سے اور متوجہ ہوتے ہین جانب بغداد کی اور آگے بڑھتے ہین مصلے سے گیارہ قدم
سامنے اپنے اور پھرتے ہین اُلٹے پاؤن اور پڑھتے ہین اُن قدمون کے چلنے مین یا
قاضی الحاجات یا کاشف الکربات یا دافع البلیات اسمعا لمین کہ فریاد رسی چاہتے ہین جناب شیخ
کامل ومکمل سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ سے اور جانتے ہین اپنے گمان مین کہ یہ فعل سبب برکتون
کا ہی دنیا مین اور سبب حسنات کا ہے آخرت مین اور اعتقاد کرتے ہین یہ کہ شیخ مرحوم جانتے ہین اس
فعل کو یعنے قدمون سے چلنے کو اور سنتے ہین اقوال ہمارے اور استغاثہ ہمارا دور دور جگہون
سے اور روا کرتے ہین حاجتین ہماری اور درست کرتے ہین احوال ہماری اور بہ سبب اسی گمان
کے مواظبت کرتے ہین ان کلمون پر یَا شَیْخُ عَبْدُ الْقَادِرْ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰهِ ہر
صبح وشام مین بطریق عجز وزاری کے واسطے بہتایت رزق اور اولاد اور مال ومنال کے
ہر حالمین حالانکہ کہا ملا علی قاری نے فقہ اکبر کی شرح مین پھر جان تو کہ انبیا نہین جانتے ہین
غائب چیزون کو مگر جو کچھ کہ معلوم کروا دیتا ہے اُنکو اللہ تعالے کبھی کبھی اور ذکر کیا ہے حنفیون نے
صراحۃً کہ کافر ہو جاتا ہے اس اعتقاد سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جانتے ہین غیب کو واسطے
معارضہ قول اللہ تعالی کے قُلْ لَّا یَعْلَمُ الخ یعنے کہہ نہین جانتے ہین وہ شخص کہ آسمان وزمین مین ہین
غیب کو سوائے اللہ تعالی کے ایسا ہی ہے کتاب مسامرہ مین کہ ابن ہمام رح کی ہے تمام ہوا کلام

ا یعنے اوی اور دا
ر نے والے
حاجتون کے
اوی دور کرنیوالے
بلاؤن کے
ا یعنے اوی ہے
عبد القادر جیلانی
ذکر کیا ہوا

ملا علی قاری کا۔ اور کہا امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین اسی آیت کی تفسیر مین یہ کہ اللہ تعالے
نے جب کہ بیان کیا یہ کہ وہ خصوصیت رکھتا ہے ساتھہ قدرت کے پس ایسے ہی بیان کیا
یہ کہ وہ خصوصیت رکھتا ہے ساتھہ علم غیب کے یہ آیت بیان کی گئی واسطے خصوصیت رکھنے
اللہ تعالے کے ساتھہ علم غیب کے اور واسطے اسکے کہ بندون کو کچھہ بھی علم نہین ہے غیب کا
اور اسی پر قول اسکا وَمَا یَشْعُرُوْنَ پس وہ صفت ہے اہل سموات وارض کی نفی کی اُسنے اسکی
کر ہوئے کے لیے علم غیب تمام ہوا کلام فخر الدین رح بطریق اختصار کے ونیز بدستور تفسیر کبیر مین تحت
اس آیت کریمہ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ کے کہا ہے کہ دلالت کرتا ہے یہ
قول اوپر ہونے اللہ تعالی کے منزہ شریک و ہمسر سے اور تقریر اسکی یہ ہے کہ قول اللہ تعالی کا وَ
عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ فائدہ دیتا ہے حصر کا یعنے اُسی کے پاس ہین اسکے غیر کے پاس اور اگر
حاصل ہو غیب کسی مخلوق کو تو البتہ ہون گے نجیان غیب کی بھی حاصل اُس غیر کے پاس اور اُس وقت
باطل ہو جائیگا حصر تمام ہوا مضمون تفسیر کبیر کا اور کہا بحر الرائق کے مصنف نے بیچ باب نذر
معصیت کے اور معصیت سی ہے کہ جس کی نذر مانی ہے وہ میت ہے اور میت مالک ہوتا نہین
ہے اور معصیت سی ہے یہ کہ نذر کرنے والے نے گمان کیا یہ کہ میت تصرف کرتا ہے امور مین
سوای اللہ تعالے کے اور یہ اعتقاد اُسکا کفر ہے تمام ہوا کلام صاحب بحر الرائق کا اور کہا بیضاوی کے
مصنف نے زیر اس آیت کریمہ کے وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غٰفِلُوْنَ اسلیے کہ وہ یا تو جماد ہین
یا مبنی بر تالبعد از شغل پکڑنے والے ساتھہ احوال اپنے کے تمام ہوا مضمون بیضاوی کا پس جو کوئی
یہ افعال کرے اور کہے یہ اقوال اور معتقد ہو اولیا کے حقین ان باتون کا کہ جو لکھین ہمنے پس کیا
ہے حکم اوسکا آیا وہ مومن فاسق ہے یا مشرک کافر اور یہ بدعت فسقیہ کے قسم سے ہے یا شرکیہ اور
کفریہ کے قسم سے یا کچھ نہین ہے بیان کرو جواب مین بامید ثواب الٰہی کے اچھی طرح اجر دیے
جاؤ گے نزدیک بارباب کے روز حساب کے **جواب** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ حَیْثُ کَانَ اعْتِقَادُهُمْ مَا ذَکَرَ السَّائِلُ عَنْهُمْ وَحُکْمُهُمْ وَمَا نُصَّ عَلَیْهِ
عَنِ الْمُلَّا عَلِیْ قَارِیْ نَقْلًا عَنْ اَئِمَّةِ الْحَنَفِیَّةِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ مُلْهِمُ الصَّوَابِ وَاِلَیْهِ
الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ کَتَبَهُ الْمُفْتَقِرُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَمِیْرْ غَنِیْ لَخْفِی الْمُفْتِیْ بِمَکَّةَ الْمُکَرَّمَةِ

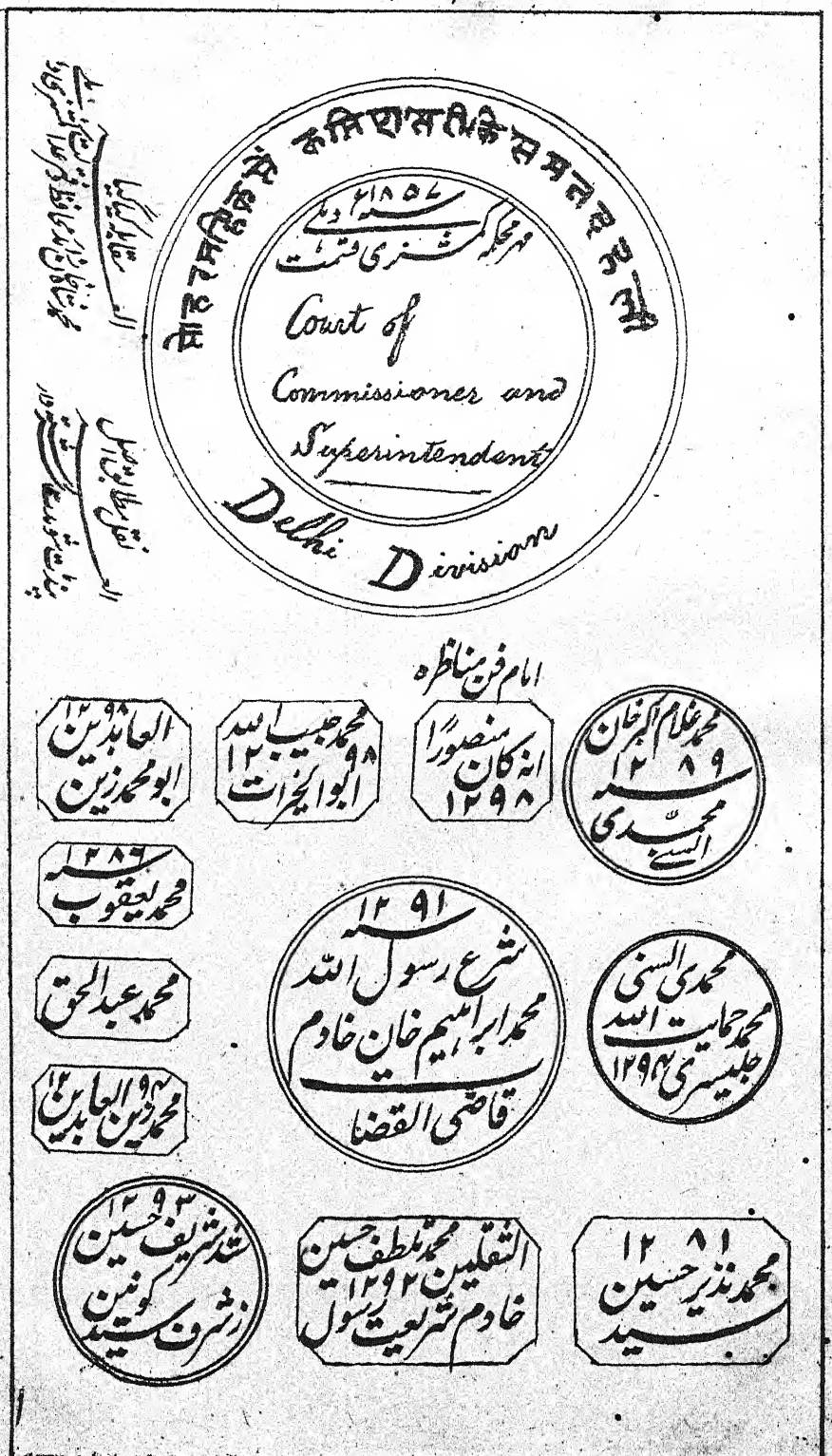
كَانَ اللّٰهُ لَهُمَا حَامِدًا مُّسْتَغْفِرًا مُّصَلِّيًا مُّسَلِّمًا (میر عبدالعبد) ترجمہ سب تعریفین خدا کے واسطے ہین کہ پروردش کرنے والا سارے جہان کا ہے اے اللہ میرے مجھکو بہت سا علم دے۔ اگر حقیقت مین اعتقاد اُس قوم کا ایسا ہی ہے جیسا ذکر کیا سائل نے اُسکے حقمین تو حکم اُنکا وہی ہے جیسے کہ تصریح کی ہے ملا علی قاری رحمہ اللہ نے بطریق نقل کے حنفی مذہب کی اماموں سے اور اللہ پاک دلمین ڈالنے والا ہے اچھی بات کو اور خدا ہی کی طرف ہے رجوع اور بازگشت لکھا اس جواب کو آرزومند خدا کی بخشش کے نے یعنے عبداللہ محمد کے بیٹے نے کہ لقب اُسکا میر غنی ہے حنفی مذہب مین اور مکہ شریفہ کا مفتی ہے اور دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالی اُن دونو کا مددگار رہووے درحالیکہ مین حمد کرتا ہون اللہ کی اور اوس سے استغفار چاہتا ہون اور اس کے رسول مقبول پر درود اور سلام بھیجتا ہون فقط

نقل تحریر اتفاق و مصالحت علماے دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اما بعد چونکہ دہلی و دیگر امصار مین اکثر نافہم لوگون نے مسائل فروعیہ مین تنازعات بمعنے برپا کرکے طرح طرح کے اشتہار و رسائل مشتہر کیے ہین بارہا وہ اشتہار و رسائل ہماری نظر سے گذری ہر چند بطور خود اسکا انتظام و امتناع چاہا مگر نادان لوگ باز نہ آئے اور خفیف امور پر نوبت بعداوت پہونچائی ہر ایک فریق اپنے مخالف فریق کو گمراہ اور خارج از اہل سنت والجماعت تقریرًا و تحریرًا کہنے لگا اور باہم فساد و عناد بڑہتا گیا۔ اور یہان کے فساد سے اور بلاد و قصبات مین بھی نزاع و تکرار بین المسلمین واقع ہوئی اور نوبت بفوجداری پہونچی حالانکہ یہ اختلاف سلف صالحین سے چلا آیا ہے اور صحابہ کرام اور مجتہدین عظام مین فروعی مسائل مین اختلاف رہا ہے لیکن باوجود اختلاف کے اُن حضرات مین بغض و عناد و فساد نہ تہا ایک دوسرے کو خارج از اہل سنت والجماعت نہ سمجھتا تہا اور آپس مین محبت اتحاد تہا اور آج کل لوگ انہین فروعی مسائل کے اختلاف کے سبب اتفاقی حرمتون مین مبتلا ہو رہے ہین کیونکہ ضد اور کینہ اور غیبت اور عداوت اور فساد بالاتفاق حرام ہے۔ جن مسائل

مختلف فیہ مین اختلاف ہے وہ یہ ہین نجاست آب - آمین بالجہر فی الصلوۃ - رفع الیدین فی الصلوۃ - رفع سبابہ - و دیگر مسائل اختلافیہ - بعض نے اُنکو حرام سمجھا اور بعض نے سنن موکدہ - غرض کہ جادۂ اعتدال سے گذر گئے ایک فریق دوسرے فریق کے افعال نماز مین طعن و توہین سے پیش نہ آوے اور نماز ایک فریق کی دوسرے کے پیچھے بشرط رعایت عدم مفسدات جائز ہے - پس جو شخص کرے اسکو منع نہ کیا جاوے اور اُسکے پیچھے بلاشبہ نماز پڑھنی چاہیے - اور جو نکرے اُسپر اعتراض نہو - اور فاعل افعال مذکورہ اُسکے پیچھے نماز پڑھے اور آپسمین محبت اور اتحاد رکھین کوئی کسی کو بُرا اور بد مذہب نہ جانے مساجد مین کسی فریق کا کوئی فریق فریقین سے مانع و مزاحم نہ ہو جیسا کہ طریقہ سلف کا تھا اور عمل درآمد متقدمین کا رہا ہے - عامل بالحدیث اپنے طور پر عمل کرے اور عامل بالفقہ اپنے طور پر - ہر ایک مسجد مین ہر ایک اپنے عمل بجالانے کا مجاز و مختار ہے - پس ہم سب اس بات کو اشتہار دیتے ہین کہ ہر واعظ اپنے وعظ مین دلائل تکراری و مسائل اجتہادی وغیرہ بیان نہ فرماوین البتہ وقت تدریس حدیث شریف کے اُسکے دلائل اور کتب فقہ کی تدریس کے وقت اُسکے دلائل بیان کیے جاوین اور طعن و تشنیع نہ کیا جاوے علے ہذا القیاس ہر موقع تحریر پر سواد لائل کتب کوئی بات خلاف تہذیب نہ لکھی جاوی - اور اب جو شخص کوئی اشتہار یا کتاب ایسے مضمون کی شائع کرے جسمین مذاہب ائمہ اربعہ یا محدثین علیہم الرضوان کی توہین شرعی ہو اسکے تدارک کی حکام والا شان سے استدعا کیجاوے - غرض کہ جو آفات و فساد اشتہارات و رسائل و تکرار امامت واقتدار سے ہو رہے ہین انکا انسداد بخوبی ہونا چاہیے کہ آیندہ ایسے تنازعات پیدا نہ ہون اور مسلمانون کے قلب سے کینہ و عداوت بالکل جاتا رہے - اور جس شخص کو کسی مسئلہ کا دریافت کرنا منظور ہو اُسکو اختیار ہے کہ خلاف وقت وعظ جس مولوی صاحب سے اُسکو عقیدت ہو دریافت کرلے - اور یہ بھی اختیار ہے کہ کسی دوسرے مولوی سے بھی دریافت کرلے لیکن منازعت و تکرار نہ کرے - تحریر بتاریخ بست و ششم ذیقعدہ روز جمعہ سنہ ۱۲۹۸ھ

تمت



امام فن مناظرہ

محمد غلام اکبر خان
۱۲۸۹ھ
المسمی بہ
مجدی

انہ کان منصورًا
۱۲۹۸

محمد حبیب اللہ
۱۲۹۸
ابو البرکات

العابدین
۱۲۹۸
ابو محمد زین

محمد یعقوب
۱۲۸۶ھ

محمد عبد الحق

محمد زین العابدین
۱۲۹۴

۱۲۹۱ھ
شرع رسول اللہ
محمد ابراہیم خان خادم
قاضی القضا

محمدی السنی
محمد حمایت اللہ
جلیسری
۱۲۹۴

محمد نذیر حسین
۱۲۸۱
سید

الثقلین محمد لطف حسین
۱۲۹۲
خادم شریعت رسول

شد شریف حسین
۱۲۹۳
زشرف سید کونین

حفیظ اللہ

ابوالنجم محمد یونس ۱۲۹۷

عاشق علی

حسن علی

محمد اسحاق ۱۲۹۹

حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ

محمد جمیل ۱۲۹۸

محمد عبدالرب ۱۲۹۹

محمد شاہ
ہست در دو جہان

عبدہ محمد یوسف ۱۲۸۴

محمد عبدالمجید
بقلم خود

دستخط
محمد عبداللہ عفی اللہ عنہ
مدرس مدرسہ اسلامیہ عبدالرب

محمد عبدالقادر
امید وار شفا
۱۲۹۸

ابو محمد

مہتمم مدرسۃ القرآن

ابو نعیم محمد عبدالحکیم
لکھنوی عفی عنہ
بقلم خود

بقلم خود

عبدالجبار
بقلم خود

سید لطف حسین

محمد عبدالرشید
ولد مولوی عبدالحکیم
بقلم خود

۱۲۹۱
محمد علاؤالدین

فہو المسعود ۱۲۹۶
محمد رحیم بخش

سید محمد امام
نماز ۱۲۶۶
مسجد جہان

مظفر الدولہ افضل رقم
حافظ محمد امیر الدین
علیخان بہادر روشن جنگ

دستخط
فقیر محمد یعقوب عفی اللہ عنہ
الذنوب ولد مولوی
کریم اللہ صاحب
قادر بخش
بقلم خود

امام مسجد فتحپوری دہلوی
سید محمد اسمعیل عفی عنہ
عظیم آبادی بہاری
بقلم خود

امام جامع مسجد دہلی
قادر بخش
بقلم خود

مہر
عبد اللہ
محمد

محمد سلیم اللہ بدایونی
بقلم خود

مدرس مولوی عبدالرب

Signed and attested in my presence and approved by all. 19·11·81 (Sd) G.G. Young.
Commr.

تنبیہ المشرکین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمیشہ سے سنّی ہے ایمان والا — رہِ راست پر ہی وہ قرآن والا — ہے بس دیندارون مین دہ شان والا

نبی کا مطیع ہے یہ پہچان والا — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

کہین بدعتی جنکو ہین یہ وہابی — وہی ہین حقیقت مین پیرو صحابی — منافق کے جیسا نہ مذہب کا بی

نہین ہین یہ زانی شرابی کبابی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

خدا اور نبی کا ہے تابع وہابی — ہی شرک اور بدعت کا مانع وہابی — رسوم کفر کا ہے دافع وہابی

طریق جہالت کا قاطع وہابی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

رسول خدا پر ہے قربان وہابی — طریق نبی پر ہے قربان وہابی — صحابہ نبی پر ہے قربان وہابی

اور آل نبی پر ہے قربان وہابی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

کرین بدعتون سے نفرت وہابی — ہوئی انکی رسمون کی انسی خرابی — اسیواسطے شر سے تو ہی لہابی

کہے خاص سنّی کو جل کر وہابی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

سمجھتا نہین ہے یہ مجہول مطلق — کہ سنت نبی کے ہین جتنے دقائق — نہین چہوڑتا جو کہ سنّی ہے صادق

لگاتا ہے تہمت یہ کیون انکو احمق — وہابی کا معنے ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

غضب ہے کہ ہین تعزیہ دار سنّی — ہین مہندی و سانچی کے سردار سنّی — چہٹی چلہ کے ہین کرنہار سنّی

وہابی ہے ہین ایسے بیزار سنّی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

ہین بدعت شعاروں کے قاتل وہابی — کرین مشرکون کی بہانک مٹ ابی — کہ بہاگین تو بہاگا نہ جاوی شتابی

پہاڑ اڑ کے کچھہ کچھہ بکے ہین شرابی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

ارے بدعتی تجھہ پہ لعنت خدا کی — فرشتون کی اور خلق ارض و سما کی — کہ ضد تو نے سنت سے خیر الوریٰ کی

کیسا اور وہابی پہ ثابت خطا بھی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

ہین چاروں مذہب کے قائل وہابی
ہین چاروں طریقون پہ مائل وہابی
جو حق ہے اُسی کے ہین سائل وہابی

نہین کہتے کچھ بے دلائل وہابی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

وہابی تو قرآن کو مانتے ہین
حدیثِ نبی کو بدل جانتے ہین
فقہ کی کتابون کو پہچانتے ہین

یہ دینی مسائل بہت چھانتے ہین
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

نہین باپ دادون کی رسمون پہ اڑتے
نہ تیمور بابر کی سندین پکڑتے
نہ بیشانی شد و نکر آگے رگڑتے

نہ تابوت لکڑی کو یہ پاؤن پڑتے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

نہین پوجتے داول و شیخ سدو
نہین مانتے تعزیہ اور علم کو
جو ہین مانتے انکو سمجھے ہین بدخو

وہابی جو ہوگا وہی ہوگا حق کو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

وہابی تو بندے ہین پورے خدا کے
وہ ہین خاص امت رسول خدا کے
یہ سب ہین مطیع شریعت صفا کے

ہین پیرو صحابہ رسولِ خدا کے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

میان بدعتی جو کہاتا ہے سُنّی
غلط آپ کو وہ بتاتا ہے سُنّی
نذر غیر اللہ کے کہاتا ہے سُنّی

عدوِّ خدا ہے کہاتا ہے سُنّی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

جنہین بدعتی بولتے ہین وہابی
مطیع وہ نبی ہین مطیع وہ صحابی
یہ سب بدعتی ہین ہوای لہابی

مخالف نبی اور مخالف صحابی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

وہابی کہے سنّی پاک دین کو
شفاعت کا منکر کہے مومنین کو
کہے تارکِ سنت اہل یقین کو

بھلا کیا کہے کوئی اس اہل کین کو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

غمی شادی جنکی ہنودون کی مانند
عقائد ہو جنکا یہودون کی مانند
لباس و چلن جنکا گبرون کی مانند

کرین تہم ہمکو مجنون کی مانند
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہ سب گفتگو حاسدون کی غلط ہے
یہ شر اور غلو مفسدون کی غلط ہے
یہ تہمت شریرون کی بالکل غلط ہے

محض افترا جھوٹ بہتان غلط ہے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

بھلا ہمنے مانا اے چلہ پرستو
کہ ہم ہین وہابی اور سنی تمہین ہو
نعل اور پنجہ کو ثابت تو کر دو

نذر غیر اللہ کو جائز بتا دو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

قبر کا طواف اور عرس اور میلا — چھہ ماہی و برسی و چہلم و چلا — کہڑی چوکی کنگنہ و حلوا و سہرا

فقہ کی کتابون مین کسجا ہے تبلا — وہابی کا معنے ہی رحمن والا — کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا

نہین وہ وہابی جنہین تم ہو کہتے — وہ سب رسم کو غیر جائز ہین کہتے — حدیثون سی اور فقہ سے ہین بتاتے

نہ تم جیسے منہ زوریان ہین یہ کہتے — وہابی کا معنے ہی رحمان والا — کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا

اری منطقی کہول صغری و کبرے — یا توضیح و تلویح و تہذیب تبلا — شرح سلم و بازغہ اور صدرا

رواجی مسائل کسی مین بھی تبلا — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا

تمہاری نہین دین کا کچہ ٹہکانہ — نہین تمکو معلوم اپنا بیگانہ — ہے بہکانے والا تمہارا دیوانہ

تمہارا ہے مذہب نیا اور زنانہ — وہابی کا معنے ہی رحمان والا — کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا

ہمارا خدا ایک معبود برحق — نہین اوسکا ساجی خدائی مین مطلق — کلام اسکا قران نبی اُسکا برحق

تمامی صحابہ نبی کے ہین برحق — وہابی کا معنے ہی رحمان والا — کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا

وہابی نہین یونہی جیسے شیخ سدو — پری کا طبق جانتے ہین نہین وہ — زمیران کا بکرا نہین کہاتی ہین وہ

نہین پہرتے وہ گہوٹ چالیسوا کو — وہابی کا معنے ہی رحمان والا — کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا

کہلاتے ہین للہ فقیر و گدا کو — ثواب اسکا پہنچاتی ہین میتونکو — نہین پڑہتے گانجی یہ الحمد و قل کو

نہین مانتے تعزیہ اور علم کو — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا

بانصاف دیکہو تو ہے کون منکر — شفاعت اور سنت کا ہی کون منکر — فقہ اور حدیثون کا ہی کون منکر

امامت کرامت کا ہی کون منکر — وہابی کا معنے ہی رحمان والا — کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا

تمہین منکر انبیا ٹہیرتے ہو — تمہین منکر اولیا ٹہیرتے ہو — تمہین منکر راہ ہدی ٹہیرتے ہو

شیاطین کے تم پیشوا ٹہیرتے ہو — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا

خدا کی نذر ہے خدا کی عبادت — وہی ہے برارندۂ کل حاجت — خلیفہ بہرچار کے حق خلافت

شہیدان دین کی ہے برحق شہادت — وہابی کا معنے ہی رحمان والا — کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا

نبی کے تہے حق معجزے اور سلامت — اماماں حق اور برحق امامت — تمامی ولی کی ہے برحق کرامت

جہنم مین ہو اُنکے منکر کی شامت — وہابی کا معنے ہی رحمان والا — کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا

نبی کو نبی جانتے ہین وہابی — صحابہ کو حق مانتے ہین وہابی — ولی کو ولی جانتے ہین وہابی

بڑی پیر کو مانتے ہین وہابی — وہابی کا معنے ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

شفاعت کرامت کا منکر ہی کافر — نبی کے طریقے کا منکر ہے کافر — بڑی پیر کو جو کہے بد ہے کافر

مسلمان یہ تہمت کری جو ہی کافر — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

سمجھتا نہین حق کو حق جو ہی مرتد — وہ بہکاتا ہی لوگون کو جو ہی مفسد — خلل ڈالے اسلام مین جو ہے ملحد

ابوجہل کا بھی وہ کافر ہے مرشد — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

دعا کر خدا سے کہ اے رب اکبر — تصدق محمد شفیع روز محشر — مسلمان عاجز ہین اپنا کرم کر

رکھہ انکو تو مضبوط راہ نبی پر — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

فریب اور وسواس خناسیون سے — بھی مردامنون کی جلسا ریون سے — یزیدی شریرون کی بوجہلیون سے

بچانا خدایا سبھی ملحدون سے — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہابی تصدق کرین جان خدا پر — تصدق شفیع الامم مصطفے پر — تصدق سب اصحاب اہل صفا پر

تصدق کرین آل خیر الوری پر — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

خدا سے وہ خوش انسے راضی خدا ہے — خوشی کا سبب پیر و مصطفے ہے — انہون سے یہ ہے دین و دنیا ہوا ہے

عوض اسکا فردوس اعلے جزا ہے — وہابی کا معنے ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

سنو دل لگا اعتقاد وہابی — یہ پیرو نبی ہین یہ پیرو صحابی — کرین قتل یا قید انکو لہابی

نہ پوجین گے حق کو سوا یہ وہابی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

دعا کی یہ حضرت نے اے میرے غفار — نہ کریو میری قبر کو بت تو زنہار — کرتا اوسکو پوجین پھر کرکے بدکار

جو پوجے وہ بدکار کافر ہے بدکار — وہابی کا معنے ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

مزار اور صنم پوجنے مین ہین یکسان — پیغمبر کے یا غیر کے ہو بدل جان — جو پوجین مزار انکی حق مین صنم جان

نہین وہ صنم فی الحقیقت مین پہچان — وہابی کا معنے ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

بہت ہند کو لوگ جاہل مسلمان — صریحا نہین پوجتے بت کسی آن — مگر پوجتے ہین یہ قبرون کو شیطان

وہ ہے قربت انکی حق مین ہی پہچان — وہابی کا معنے ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

سمجھ لو دعا جب نبی کی ہی اسطور — تو پھر اولیا سے راضی ہون کسطور — مسلمان کرین عقل و دانش سے کچھ غور
یہ ہے راست یا ہی یہ ناراست بدطور — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
مقابر پہ مردون کے جانا صحیح ہے — نہین اُسکا منکر کوئی مسلمین ہے — وہابی مگر پوجنے سے بری ہے
جو پوجے وہ مردود مشرک صریح ہے — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور سمجھتا ہے شیطان والا
مزار اک ولی متقی کا ہے مشہور — لقب گنج بخش اُنکا مرحوم و مغفور — وہان مرد اور عورتون کا ہی دستور
کرین سجدہ اُسکو زنزدیک اور دور — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
طواف اور رکوع اسکا کرتے ہین مجہول — چڑہاے مٹھائی و مالیدہ و پھول — کہین باندہ کرتا ہے ہیر مقبول
ہمین رزق و اولاد دیجے مت بہول — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
سبھی مدعی جاکے پوجین ہین اُسکو — نذر اسکی مانین یہ شام و سحر کو — فقط نام لیتے نہین اُسکا بدخو
ملا ساتھ داتا پکارین سرور — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
سنگار اپنا کر کسبیان روز جاوین — نذر اُسکی مانی ہوئی جا چڑہاوین — مجاور سے یہ عرض اپنی کراوین
تو نگر کوئی ہمکو داتا ملاوین — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
جمعرات کو ناچکہ اُنکی جائے — رکابی پلاؤ کی اُنپر چڑہائے — مزار انکا وہ چوم کر سر جھکائے
نذر پانچ پیسون کی اُنپر رکھائے — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
کہے باندہکر ہاتھ مردار بدکار — کہ نوچی تمہاری ہے مدت سے طیار — ملا دو اسی عقل کا کور زردار
چڑہاؤنگی تمپر غلاف ایک تہجار — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
سوا اسکے اک دیگ لاکر چڑہاون — سر افراز لونڈی کو جس روز پاون — تمہارے مجاور سبھون کو کہلاون
زری لعنت کا تم پہ چادر اڑہاون — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
جمعرات آتی کو مجرا کراون — تماشا بڑے رنگ ڈھنگ کا دکہاون — سبھی شہر کی کسبیون کو بلاون
لگا ڈھیر نذرون کا درگاہ پہ آون — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
تمہارے ہی مین لونڈی و باندی ہمارے — تمہارا یہ در چہوڑکر کس در پہ جاوین — تمہین چہوڑکر کسکی لونڈی سدا رین
مرادین سبھی کس سے پوری کراون — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
تمہین میرے داتا تمہین دین ہمارے — سبھی مینے تمسے مطالب سنوارے — نذر صدق دل سے جو تیری گذارے

(کشف المحجوب ص ۱۲۱ ہجویری)

وہ درگاہ والا سے مطلب سدا ہارے — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یکین ایسے بد ذات واہی تباہی — مزار اُس ولی پر کرین بیحیائی — نہین خوف عقبے کو ہو روسیاہی
لگاتے ہین تہمت ولیون پہ واہی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
سراسر یہ تہمت ہے اُنکی ولی پر — کرین نوچیون کی یہ نسبت انہی پر — خدا کے یہ منکر ہین منکر پیمبر
ولی متقی سب ہین بیزار اُنپر — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نہین اختیار اسمین کچھ اس ولی کا — صنم کی طرح پوجتے ہین جو صدہا — نہین زندگی مین کہا اونسے یہ تہا
میری قبر کو پوجنا تم یہان آکر — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یہ سب شرکین منکرین اولیا ہین — مزار اُنکا پوجین یہ دشمن خدا ہین — بہت عورتین فاحشہ بیحیا ہین
وہان جاکے یارون سے ملتی سدا ہے — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
کہین خصم دیوث کو یہ بد انجام — زیارت کو جائین گی ہم تو سحر شام — نکل گہر سے لے یار کو زشت فرجام
کرین زشت رو اُنسے مدغل مدکام — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نہین مقبرون کے مجاور مسلمان — پہرے ہین پیغمبر سے جہلائے نادان — ہوا حکم حاکم کا جو ہمکو فرمان
نہین مانتے نام کے یہ مسلمان — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
مکلف بنا مقبرے قبر اوپر — کرین عرس و میلا بہر سال اُنپر — مخالف نبی ہین جو بدعات بدتر
یہ کرتے ہین دشمن خدا اور پیمبر — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
بھلا کوئی پوچھے تو ان مسخرون کو — کہ قبرون کو چادر چڑہاتے جو تم ہو — بتاؤ تو کسنے سکہایا ہے تمکو
کہ لگتا ہے جاڑا او یا گرمی اُنکو — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نہین باز آتے جو زینت ہے اُنکی — بتائین ہمین وہ کہ سنت ہے کسکی — مسلمان مومن ہم امت ہین جنکی
حرام اُنکے نزدیک زینت ہے اُنکی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
سنو ہے یہ فرمان اس پیشوا کا — خدا کے نبی خاتم الانبیا کا — جو قبرون پہ جاکر دیے ہے جلاتا
وہ ہے شخص لعنت خدا کی ہین آتا — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
جلاتے ہین منکر چراغان صدہا — کرائے ہین اُسجا پہ کسبی کا مجرا — پکڑ کر غلاف اور اوڑہانا تہہ اُسجا
یکین میری حاجات یا پیر برلا — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

رگڑتا ناک سجدہ کرین مقبرون کو	تبرک سمجھ چومین چوکھٹ کی در کو	مطالب طلب اُنسے کرتے ہین بدتر
سحر شام اُنکو پکارین سیدرو	وہابی کا معنے ہے رحمان والا	کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
دہر و نخل مین ہر سال میلا کرین	وہان چومنے عورتین ٹل جاین	خصم جورو سب پیر بہای کہاین
مجاور اوٹھاٹ اُنکو چوماین	وہابی کا معنے ہے رحمان والا	کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
یہ ہین بدعتی دشمن دین ہمارے	بجین اُنکی شادی مین طوطی نقارے	مکٹ باندھ گاوے پہرین شہر سارے
منافق بڑا زور بدعت پہ مارے	وہابی کا معنے ہی رحمان والا	کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
یہ ہین بدعتی راگ باجے کے مشتاق	خمر پی بلا دین طوائف یہ فساق	جو کچھہ امر اور نہی آیا ز خلاق
نہین مانتے یہ شیاطین آفاق	وہابی کا معنے ہے رحمان والا	کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
مخالف شریعت کہین باپ دادی	نہین مانتے اسمین دم بہن بہائے	کرین سب سومات واہی تباہی
سبھی جو کہین شیخ و سید سپاہی	وہابی کا معنے ہے رحمان والا	کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
وہابی نہین پوجتے سیتلا کو	نہ پنجہ نہ جھنڈے نہ غیر خدا کو	نہ قبرون کو پوجین نہ بت تعزیہ کو
نہ بغدادی اجمیری سالار شاہ کو	وہابی کا معنے ہے رحمان والا	کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
کہین یہ نبی اور ولی غیب دان ہین	بہر حال و ہر لحظہ سب راز دان ہین	خبر اُنکو سب ہے جو ظاہر نہان ہین
یہ سب شرکین منکرین کافران ہین	وہابی کا معنے ہے رحمان والا	کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
کہین شرکین بدترین خلق مردود	نبی اور ولی سب ہماری ہین معبود	ہماری یہی دین و دنیا کے مقصود
وہ برلاتے ہین کچھہ نہین اُنسے مفقود	وہابی کا معنے ہے رحمان والا	کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
پٹن پاک جاوین گروہ صد گروہ ہا	کرین عرس و میلا وہان خوب یا	بہشتی بنایا ہے دروازہ اُسجا
بہشتی کہین اُنکو جو اُسے گذرا	وہابی کا معنے ہے رحمان والا	کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
بہشتی نہین بدعتی ہین یہ مردار	بہشتی نہ ہو بدعتی ای خردار	عمر بھر مین توبہ نہ کی جنہ یک بار
عقائد خبیثہ سے ہو گا وہ فی النار	وہابی کا معنے ہے رحمان والا	کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
بہت عورتین ہند کی ہین خبیثات	خصم اُنکے بڑھ کر کی ہین اُنسے بدذات	نہین انکو کرتے منع از زیارات
پہرین رات دن مقبرون پہ بہیمی	وہابی کا معنے ہے رحمان والا	کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
طواف اور سجدہ کرین مقبرونکو	چڑہاوے پھول مانگین دعا اُنسے بدخو	اجی قبر والے مجھے بیٹا گر دو

چڑھاوا تمہارا مین لاؤنگے خوش ہو — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
اگر اتفاقاً یہ قدرت خدا ہو — انہین دن مین ہو حمل اس مشرک کو — بھلا کر کے حق سے جو غیر اکو کو
رفیق اسکے جو ہین وہ بہکاوے سب کو — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
چڑھاتے ہین ہندو بتون پر پکوڑے — مسلمان چڑھاوین ہین قبرون پہ چوڑے — چڑھاوین وہ دیکھے یہ پوری ہی کچوڑے
چڑھاوین یہ قبرون پہ پیسا و کوڑی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یہ ہندو رکھین بوڈیان سب سر پہ — مسلمان رکھین چوٹیان سر پہ اکثر — گلون مین وہ زنار پہنے ہین بدتر
یہ پہناوین لڑکون کو بدھی شمگر — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یہ ہندو بتون پاس گاوین بجاوین — مسلمان قبرون پہ مجرا کراوین — وہ ڈاڑھی منڈا کر کے موچھین بڑھاوین
یہ بعضے کرتے ہین بعضے چڑھاوین — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یہہ ہندو بنا مورتین پوجتے ہین — تصور سے یہ صورتین پوجتے ہین — مہادیو کا لنگ وہ پوجتے ہین
مسانے و گگے کو یہ پوجتے ہین — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یہ ہندو جنین رام و راوٹھا کو سارے — مسلمان جنین پیر اللہ کے مارے — بناتے ہین وہ لوگ ٹھاکر دوارے
مسلمان بناوین اماموں کے باڑی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یہہ ہندو جگن ناتھ کاشی کو جاوین — مسلمان نگاہے واجمیر بہاوین — وہ گنگا و جمنا کی قسمین اٹھاوین
یہ پیرون کی قسمین کرین اور کراوین — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یہ ہندو بلا راسدھاری بچاوین — مسلمان طنبور اور ڈھولک بجاوین — وہ ہولی مین بھڑوا کہین لوگ کہاوین
محرم مین یہ پیٹ کر منہ سجاوین — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
دیوالی مین ہندو چراغان جلائین — یہ ہر دن چراغون سے قبرین سجائین — وہ صنمون کو جا سیس ہر دن نوائین
سحر شام قبرون پہ یہ سر جھکائین — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یہ ہندو عبادت مین گاوین بجاوین — مسلمان محفل مین ڈھولک سناوین — وہ ہر سال بچے سے سر منڈ کراوین
کرین گیارہوین یہ ہر ماہ کہلاوین — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یہہ ہندو رکھین برت شمس و قمر کا — مسلمان روزہ رکھین پیر بہر کا — رکھین برت وہ کاوشی رہ چندر کا
یہ روزہ رکھین شاہ علی پیر نر کا — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہ ہندو بتو پر چڑھاتے ہین اخروٹ — مسلمان مزارون پہ مالیدہ و روٹ — بتون پاس ٹلون کو مارے ہین وہ چوٹ
نقارے بجاوین یہ قبرون پہ خروٹ — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
جو ہندو مین ہوتی سبھی باندھتے ہین — مسلمان لنگوٹے پہ پٹے باندھتے ہین — وہ خنزیر کہنا صحیح جانتے ہین
رہا خوریہ ہین نہین مانتے ہین — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یہ ہندو کہین پیتروں کو خدا ہین — مسلمان مطیع جو انہین کے سدا ہین — کہین تعزیون کو یہ حاجت روا ہین
یہ مردود مشرک سبھی بھیا ہین — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نہین فرق ان کافرون مشرکون کا — قدم بہ قدم ہندؤن کے ہین سب جا — نہین فرق اک بال کا انکا انکا
حشر مشرکون کافرون کا ہو یکجا — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
کہین مشرکین سنیون کو وہابی — وہابی سے چڑتے ہین مشرک شتابی — ہوی دین مین مشرکون سے خرابی
نہین چھوڑتے شرک مطلق کہا ہے — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
محمد نبی جو شفیع دوسرا ہے — نمازون کو حقین یہ اسنے کہا ہے — جو عمداً ہو تارک وہ کافر ہوا ہے
یہی ترجمہ قول خیر الوری ہے — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
غرض طعن خلقت سے ہمکو نہین ہے — غرض کچھ مخالف سے ہمکو نہین ہے — غرض انکی دعوت کی ہمکو نہین ہے
غرض چڑو وہابی کی ہمکو نہین ہے — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
وہابی کا معنے جو الشا تباوین — ذرا پوچھو اسنے لغت مین دیکھاوین — سزا کاذبین لعنت اللہ ہی پاوین
یہ قرآن مین ہے کہو تو دکھاوین — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
رہین مسجدون کمیسون مین یہ ملان — بنے پیر جھوٹے ہین کہا کہا کو ملان — غم دین و دنیا سے فارغ ہین ملان
صریح دیکھہ مردار کہاتے ہین ملان — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یہ ظالم ہین اپنے خدا کا غضب ہے — غضب موت مین انکی بد عاقبت ہے — خصوصاً جو دسوان و چالیسوان ہے
یتیمون کا سب مال کہاتے ہین بدخو — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نہین انکو ایمان رائی برابر — کفن چور کہانے مین ہین شیر نادر — پلاؤ متنجن کو دوڑین بہادر
نمازین اگر فوت ہون کچھ نہ ہوڈر — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
جسے چاہے بخشے وہ مالک ہے غفار — زمین و زمان کا وہی ہے گا مختار — مگر جبکہ ملان کی بخشش ہوئی ہے

تو پھر دوزخی بھی نہ ہو کوئی بدکار — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

غضب ہے کہ ملاؤن نے دین کو ڈبویا — غضب اُنکے فتوے سے شیطان رویا — سمجھ شیخ جیلان یہ تہمت ہے گویا

کہین حکم اقدام کا اُنسے ہو یا — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہ ہے گفتگو حقتین سب مشرکین کے — نہ حقانیون کی نہ راہ یقین کی — نہ علماے فخر اول و آخرین کی

نہ اہل شریعت کسی اہل دین کی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہ بل گفتگو حقتین بدعت گزین ہے — بحق دین و اسلام کے منکرین ہے — بحق پیر ملاؤن احداث دین ہے

بحق مشرکین بلکہ سب ملحدین ہے — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

بڑے بیہائی ملون کے ہین پیر بدذات — طوائف مریدانکی ہوتی ہین دن رات — نیاز انکی میندھی کہلائی رسومات

جبرے خبیثون سے لیتے ہین بدذات — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

برس پیچھے لعین سالیانہ مقرر — مریدون پلیدون سے بدذات بدتر — نہین شرم انکو نہین ننگ نے ڈر

نہین ایمین ایمان کا کچھ ذرا بہر — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

مریدانکے جو ہین کہین انکو باہم — تمہارے گناہ بخشوا ینگے سب ہم — نہین قبر اور حشر کا تمکو کچھ غم

ہمین ہونگے مختار جنت کے اسکی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

نہین گھر مین پردہ ذرا پیر جی سے — بہو بیٹیون کو نہین شرم اُنسے — کہین پیر جی دیکھو لعین ذلت سے

نہین کرتا الفت میرا مرد مجھ سے — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

وظیفہ پڑہین پیر پیرو ولے کا — خدا کے سوا شیخ پیر و ولی کا — مثل ہندون رام لچھمن جتی کا

کہین سنتے اور دیکھتے ہین یہ سب جا — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

فراغت یہ جب پاتھہ پوجا سے پائین — مریدون کو کر حکم گدی بیہائین — کہاٹکٹ کی بتیسی کے وہ دام لائین

جو بیہا ہی مین آوے اُسی دم بیہائین — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

خبر انکو اتنے مین باہر سے آوے — کہ منشی کے گہر مین لگائی بلاوے — مُنسے جب خوشی سے نہ تن مین سماوے

لیے ساتھہ خادم وہان جلد جاوے — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

مکلف وہان فرش بالین لگے ہون — محلے کی عورات سب منتظر ہون — اُنسے دیکھکر سب اوٹھہ کھڑی ہون

کوئی پاؤن پیر گر پڑی کچھ جھکی ہون — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

گھڑی بعد اُنسے کہے ایک بدذات — مین واری تمہاری سنو میری حالات — مین ہون حاملہ مجھکو بتلاؤ یہ بات
میری ہوگی دختر وہ یا پسر خوش ذات — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
اُسی وقت وہ فالنامہ تنگا کر — وہین اُسکے خانو مین انگلی رکھکر — کہین پیر جی اسکو دل سے بناکر
تیرے پسر ہونگے گذران لاکر — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
اسی طور سب راز اپنا بتاوین — کوئی خیر غم کوئی شادی سناوین — غرض سب کے سب کچھ بکین اور بکاوین
مسلمان پہلے یہ سُنی کہاوین — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
اگر منشی جی سے کہو کوئی یہ بات — ہوئی زانڈ ننگی کو گذری برس سات — تمہین فکر و غم اُسکا رہتا ہی دن رات
نکاح اسکا کردو تو ہے یہ بڑی بات — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
اُٹھا ناک تیہوڑی چڑہا ناصیہ پر — کہین منشی جی اسکو گستاخ ہوکر — ہمین بات پہر ایسی کہنی سمجھکر
نکاح ثانی کرتے کمینے ہین اکثر — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
وہ پہر کر کرے منشی جی سے یہ اظہار — نہ کلمے کفر کا کرو صاف اقرار — نہ ظالم ہو تو نہ ہو تم یہ پٹکار
بلا ریب سُنت کا منکر ہو فی الفور — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
کہین منشی جی ہم ہین سید بچارے — نہین رسم ثانی نکاح کی ہماری — نہین نیچ ہم بلکہ شرفا ہین ہماری
ہماری نہین عقل تم جیسی ہاری — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
غرض یہ بکین ایسے واہی تباہی — مغل سید و شیخ و افغان و نائی — نہین حشر کا غم کہ ہو روسیاہی
کرین بے دھڑک طعن سُنت پہ واہی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
رسول خدا کا مراتب ہے برتر — بشر سب سے بل سب سے برتر نہ کہکر — حسب نسب کے شیخ و سید یہ بکر
زیادہ بہرین دوم شرافت کا اُنپر — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نکاح دختران اس رسول خدا کا — رقیہ و کلثوم ہر دو صفا کا — ہوا بار ثانی ہے ان پیشوا کا
شرف اُنسے بڑہ کر ہے دشمن خدا کا — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نواسی حبیب خدا مصطفے کی — جگر پارہ فاطمہ رہنما کی — ہوی چار شادی ہتی اس راہ مین علی کی
پڑے اسکے منکر پہ لعنت خدا کی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
سوا اسکے اصحاب کی ہتی یہی راہ — کسی کو نہ انکار تہا اس سے ذرہ — مخالف نبی اب ہوئے شیخ گمراہ

جگہ انکی ہے اسفل السافلین واہ — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
مسلمان یہ ہین راجپوتونکے بھائی — شریعت ہی گھر کی انہون نے بنائی — برہما و نانک ہین انکے سہائی
نکاح عیب جانین گوبندہ کے بھائی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
صریحا یہ بنتے ہین حضرت سے اشرف — جہنم کے جانے کی کرتے ہین راہ صاف — یہ مردار ظالم صریح ہین بانصاف
شیاطین کے پیرو کا دعوی ہے اسلاف — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
صریح ترک سنت سے انکو ہے نقصان — حرام انکی راندون سے ہوتا ہی ہر آن — پڑے دیکھتے ہین یہ آنکھون سے شیطان
دل و جان انکی شرانت پہ قربان — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
شب و روز بدکاریان یہ کراوین — اگر حمل ٹھیرے تو کچا گراوین — پدر انکے دیوث شرفا کہاوین
نکرے نکاح کا یہی ثمرہ پاوین — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
وظیفہ پڑہین شیخ کا شیئاً للہ — کرین گیارہوین خاص انکی نہ للہ — کہین المدد شیخ یہی ماسوی اللہ
پڑہین یا علی یا علی ورد و اللہ — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
پہرین سنگلیان ہاتہہ مین لیکر جوگی — پہرین دربدر تخم شیطان سوگی — کہین غیبت یہ بات ہو یہ نہ ہوگی
جو قائل ہین انکے وہ کافر ہین ہوگی — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
وہابی کہین بے نمازی کو مردود — ربا خوار زانی شرابی کو مردود — بخوبی سنگوتی رسالی کو مردود
مخالف شریعت نبی سب کے مردود — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نہین شرک سے شرم ان کافرونکو — نہین غم قیامت کا ان مشرکونکو — سمجھ غیب دانی کا دعوی ہے انکو
نہین کم یہ فرعون کافر سے بدخو — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
بہلا کیون طوائف جہانمین ہے بدنام — وہ گاوین بجاوین کرین فحش یہ کام — مگر عورتین انکی جو ہین بدانجام
طوائف سے بڑہ کر وہ گاوین سحر شام — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
تعجب آتا ہے لوگون سے ہمکو — طوائف مین ہمسر ہین گانومین تو — زیادہ طوائف سے فحشین یہ گو
مسلمان پہر بہی یہ خاصی ہین خود رو — وہابی کا معنے ہے رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
عبث انکا الزام ہے کسیپر نیچر — یہ سب انکے گہر کے ہین کسبی سے بدتر — نہ سمجھاوین مرد انکو دیوث اکثر
نکلتے ہین ہمکی کو دیکھہ اور سمجھ کر — وہابی کا معنے ہی رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

کہین مشرک اور بدعتی یون بہرآن
علامت وہابی کے دو ہین یہ ارکان
اوّل شملہ دویم ازار اونچی پہچان

شفاعت کا منکر کہین ہمکو جو یان
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا

شفاعت سے منکر وہابی نہین ہین
کرامت سے منکر وہابی نہین ہین
ولیون سے منکر وہابی نہین ہین

اماموں سے منکر وہابی نہین ہین
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا

کلام خدا قول و فعل پیمبر
صحابہ کا اجماع قیاس صحیح تر
عمل کرنا ہے واجب لازم اونپر

جو منکر ہو ان چار سے ہی وہ بدتر
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا

حدیثین صحیح غیر منسوخ اثبات
صحاح مین ہین یا غیر مین یا مشکوٰۃ
ملے جبتلک اُسنے مسئلے کی ہر بات

ستم ہین چلین غیر پر ہی یہ سیہات
وہابی کا معنے ہی رحمان والا
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا

بیان اسکا تفصیل سے سُن شتابی
مخالف خدا یا نبی یا صحابی
جو ہین مانتے اُنکو ہے بس خرابی

نہین مانتے اُسکو مطلق وہابی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا

خلاف اسکے جو کچہ ہے واہی تباہی
نہین مانتے یہ موحد سپاہی
کوئی بیحیائی کرے روسیاہی

کسی کی زبانین گے ہم بات واہی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا

کر اب محی دین اختتام سخن کو
کہانتک سلامت کریگا تو ان کو
جسے چاہے اللہ ہدایت اُسی ہو

سوا اُسکے ہادی نہین ہے سمجہ لو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا

دعا کر خدا سے کہ ای میرے ستار
ہمیشہ رہون شرک و بدعت سے بیزار
سوا تیرے کوئی نہین بخشنے ہار

مجہے بخشدے تو میرے رب غفار
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنو ای مومنان اہل انصاف
بیان واقعی کہتا ہون مین صاف
کہین یہ بدعتی جنکو وہابی

سنو انکی سمجہ کے تم خرابی
صرف یہ لفظ ہے دہوکہی کا یارو
نکالا ہے کسی ملحد نے یارو

ہے معنے اُسکا گرچہ اللہ والا
ولے سمجہین یہ بدبخت اُنکا کالا
بیچارے عام لوگون کو بہکا کر

اور انکو راہ سے بدراہ کر کر
رکہا ہے نام سنی مشرکون کا
وہابی ہے بڑے مفسد کا دہوکا

جسے کہتے ہین یہ مفسد وہابی
وہ ہین پیرو نبی پیرو صحابی
حدیثون اور تفسیرون کی تابع

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

اماموں اور فقیہوں کی تاج — کہیں حضرت شفیع المذنبیں ہیں — مگر اصلاً نہ شافع کافرین ہیں
خلاصہ اسکا یہ جو ہیں گنہگار — صغیرہ اور کبیرہ والے بدکار — انہیں بخشائینگے حضرت خدا سے
جناب کبریا جل و علا سے — مگر کافر و مشرک جو ہے مرتا — وہ ہے حضرت کی امت سے نکلتا
شفاعت اوسکو حضرت کی نہیں ہے — ہمارا بھی تو بس کہنا یہی ہے — یہی ہے مذہب سنت جماعت
کہ کافر کی نہیں ہرگز شفاعت — سو یہ مفسد فریبی کیا ہیں بکتے — عقائد یہ وہابی کا ہیں کہتے
وہابی کو شفاعت کا ہے انکار — مچا کر غل یہ بکتے ہیں بدکار — فریبی ہمکو منکر اولیا کا
جو بکتے ہیں سو سُن لو انکا دھوکا — ہمارے پاک مذہب میں یہی ہے — بجز رب کے کوئی قادر نہیں ہے
نہیں کچھ غیب کی الی جز خدا کے — نہیں جائز مدد غیر از خدا کے — کوئی حاجت طلب کر نا کسی سے
سوا اللہ کے جائز نہیں ہے — سو یہ مضمون ہے قرآن کا یار — حدیث اور فقہ میں سب سے اظہار
نذر اللہ کر کے اور کہلا کے — و یا کچھ نقد یا کپڑا بنا کے — تو اب اسکا بروح اولیا پاک
خوشی سے بخشدیوں کچھ نہیں پاک — سو یہ مفسد فریبی دین کے چور — کریں تقریر لایعنی و بے طور
ولی تو یکطرف سد و کو یہ لوگ — سمجھتے ہیں خدا یہ ہے بڑا روگ — نفع نقصان پہنچاتے ہیں بیشک
یہ کہکر ڈالتے ہیں شبہ بیشک — بُری ہیں اعتقادی بد نہادی — سکھاتے ہیں یہ سب ابن زیادی
خبر ہے غیب کی سب اولیا کو — پکارو دور سے سُن لیتے ہیں وہ — وہ حلوی مانڈے کو لالچی ہی خدا
کندوری کو نڈا کھانے کو ہیں طیار — نذر از خدا بکتے ہیں جائز — فقط کہتے ہیں منہ زوری ہی جائز
حدیثوں اور قرآن میں دکھاؤ — وقایہ اور ھدایہ میں بتاؤ — مدد کا مانگنا کس نے لکھا ہے
پہلا تبلاؤ تو کس نے کہا ہے — کسی تفسیر میں یا فقہ میں بھی — پہلا تبلاؤ تو قائل ہیں ہم بھی
درود و فاتحہ روٹی پہ کس جا — لکھا ہے کس محدث نے یہ تبلا — مگر تیجہ دسوان اور چہلم
چہلم ماہی برسی نوماہی و بستم — ہدایہ بحر الرائق کنز و مشکوۃ — سطالعہ کر کے ثابت کر دی یہ بات
کریں تمام یہ مطبوع دین کے دشمن — نہیں جو جھوٹھ بولیں ہیں کہاں کے — قرآن پڑھ کر کے یہ کذابی ذات
روپے لیکے یہ بیچیں اپنی حسنات — اجر کیا خاک ہو میت کو اسکا — اگر ہو تو بتاویں مسئلہ اسکا
فقط کہنا وہابی یاد ہیگا — دلائل جو ہیں انکے سب ہیں بیجا — چھٹی چلہ دبوشن اور چاٹن
کریں تمام یہ مطبوع دین کے دشمن — یہ کنگنہ سہرا جلوہ گر بہرائے — یہ ہلدی مہندی سانچق پاٹ چڑھانے

خمیری روٹیان ہیت کا توشہ
کندوری کونڈا عبدالحق کا توشہ
علم پنجہ و شدا اور تابوت

ہنومان اور جلالی بننا اور دہوت
بھی بکرا سدو اور میران کا بتلا
لکھا کس نے بتایا کس نے بتلا

اور جو جو کام ہم کرتے منع ہین
مسائل انکے جائز کے کہان ہین
کہان لکھا امام اعظم نے کسیا

امام شافعی نے جلد بتلا
امام مالکی اور حنبلی نے
ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ نے

دیا محبوب سبحانی کا ہے قول
معین الدین چشتی کا ہے یا قول
شہاب الدین سہروردی کا کیسا

بہاؤ الدین نقشبندی کا بتلا
یہ سب کے قول سے تو غیر جائز
مگر بایا کے فرمانے سے جائز

بہلا اب کون ہے منکر نبی کا
امام اعظم کا اور پیر و ولی کا
وہابی بد ہین یا بد ہین لہابی

بتا تو اے بچا تیری خرابی
تو بہکائے بچارے ان پڑہونکو
تیرا کیا حال ہوگا آخرت کو

ذرا تو ڈر خدا سے اپنے جی مین
نہ تفرقہ ڈال تو دین نبی مین
یہ آڑی سانپ ہین کیون راہ دین مین

خلل کیون ڈالتے ہین راہ دین مین
نہ انکے پھیکیو لنسے کچھ ہے نقصان
سمجھتے جانتے ہین اب اہل ایمان

بہت ہامان نے سر اپنا پیٹا
ڈرایا اور دہمکایا بہت سا
مگر فضل الٰہی سے ترقی

نبی موسیٰ کی امت کی ہتی ہوتی
بہت سی آگ پھونکی جیپ کلی نے
مشقت کی بہت اس دل جلی نے

مگر حضرت خلیل اللہ کا اک بال
جلا نہ فضل حق تہا شامل حال
بہت کچھ بوجہل نے مفسدی کی

بہت کی دشمنی حضرت نبی کی
بہت پہسلایا اور روکا سکہایا
مگر کچھ بھی نہ آخر کام آیا

کف افسوس ملتا حسرتون سے
زبان آلودہ کرتا غیبتون سے
کبھی شاعر کبھی مجنون کہتا

کبھی ساحر کبھی کاہن تہا بکتا
مگر دریاے ایمانی تہا موج
مسلمان ہوتے جاتے فوج در فوج

ابولہب کو دیکھو آخر کار
اسی غم سے ہوا آخر کو فی النار
فتح حضرت کی سنکر پیٹ پہٹکر

گیا ہے مر نہایت غم سے کٹ کر
وہابی کہنے والا بھی کسی دن
مریگا مار غم کے ہے اجل بن

لگا ہے بدعتی کو یہ جیسے روگ
خدا اسے چہڑادے یہ بڑا روگ
خدایا دے انہین اتنی ہدایت

کہ پہکا نیکی چٹ جائے عادت
مجہے بھی دے ہدایت اے خداوند
رہون تا مرگ دین احمد کا پابند

رہون مضبوط قائم تیرے دین پر
طریقہ رہت سید مرسلین پر
وہابی کہنے سے دل پہٹ نہ جائے

تیری جانب سے خاطر ہٹ نہ جائے
ڈرانے سے کسی کے ڈر نہ جاؤن
کہین بیدین ہو کر مر نہ جاؤن

مرون تو تیرے رستہ پر مرون مین
جیؤن جبتک نصرت ہی سے جیؤن مین
بدن کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کٹو مین

اگر مطلق نہ سنت سے ہٹوں مین	مسلمان ان پڑھ ہونگا ہو تو ہادی	کرم سے انکو دکھلا راہ سیدھی
نہ ہم بہکینگے بہکائے کسی کے	نہ زک جاوین کسی کے روکنے سے	مسلمان اور مسلمانی ہے کمزور
تو اپنے فضل سے دونو کو دہ زور	میر اکر خاتمہ بالخیر یارب	نہون محتاج مین از غیر یارب

التماس

التماس ہیچ خدمت بہای مسلمانون دینداروں کے یہ ہے کہ اول سے آخر تک اس کتاب کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین اور اگر کسی عبارت مین شک و شبہ ہو تو اسکو اصل کے ساتھہ مطابق کرین اگر موافق ہو تو تمسک کر کے عمل مین لاوین اور اگر بمقتضای بشریت کہین سہو و خطا پاوین تو بقلم اصلاح درست فرماوین مگر زبردستی سے پرانے لفظ کو یران کہنے والے کی مانند تبدیل و تحریف نکرین اور فضل الٰہی سے امید تو یہ ہے کہ اس کتاب کو دیندار لوگ اپنے حق مین وسیلۂ نجات سمجھکر مسرور ہونگے اللہ تعالے سب بہای مسلمانون کو اسپر عمل کرنے کی توفیق دے اور شرک اور بدعت کے عقائد سے کہ جسمین ایک جہان پھنس رہا ہے بچاوے اٰمین یارب العلمین وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

تمت

خاتمۃ الطبع

اللہ تعالی کا شکر ہے کہ کتاب مستطاب منہج المؤمنین سنہ ۱۳۰۹ ہجری مین شیخ محی الدین مالک مطبع صدیقی کے اہتمام سے صحت اور صفای کے ساتھہ مزین ہو کر مرغوب طبایع شائقین ہوئی فقط

اشتہار

تاجران بادقار و خریداران شائق شعار کو واضح ہو کہ یہ کتاب بموجب دفعہ ۱۸ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع داخل بہی رجسٹری گورنمنٹ ہو چکی ہے کوئی صاحب بدون اجازت شیخ محی الدین مالک و مہتمم مطبع صدیقی اسکو نہ چھاپے اور جسقدر نسخے اسکے کسی صاحب کو مطلوب ہون بذریعہ ترسیل قیمت و یا بصیغہ ویلیو پے ایبل مطبع صدیقی محلہ ساد ہوان شہر لاہور شیخ محی الدین مالک مطبع صدیقی سے طلب فرماوے فقط